صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

جانِ جاں

صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مظہری پبلی کیشنز کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جان جاں

صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

مظہری پبلی کیشنز کراچی

(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

Marfat.com

حقوق طباعت محفوظ ہیں

○ ----- کتاب — جانِ جاں صلی اللہ علیہ وسلم

○ ----- مصنف — پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

○ ----- طابع — جاوید اقبال مظہری

○ ----- ناشر — جاوید اقبال مظہری

○ ----- طباعت — ۱۴۱۵ھ / 1995ء

○ ----- مطبع — رئیل پرنٹرز کراچی فون : ۲۶۲۰۴۴۴

○ ----- اشاعت — دوم

○ ----- تعداد — دو ہزار

○ ----- قیمت — ۴۰ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ مظہری پبلی کیشنز، اے۔ ۲۶۰۶، پیر الٰہی بخش کالونی، کراچی فون نمبر ۴۹۴۰۵۳۱

۲۔ ادارہ مسعودیہ، ۲/ ۶، ۵۔ای ناظم آباد، کراچی فون نمبر ۶۶۱۴۷۴۷، ۲۱۳۹۷۳

۳۔ المختار پبلی کیشنز، ۲۵۔جاپان مینشن، ریگل صدر، کراچی فون نمبر ۷۷۲۵۱۵۰

۴۔ شہزاد پبلی کیشنز، ۲۷۲۔بی گلگشت کالونی، بوسن روڈ ملتان، فون نمبر ۵۲۳۶۶۰

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

○ ----- اس جانِ حزیں کے نام جس نے سنا ہی سنا تھا، جانِ جان کو دیکھا نہ تھا

○ ----- جو بِن دیکھے فدا کار و جاں نثار تھا

○ ----- جس کی آنکھیں اشکبار تھیں

○ ----- جس کا سینہ چاک چاک تھا

○ ----- جس کا دل تڑپتا تھا

○ ----- جس کی روح ترستی تھی

○ ----- جو جانِ جاناں کا منظور نظر تھا

○ ----- جو ماں کے سایہ میں بیٹھا جانِ جہاں کا منتظر تھا

○ ----- جس نے مہجوروں کو جینے کا سلیقہ سکھایا

○ ----- جس نے عشق کی شمع روشن کی

○ ----- جس نے محبت کا دیا جلایا

○ ----- جو عالم حیرت میں دل ہی دل میں کہہ رہا تھا-----

شامِ شبِ فرقت میں بھی انوار سحر ہیں
اے نورِ مجسم ! یہ تری یاد کا عالم

دل نور، جگر نور، زباں نور، نظر نور
یہ کیا ہے، مری خاطر ناشاد کا عالم ؟

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جھلکیاں

ابتدائیہ،

۱۔ نام نامی اسم سامی صلی اللہ علیہ وسلم، ۷ — ۲۴

۲۔ آمد آمد رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم، ۲۵ — ۴۶

۳۔ سراپائے جمالِ محبوبِ رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم، ۴۷ — ۶۴

۴۔ علوم مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم، ۶۵ — ۸۸

۵۔ صلوٰۃ وسلام بحضور جانِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم، ۸۹ — ۱۲۰

۶۔ سنّتِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم، ۱۲۱ — ۱۲۸

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دہن میں زباں تمہارے لئے، بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آتے یہاں تمہارے لئے، اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

----- ساری بہاریں انہیں کے دم سے ہیں ----- وہ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا ----- بس اللہ ہی اللہ ہوتا -----

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

مگر ان کو تو ہونا تھا ----- ان کے صدقے سارے عالم کو وجود کی بھیک بٹنی تھی ----- جسموں کے گلشن کھلنے تھے ----- روحوں کی برکھا برسنی تھی ----- نور کی پھوار پڑنی تھی ----- اندھیروں میں اجالے ہونے تھے، ہاں

رخشندہ ترے حسن سے رخسار یقیں ہے
تابندہ ترے عشق سے ایماں کی جبیں ہے

یہ کیسی احسان فراموشی ہوگی کہ سب کا ذکر کیجئے، انہیں کا ذکر نہ کیجئے ----- ہاں ان کو یاد کیجئے، انہیں کو یاد کیجئے ----- خوب یاد کیجئے ----- دم میں جب تک دم ہے، انہیں کی بات کئے جایئے ----- ان کی باتوں میں زندگی ہے ----- ان کی باتوں میں کیف ہی کیف اور سرور ہی سرور ہے

آتی جو ان کی یاد تو آتی چلی گئی
ہر نقش ماسوا کو مٹاتی چلی گئی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

۱

نام نامی اسم سامی صلی اللہ علیہ وسلم

ان کی رحمت دو عالم کی بہار ----- ان کی معیشت غریبوں کا سنگھار ----- ان کی بخشش گناہ گاروں کی سوغات ----- ان کی شفقت سیاہ کاروں کی بارات ----- ان کی چال زمین کی معراج ----- ان کی پرواز فلک کی معراج ----- ان کا نور، نور الانوار ----- ان کا سر، سرالاسرار ----- ان کا آفتاب، آفتابوں کا آفتاب ----- ان کا مہتاب، مہتابوں کا مہتاب ----- ان کا نام نامی، جانِ موجودات ----- ان کا کرم آنِ کائنات -----

فما الکون الا حلة و محمد
طراز باعلام الهداية معلم

ذکر مصطفےٰ کہاں نہیں؟ ----- کوئی جگہ نہیں، جہاں نہیں ----- اللہ اللہ ----- ! ان کے کرم سے موجودات نے لباس وجود پہنا ----- ان کا چرچا آسمانوں میں ----- ان کا چرچا زمینوں میں ----- ان کا چرچا سمندروں میں ----- انبیاء و رسل، فلک و ملک، جن و انس سب ان کی آمد آمد کے منتظر ----- ان کا نام نامی، بہارِ زندگی ----- ان کا وجودِ گرامی، شبابِ زندگی ----- ان کی راتیں، مغفرت کی

Marfat.com

برسات ----- ان کے دن، رحمت کی پھوار ----- ان کا تبسم، طلوع فجر ----- ان کا غم، غروب سحر ----- ان کی عنایت، دلوں کی ٹھنڈک ----- ان کا کرم، روحوں کی فرحت ----- ان کا دیدار، آنکھوں کی روشنی ----- ان کا کردار، انسانوں کی معراج ----- ذکر مصطفےٰ بڑی سعادت ہے ----- وہ دل، دل نہیں جو ان کے لئے نہ سلگے ----- وہ آنکھ، آنکھ نہیں جو ان کی یاد میں نہ برسے ----- وہ سینہ، سینہ نہیں جو ان کی محبت میں نہ پھکے ----- وہ زباں، زباں نہیں جو ان کی مدح و ثنا میں نہ کھلے ----- ہاں، رگوں میں خون دوڑ رہا ہے ----- دل میں جذبات امنڈ رہے ہیں ----- دماغ میں خیالات پھوٹ رہے ہیں ----- زباں پر الفاظ مچل رہے ہیں ----- جسم میں ہلچل مچی ہے ----- پھر کیوں نہ اس جانِ جاں کا ذکر کریں! ----- ہاں رب العالمین خود ان کا ذکر فرما رہا ہے ----- اللہ اللہ! وہ ذکر کی کن بلندیوں پر فائز ہیں ----- اس سے بڑھ کر بلندی اور کیا ہوگی کہ نام نامی رب کریم کے حضور اس طرح سرفراز ہوا کہ ہر سرفرازی، اس سرفرازی کے قدم چومنے لگی ----- ہمارا کیا منہ؟ ہماری کیا اوقات، ہماری کیا بساط جو ان کا ذکر کریں ----- عقل نہیں جو ان کی بلندیوں کو پا سکے ----- دماغ نہیں جو اس جوامع الکلم کی بات سمجھ سکے ----- آنکھ نہیں جو ان کے جلووں کو دیکھ سکے ----- کیا کریں اور کیا نہ کریں؟ ----- دل بیقرار ہے ----- آنکھیں اشکبار ہیں ----- اللہ اللہ! مگر وہ تو غریب نواز ہیں، ہاں

اک ننگ غم عشق بھی ہے منتظر دید
صدقے ترے اے صورت سلطان مدینہ

نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق، کائنات کا نقطہ آغاز ہے ----- سب سے پہلے اس نے اپنے نور سے، نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا اور جب یہ نور

Marfat.com

(۹)

حریم ناز میں سجدہ ریز ہوا تو اس کا نام نامی "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا-----
پھر اس نور سے عرش و کرسی، لوح و قلم، آفتاب و ماہتاب ایک ایک کر کے پیدا ہوتے گئے----- قلم کو لکھنے کا حکم ہوا تو اس نے لا الٰہ الا اللہ لکھا----- پھر حکم ہوا تو محمد رسول اللہ لکھا----- جس طرح کائنات میں اللہ نے سب سے پہلے آپ کو وجود عطا فرمایا، اپنے نام کے بعد آپ کا نام رکھا، اسی طرح اپنے نام کے بعد آپ کا نام لکھوایا----- اسی سے اسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بلندیوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے----- ان کا نام نامی کیا ظاہر ہوا، کائنات میں بہار آنے لگی، ہاں

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اربوں اور کھربوں سال فضاؤں میں چمکتا دمکتا رہا ----- اللہ کی حمد کرتا رہا----- وہ دیکھتا رہا جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا----- وہ سنتا رہا جو کسی کان نے نہ سنا----- اللہ نے اپنے کرم سے اپنا علم دکھایا----- فرمایا، اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ[1] کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے، سب جانتا ہے؟----- جب زمین و آسمان پیدا ہو رہے تھے، آپ مشاہدہ فرما رہے تھے----- ارشاد ہوا، اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ[2] کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان و زمین کو ٹھیک ٹھیک پیدا فرمایا ----- ؟ ہاں، وقت آیا، اللہ نے جب نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو آشکار کرنا چاہا تو آدم علیہ السلام کی پیشانی میں رکھا جو آفتاب کی طرح چمک رہا تھا----- فرشتوں کو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کا حکم ملا----- آن کی آن میں سب سر بسجود ہو گئے۔[3] ----- مگر ابلیس، نظر سے محروم تھا، کھڑا رہا، مردود ہوا----- اور یہ راز

Marfat.com

پہلی مرتبہ کھلا کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم، اللہ ہی کی تعظیم و تکریم ہے ----- جو یہ راز نہیں سمجھتا وہ حرف محبت سے نا آشنا ہے۔

ہاں نور محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) پہلی بار پیکر آدم میں فرشتوں کے سامنے آیا پھر پاک پشتوں اور پاکیزہ ماؤں میں منتقل ہوتا گیا ----- منتقل ہوتے ہوتے ابراہیم علیہ السلام تک پہنچا ----- پھر ہاجرہ علیہا السلام میں منتقل ہوا، پھر اسمٰعیل علیہ السلام میں منتقل ہوا ----- ہاں، ابراہیم علیہ السلام جب نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے امین تھے تو آگ کیسے جلاتی! ----- اسماعیل علیہ السلام جب نور محمدی کے امین تھے تو کیسے پیاسے رہتے اور کیوں قربان کرائے جاتے! ----- ہاجرہ علیہا السلام کی بیقراریاں رنگ لائیں، اسماعیل علیہ السلام کے پیروں تلے چشمہ پھوٹ پڑا ----- ہاجرہ (علیہا السلام) کے نشانِ راہ (صفا و مروہ) کو شعائر اللہ بنایا گیا [4] اور ابراہیم (علیہ السلام) کے نقش قدم کو حرم کعبہ میں مصلّٰی بنا دیا گیا [5] اللہ اللہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس داریاں تو دیکھئے!

ہاں تو ذکر تھا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا ----- جب نمرود سے آپ مسئلہ توحید پر بھرے دربار میں مناظرہ فرما رہے تھے تو سرکار دو عالم صلی اللہ وسلم مشاہدہ فرما رہے تھے ----- ارشاد ہوا، اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰھِیْمَ فِیْ رَبِّہٖٓ اَنْ اٰتٰىہُ اللّٰہُ الْمُلْکَ [6] کیا تم نے اس کو نہ دیکھا جو ابراہیم سے بحث کر رہا تھا، (وہ اس لئے مغرور ہو گیا) کہ ہم نے اس کو سلطنت عطا فرمائی ----- جب بنی اسرائیل وبا کے خوف سے شہر چھوڑ کر باہر نکل گئے، باہر نکلتے ہی سب کے سب مر گئے، پھر کچھ عرصے کے بعد زندہ کر دیئے گئے ----- ہزاروں کی تعداد میں بنی اسرائیل کا مرنا اور جینا سرکارِ دو عالم صلیَ اللہ علیہ سلم مشاہدہ فرما رہے تھے ----- ارشاد ہوا، اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَھُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَھُمُ اللّٰہُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْیَاھُمْ

Marfat.com

(۷) کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں موت کے ڈر سے اپنے شہر سے نکل کھڑے ہوئے، پھر اللہ نے کہا تم سب مرجاؤ (وہ مر گئے)، پھر ان کو زندہ کر دیا ---- ہاں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک حادثے، ایک ایک واقعے کا مشاہدہ فرما رہے تھے ---- اور جب آپ بطن مادر میں تشریف لائے تو ابھی ظہور قدسی میں کچھ روز باقی تھے کہ شاہ حبشہ ابرہ ہاتھیوں کا عظیم لشکر لے کر بیت اللہ پر حملہ آور ہوا، حملے سے پہلے ہی اس کا پورا لشکر خس و خاشاک بنا دیا گیا ---- ہاں، یہ سب کچھ آپ مشاہدہ فرما رہے تھے ---- ارشاد ہوا، اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِىْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝ (۸) کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے پروردگا نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ ---- کیا ان کی چال کو خاک میں نہ ملا دیا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں کہ انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے یہاں تک کے وہ کھائی کھیتی کی پتی بن گئے ----

ہاں، وہ بطن مادر میں بھی یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے، قرآن حکیم شاہد ہے ---- دو جہان کے سردار (صلی اللہ علیہ وسلم) بطن مادر میں کیا آئے کہ انبیاء علیہم السلام کی آمد آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا ---- ۹ مہینے تک جلیل القدر انبیاء علیہم السلام حضرت آمنہ کے سامنے آتے رہے ---- اللہ اللہ، کون کون آئے ---- ؟ حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت عیسیٰ علیہم السلام ---- حضرت آمنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت و رحمت سے وہ کچھ دیکھ رہی تھیں جو دوسروں کو نظر نہیں آرہا تھا، اور وہ کچھ سن رہی تھیں جس سے دوسروں کے کان محروم تھے ---- ہاں جو آتا گیا، آمنہ سے کہتا گیا کہ جب وہ آنے والا آئے تو اس کا

Marfat.com

نام "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھنا----- (۹)

ہاں ظہور قدسی کی منزل آگئی ----- بس چند راتیں رہ گئیں ----- ہاں وہ رات آگئی جس کا سارے عالم کو انتظار تھا ----- حضرت حوا، حضرت آسیہ، حضرت مریم (علیہن السلام) حاضر ہیں، جنت کی حوریں حاضر ہیں، آمنہ کی آنکھوں سے پردہ اٹھایا جارہا ہے اور مشرق و مغرب کی بہاریں دکھائی جارہی ہیں ----- تین جھنڈے لگائے جارہے ہیں ----- ایک مشرق میں، ایک مغرب میں، ایک بیت اللہ پر ----- فرشتے فوج در فوج حاضر ہیں ----- سبز پنجوں اور سرخ چونچوں والے جنتی پرندے فضاؤں میں بھرے ہوئے ہیں ----- آمنہ کو شدت کی پیاس لگی ہے ----- ایک پرندہ بڑھ کر پانی کی بوند زبان پر ٹپکا رہا ہے، سبحان اللہ ----- برف سے زیادہ ٹھنڈی، شہد سے زیادہ میٹھی (۱۰) ----- دل کو چین آیا، آنکھوں میں سرور آیا ----- پھر جب وہ تشریف لائے تو ہر طرف روشنیاں پھیل گئیں ----- سارا عالم نورٌ علیٰ نور ہو گیا ----- ہاں وہ تشریف لائے، گھٹنوں کے بل، اپنے مولیٰ کے حضور جھکے ہوئے، ہاتھ پھیلاتے ہوئے، نگاہیں آسمان کی طرف لگائے ہوئے ----- چہرہ نور سے جگمگ کر رہا تھا، دنیا حیران تھی ----- جو کچھ دیکھ رہی تھی، وہ تو کبھی نہ دیکھا تھا ----- ہاں وہ تشریف لے آئے، آتش کدہ ایران جو ہزاروں سال سے روشن تھا، آن کی آن میں بجھ کر رہ گیا ----- کسرائے ایران کے محل کے کنگورے ٹوٹ پھوٹ کر بکھرنے لگے ----- ہاں آج وہ آیا ہے دنیا کی جھوٹی عظمتیں جس کے پیروں تلے روندی جائیں گی -----

جو کچھ عرض کیا گیا یہ کوئی افسانہ نہیں، حقیقت ہے ----- امام المحدثین حضرت علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ (۵۹۷ھ / ۱۲۰۱ء) نے تقریباً ۹ سو برس پہلے اپنی کتاب "مولد العروس" میں یہ تفصیلات بیان فرمائی ہیں ----- جس کو سب نے مانا

Marfat.com

اور سب نے تسلیم کیا ہے ----- شاید اہلِ عقل نہ مانیں، مگر وہ تو بچوں کی سی ضد کرتے ہیں، پھر مانتے چلے جاتے ہیں ----- ہزاروں باتیں جو کل نہ مانتے تھے، آج ماننے لگے ----- سینکڑوں باتیں جو آج نہیں مانتے، کل ماننے لگیں گے ----- عقل بے مایہ پر کیا بھروسہ کیا جائے کہ جب تک وحی اس کی انگلی نہ پکڑے وہ سیدھے راستہ پر چل نہیں سکتی ----- اسی لئے تو اقبال نے کہا تھا -----

عقل بے مایہ امامت کی سزاوار نہیں

ہم اس کو امام بناتے ہیں، جس کی آنکھ نہیں، اس لئے وہ ہم کو حیرت کدے پر لا کر کھڑا کر دیتی ہے -----

ہے دانش برہانی حیرت کی فراوانی

ہاں تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، جن کا غلغلہ آسمانوں اور زمینوں میں تھا وہ تشریف لے آئے ----- جن کا چرچا آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں تھا، وہ تشریف لے آئے ----- غریبوں کے غمخوار اور مظلوموں کے ہمدرد و غمگسار تشریف لے آئے ----- ہاں "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لے آئے ----- ہاں "احمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لے آئے ----- حضرت عیسیٰ علیہ السلام خوشخبری سنا رہے ہیں -----

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ (۱۱)

عالم کا پالنہار فرما رہا ہے -----

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ (۱۲)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ (۱۳)

وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ (۱۴)

Marfat.com

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ الآیہ (۱۵)

ہاں آپ کا نام نامی "احمد" بھی ہے اور "محمد" بھی (صلی اللہ علیہ وسلم)----- "احمد" کے معنی، بہت تعریف کرنے والا ----- اور "محمد" کے معنی، بہت ہی تعریف کیا گیا، ----- تعریف کرنے والا ایک سے زیادہ کی بھی تعریف کر سکتا ہے اور کرتا ہے مگر ایسا تعریف کرنے والا کہیں نہ ملے گا جس نے ایک ہی کی تعریف کی ہو ----- ہاں صرف ایک اللہ کی ----- جب زبان سے الحمد للہ رب العالمین فرمایا تو اس پر عمل کر کے بھی دکھایا ----- جب نور محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) جلوہ فرما ہوا، حمد کا سلسلہ شروع ہوا ----- کروڑوں سال بیت گئے ----- لاکھوں سال گزر گئے ----- نہ معلوم کب سے وہ رب جلیل کی حمد و ثنا میں مصروف رہے! ----- اس کائنات ارضی و سماوی میں کوئی ایسا نہیں جس نے اللہ کی اتنی حمد و ثنا کی ہو جتنی آپ نے فرمائی ----- عبدیت میں آپ یکہ و تنہا ہیں، کوئی آپ کا عدیل و نظیر نہیں

بے مثالی کی ہے مثال وہ حسن
خوبی یار کا جواب کہاں !

ہاں کوئی "احمد" نہیں، آپ ہی "احمد" ہیں ----- آپ اللہ کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ آپ کی طرف ----- آپ اللہ کی حمد و ثنا فرما رہے ہیں اور اللہ آپ پر رحمتیں بھیج رہا ہے، فرشتے صفت و ثنا کر رہے ہیں ----- نہ معلوم کب سے؟ ----- زمین و آسمان میں جو اللہ کی حمد کر رہا ہے، وہ آپ کی نعت بھی پڑھ رہا ہے ----- اس قدر تعریف اور اس شان کی تعریف آج تک کسی مخلوق و محبوب کی نہیں کی گئی، ----- بیشک آپ "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں ----- "محمد" کے معنی ہیں، بہت ہی تعریف کیا گیا آپ محب بھی ہیں، محبوب بھی ----- آپ عاشق بھی ہیں، معشوق بھی ----- جو عاشق ہوتا ہے وہ معشوق نہیں ہوتا ----- جو معشوق ہوتا ہے، وہ

Marfat.com

عاشق نہیں ہوتا ---- دنیائے محبت کا یہ ایک حیرت انگیز سنگم ہے کہ جو چاہ رہا ہے وہ چاہا بھی جا رہا ہے ---- جو عاشق بھی ہے، وہ معشوق بھی ہے ---- سبحان اللہ، سبحان اللہ ! ---- یہی نہیں بلکہ جو اس جانِ جاں کے نقش قدم پر چل رہا ہے وہ بھی محبوب بنایا جا رہا ہے ۔یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ [۱۶] ---- ہم نے تو یہ سنا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ جو جس کا کہا مانتا ہے وہی اس سے محبت کرتا ہے ---- یہ نہ سنا اور نہ دیکھا کہ کہا کسی کا مانا جائے اور محبت کوئی کرے ! ---- اللہ اکبر! ---- خالق کائنات کو اپنے محبوب کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کس کمال کی محبت و انسیت ہے ---- جو آپ کا کہنا مانتا ہے، جو آپ کے نقش قدم پر چلتا ہے وہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے ---- جو آپ کے حضور درود و سلام کے گجرے پیش کرتا ہے اس پر بھی اللہ اور اس کے فرشتے درود و سلام بھیجتے ہیں ---- اللہ اللہ درود و سلام پیش کرنے والے کی یہ ادا اس کریم کو کیسی پیاری لگتی ہے کہ پیش کرنے والا بھی اس کرم خاص سے محروم نہیں رہتا ----

اللہ تعالیٰ نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے نام سے نکالا اور اپنے نام ہی کے ساتھ رکھا ---- حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نگاہ محبت کہاں پہنچی ---- سنئے سنئے وہ کیا فرما رہے ہیں

وَ شَقَّ لَہٗ مِنۡ اِسۡمِہٖ لِیُجِلَّہٗ
فَذُو الۡعَرۡشِ مَحۡمُوۡدٌ وَ ھٰذَا مُحَمَّدٌ

نام نامی احمد اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مسمیٰ کا بھرپور آئینہ دار ہے ---- حالانکہ نام کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ مسمیٰ کی عکاسی کرتا ہو ---- اور یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ ایسی معنویت لئے ہوئے ہو کہ نام سے ایک ایک حرف نکالتے جائیں پھر بھی معنویت ذرہ برابر مجروح نہ ہونے پاتے ---- نام احمد اور محمد (صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم) کی شان یہ ہے کہ ایک ایک حرف کم کرتے جائیے، جو باقی رہے گا وہ ہرگز بے معنی نہ ہو گا---- بیشک جو ان کے دامن کرم سے وابستہ ہو گیا وہ بے فیض نہیں رہ سکتا---- اس نام کی ایک یہ بھی خوبی ہے کہ بعض انبیاء علیہم السلام کے ناموں میں اس نام نامی کا کوئی حرف ضرور ہے---- گویا جس طرح کائنات کی ہر شئے مستفیض ہے، یہ نام بھی مستفیض ہیں---- اللہ نے اپنے نور سے آپ کو پیدا فرمایا اور نام بھی ایسا رکھا جس میں اس کے نام کی جھلک ہے---- نام اللہ میں کوئی حرف نقطہ والا نہیں، نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بھی کوئی حرف نقطہ والا نہیں---- پھر یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ لفظ "قرآن" میں چار حروف ہیں، جس زبان میں نازل ہوا اس کے بھی چار حروف ہیں، جس نے نازل کیا اس کے بھی چار حروف ہیں، جس پر نازل ہوا اس کے بھی چار حروف ہیں، حروف کی یہ یکسانیت ضرور کوئی معنی رکھتی ہو گی---- جس طرح عالم اجسام اور عالم ارواح ہیں اسی طرح عالم الفاظ و حروف اور عالم معانی بھی ہیں---- غواص ہی حقیقت کو پا سکتے ہیں----

نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کیا بات---- وہ چشم بینا کہاں سے لائیں جو زمین و آسمان میں اس نام نامی کے جلوے دیکھے! ---- نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں نہیں؟---- ساق عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے---- لوح محفوظ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے---- جنت کے ہر دروازے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے---- صحف سماوی میں نام احمد اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)---- توریت میں، انجیل میں، زبور میں، صحیفہ آدم میں صحیفہ ابرہیم میں صحیفہ اشعیاہ میں، کتاب حبقوق میں، اقوال شعیب میں، اقوال سلیمان میں (علیہم السلام)---- اور تو اور ہندوؤں کی ویدوں اور اپنشدوں میں---- گوتم بدھ کے ملفوظات میں نام احمد و محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جلوہ گر ہے---- اللہ نے دنیا میں

Marfat.com

آنے والے تمام انبیاء کو جمع کر کے ان سے عہد لیا کہ جب وہ آنے والا آئے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی تائید و حمایت کرنا ---- ہر نبی نے سنا اور سر جھکایا، وعدہ کیا اور اپنے عہد پر گواہ ہوا اور اللہ تعالیٰ ان سب پر گواہ ہوا ---- اللہ اکبر! کس اہتمام سے عہد لیا گیا ---- جب سارے عالم کے نبیوں نے نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سنا اور عہد کیا تو پھر ہر نبی نے اپنی امت میں آپ کی آمد آمد کا ذکر نہ کیا ہو گا؟ ---- یقیناً کیا ہو گا ---- تو یہ کہنا سچ اور حق ہے کہ کوئی نبی و رسول ایسا نہیں جس نے اپنی امت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ کیا ہو ---- سب نے کیا، پھر سن سن کے اوروں نے بھی کیا ---- ہر مذہب و ملت کی کتابوں میں اور ہر دور کی فضاؤں میں آپ کے نام نامی کی گونج سنائی دے رہی ہے سبحان اللہ! ---- نہ صرف کتابوں میں بلکہ آسمان و زمین، شجر و حجر، حتیٰ کہ انسانی وجود میں بھی دیکھنے والوں نے نام نامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دیکھا ہے ---- درختوں پر، پتوں پر، پھولوں پر، پھلوں پر ---- پھولوں کے اندر، پھلوں کے اندر، ---- اور دور جدید میں یہ عجیب انکشاف ہوا کے انسان کی سانس کی نالی میں " لا الہ الا اللہ " لکھا ہوا ہے اور داہنے پھیپھڑے پر "محمد رسول اللہ " (١٧) ---- سبحان اللہ! ---- عارف کامل حضرت سلطان باہو علیہ الرحمہ کا یہ ارشاد کچھ معنی رکھتا ہے کہ ہر جاندار کا سانس اسمِ " ھو " سے نکلتا ہے ---- اللہ اکبر حضرات اہل اللہ کی نظریں کتنی بلند ہیں ---- حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ لوح محفوظ سے اپنا نام مٹتا ہوا ملاحظہ فرما رہے ہیں اور اعلان فرما رہے ہیں، " اس شخص کا کیا حال ہو گا جس نے اپنا نام لوح محفوظ سے خود مٹتے ہوتے دیکھا " (١٨)، یہ شعبان کی پندرہویں شب تھی اور اسی سال آپ نے وصال فرمایا (١٠٣٤ھ / ١٦٢٤ء) بیشک موت کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں، مگر وہ اپنے کرم سے جس کو چاہتے ہیں بتا دیتے ہیں ---- اس کے کرم کو کوئی نہیں روک

Marfat.com

سکتا ---- اس کے کرم کی کوئی انتہا نہیں ---- ہاں تو ذکر تھا نام نامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ---- اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا

سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ط (۱۹)

اللہ اللہ انسانی وجود میں نام اللہ (جل جلالہ) اور نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ---- اللہ تعالی نے یہ نام نامی پشت مبارک پر مہر نبوت کی صورت میں بھی ظاہر فرمایا تاکہ کسی شک کرنے والے کو شک نہ رہے اور ہر یقین کرنے والا دل سے یقین کرے کہ آپ ہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں ----

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اسی نشانی سے پہچانا ---- آپ کی غائبانہ محبت نے اپنے مذہب سے بیگانہ اور اپنے وطن سے دل اچاٹ کر دیا ---- رواں دواں ملک ملک کی خاک چھانتے حضور میں حاضر ہو گئے ---- کسی کے غلام تھے، مگر آپ کے غلام بننے آتے تھے ---- سرکار نے کرم فرمایا، بندوں کی غلامی سے نجات دلا کر اپنا غلام بنا لیا ---- سلمان فارسی (رضی اللہ عنہ) نے ساری نشانیاں دیکھ لی تھیں، ایک نشانی مہر نبوت رہ گئی تھی، وہ نشانی بھی دکھائی، دیکھتے ہی ایمان لے آتے کہ یہ زندہ گواہی تھی، جو خود ہی بول رہی تھی کہ یہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں ---- ہاں

ایک ہی بار ہوئیں وجہ گرفتاری دل
التفات ان کا نگاہوں نے دوبارہ نہ کیا

اللہ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو روشن کیا ---- اعلان فرما دیا ---- وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (۲۰) ہم نے تمہارے لئے تمہارے نام کو بلند کر دیا ---- ہماری کوئی غرض نہیں، ہمیں تو بس تم سے محبت ہے اور ہم یہی چاہتے ہیں

Marfat.com

کہ سب کو تم سے محبت ہو۔۔۔ سبحان اللہ کس کمال کی محبت ہے کہ نام نامی، کلمہ طیبہ میں اپنے نام کے ساتھ ملا کر بتا دیا وہ کہ ع

وہ زندہ ہیں واللہ، وہ زندہ ہیں واللہ

حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

وَ ضَمَّ الْاِلٰہُ اسْمَ النَّبِیِّ مَعَ اِسْمِہٖ

اِذْ قَالَ فِی الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْھَد

ایک مغربی اسکالر فلپ کے ھتی نے لکھا ہے کہ دنیا میں کوئی لمحہ ایسا نہیں جس میں دنیا کے کسی نہ کسی گوشے میں اذان نہ ہو رہی ہو، ہر لمحہ موذن اللہ کے نام کے ساتھ ان کا نام بلند کر رہا ہے کوئی لمحہ خالی نہیں۔۔۔۔ ہاں

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی

سب سے بالا و والا ہمارا نبی

پھر رفعت ذکر کے لئے یہ رسم محبت ایجاد کی کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر خود صلوۃ کے گجرے بھیجے اور فرشتوں نے صلوۃ کی تھالیاں نذر کیں، یہی نہیں سارے عالم کے مسلمانوں کو حکم دیا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (۲۱) ۔۔۔ ہاں اے مسلمانوں تم بھی درود بھیجو، تم بھی سلام بھیجو۔۔۔۔ بے دلی سے نہ بھیجنا، دل سے بھیجنا کہ سلام کا حق ادا ہو جائے۔۔۔۔ وہ ہم سے الگ نہیں، ان کو الگ نہ سمجھنا ۔۔۔۔۔

تم ذات خدا سے نہ جدا ہو، نہ خدا ہو

اللہ کو معلوم ہے کیا جانیئے کیا ہو

قرآن کریم میں فرمایا کہ کوئی شے ایسی نہیں کہ جو ہمارا ذکر نہ کرتی ہو (۲۲)۔۔۔۔

Marfat.com

اور فرمایا کہ سب پرندے اپنی اپنی نمازیں پڑھتے ہیں [۲۳]---- جب نمازیں پڑھتے ہیں تو درود و سلام ضرور بھیجتے ہونگے ---- اللہ کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوتا ---- ذکر الٰہی میں حلاوت ذکر رسول ہی سے آتی ہے ---- یہ راز اہل محبت جانتے ہیں، جو محبت سے نا آشنا ہے وہ کچھ نہیں جانتا خواہ اپنے زعم میں یہ سمجھتا ہو کہ وہ بہت کچھ جانتا ہے ---- معرفت الٰہی، محبت رسول علیہ التحیہ والتسلیم کے بغیر ممکن نہیں ---- یہ محبت ہی تھی جس نے اسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مشکل کشا بنا دیا ---- سنیئے ---- قبیلہ بکر بن وائل کے سردار حارثہ کی فوج کا فارس کی عظیم الشان فوج سے ٹکراؤ ہوا، اس وقت تک حارثہ مسلمان نہ ہوتے تھے مگر دل میں محبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ایک چنگاری دبی ہوئی تھی ---- حارثہ کی فوج نہایت کمزور ---- مقابلہ پر ایک طاقت ور فوج ---- حارثہ حیران و پریشان ---- کچھ اور تو نہ سوجھا، سوجھا تو یہی سوجھا کہ اچانک اعلان کرا دیا، "ہمارے لشکر کا نشان "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے" ---- اللہ اکبر فارس کی طاقتور فوج سے مقابلہ ہوا اور آن کی آن میں وہ شکست کھا گئی ---- اسم "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حارثہ کو شاندار کامیابی نصیب ہوئی اور فتح و نصرت نے ان کے قدم چومے [۲۴] ---- اللہ اللہ نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی برکتیں کیا بیان کروں؟ ---- رب تعالیٰ جب قیامت کے دن آپ کو پکارے گا تو آپ کے ہمنام سب امتی اس آواز پر دوڑ پڑیں گے ---- رب تعالیٰ مسکرائے گا اور نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طفیل ہم ناموں کو بھی جنت میں داخلے کی بشارت مل جائے گی ---- غیرت الٰہی کو گوارا نہیں کہ جس امتی کا نام محمد ہو وہ دوزخ میں جائے ---- سبحان اللہ ---- ہاں نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم شفاء ہے ---- ایک سائنسدان نے تحقیق کی کہ درود پڑھ کر جو دم کیا جاتا ہے تو سانس میں ایک قسم کی برقی رو پیدا ہوتی

Marfat.com

ہے جو مریض پر خوشگوار اثر ڈالتی ہے۔۔۔۔۔

نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) معمولی نام نہیں۔۔۔۔۔ اسی لئے اللہ نے نام لے کر پکارنے کو سختی سے منع فرمایا ہے۔۔۔۔۔ فرمایا، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نہ پکارو جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو پکارا کرتے ہو[۲۵]۔۔۔۔۔ ہاں

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر

شاہ ایران خسرو پرویز کے نام مکتوب گرامی لے کر ایک صحابی پہنچے۔۔۔۔۔ خسرو پرویز نے نامہ گرامی پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔۔ "من محمد رسول اللہ الی کسریٰ عظیم فارس" ۔۔۔۔۔ اپنے نام سے پہلے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر طیش میں آگیا۔۔۔۔۔ نامہ گرامی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔۔۔۔۔ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو جلال نبوت میں فرمایا۔۔۔۔۔ "اس نے میرے خط کو ٹکڑے ٹکڑے کیا، اللہ اس کے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا"[۲۶]۔۔۔۔۔ اور ایسا ہی ہوا نامۂ گرامی کو ریزہ ریزہ کرنے والا خود اپنے بیٹے شیرویہ کے ہاتھوں مارا گیا۔۔۔۔۔ سچ کہا ہے

از جسم تو لرزاں، لرزاں دو عالم
و ز زلف تو برہم، برہم نظامے

نام نامی کتنا عظیم ہے۔۔۔۔۔ کتنا پیارا ہے۔۔۔۔۔ کتنا میٹھا ہے۔۔۔۔۔ اس کی مٹھاس کا عالم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھئے ۔۔۔۔۔ نام نامی سن کر بیساختہ انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگالیتے اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت کو زندہ کر گئے۔۔۔۔۔ انجیل برناباس میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب آنکھ کھولی تو عرش پر کلمۂ طیبہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** لکھا دیکھا۔۔۔۔۔ دل مچل گیا، آرزوؤں نے کروٹ لی۔۔۔۔۔ کاش لا الہ الا اللہ میرے داہنے انگوٹھے پر

Marfat.com

آجاتے اور اے کاش محمد رسول اللہ میرے بائیں انگوٹھے پر آجاتے۔۔۔۔ وہاں کیا دیر تھی۔۔۔۔ ادھر آرزو دل سے نکلی ادھر پوری ہوئی۔۔۔۔ داھنے انگوٹھے پر لا الہ الا اللہ نورانی حروف میں لکھا ہوا چمک رہا تھا اور بائیں انگوٹھے پر محمد رسول اللہ دمک رہا تھا۔۔۔۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دونوں انگوٹھے بیساختہ چوم کر آنکھوں سے لگالیے [۲۷] ۔۔۔۔ محبت و عشق کے معاملے عقل والوں کی سمجھ سے بالا تر ہیں، یہاں عقل کا گزر نہیں کہ وہ کثیف ہے۔۔۔۔ یہاں تو لطافت ہی لطافت ہے۔۔۔۔ یہاں عقل کے پیمانوں کا چلن نہیں۔۔۔۔ یہاں کے زمین و آسمان اور شب و روز ہی اور ہیں۔۔۔۔ جس نے یہ دنیا دیکھی ہی نہیں اس کو کیا بتایا جائے، کیا سمجھایا جائے؟

عاشق نہ شدی، و محنتِ الفت نہ کشیدی
کس پیش تو غم نامۂ ہجراں چہ کشاید

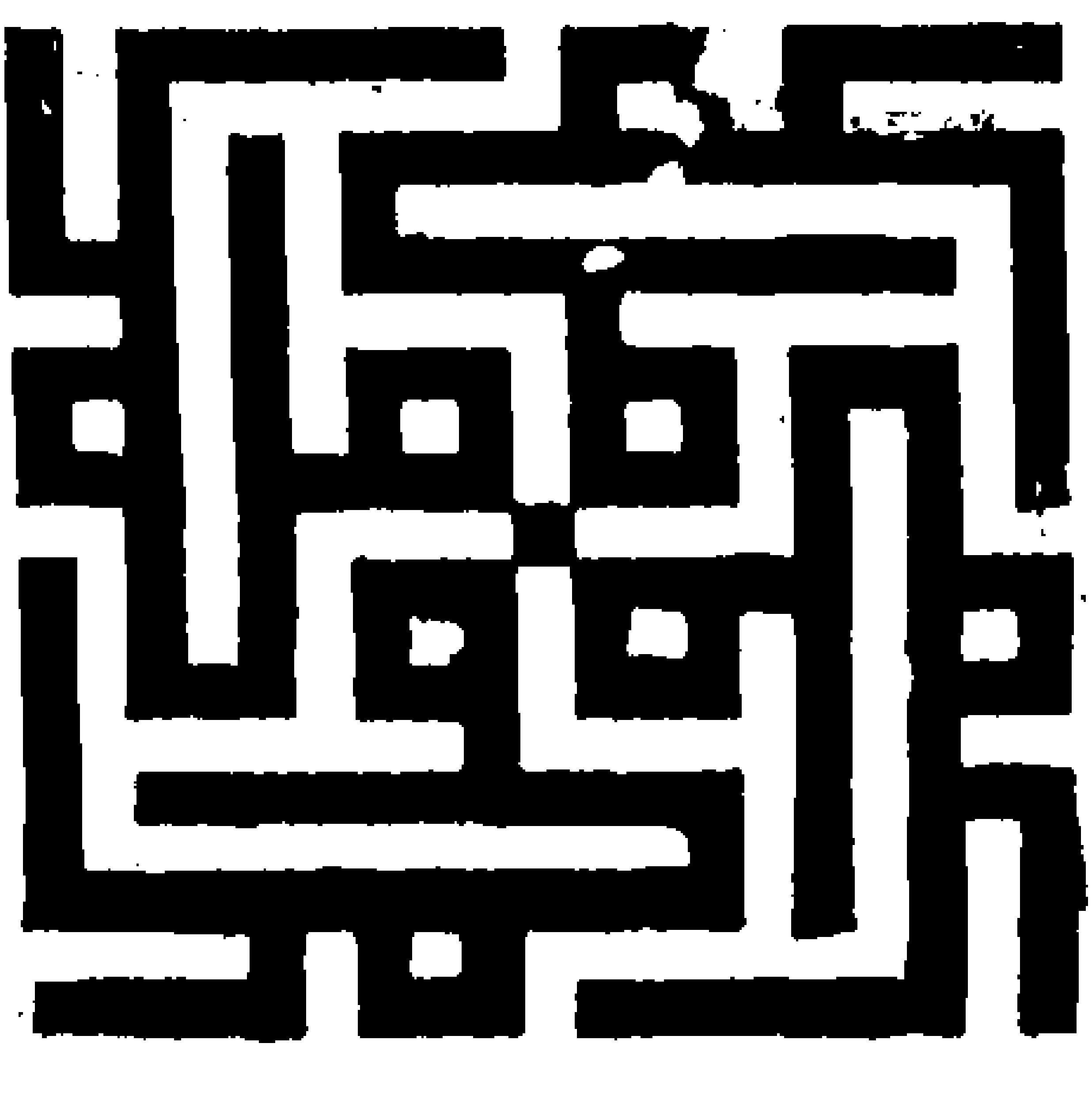

Marfat.com

حواشی باب اول

۱۔ قرآن حکیم، سورۃ المجادلہ، آیت نمبر ۷

۲۔ قرآن حکیم، سورۃ الابراہیم، آیت نمبر ۱۹

۳۔ قرآن حکیم، سورۃ الحجر، آیت نمبر ۳۰، سورۃ الاعراف، آیت نمبر ۱۱، سورۃ الکہف، آیت نمبر ۵

۴۔ قرآن حکیم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۵۸

۵۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۵۷، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۲۵

۶۔ قرآن حکیم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۲۵۸

۷۔ قرآن حکیم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۲۴۳

۸۔ قرآن حکیم، سورۃ الفیل، آیت نمبر ۱۔۵

۹۔ ابن جوزی، مولد العروس (ترجمہ اردو)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۸ء، ص ۱۷

۱۰۔ ایضاً، ص ۱۷

۱۱۔ قرآن حکیم، سورۃ الصف، آیت نمبر ۶

۱۲۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۴۴

۱۳۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۴۰

۱۴۔ قرآن حکیم، سورۃ الحمد، آیت نمبر ۲

۱۵۔ قرآن حکیم، سورۃ الفتح، آیت نمبر ۲۹

۱۶۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۳۱

۱۷۔ روزنامہ البلاد (سعودی عرب)، شمارہ یکم شعبان المعظم، ۱۴۱۲ھ

۱۸۔ بدر الدین سرہندی، وصال احمدی، مطبوعہ مراد آباد، ۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۸ء، ص ۴، ۵

۱۹۔ قرآن حکیم، سورۃ الفصلت، آیت نمبر ۵۳

۲۰۔ قرآن حکیم، سورۃ الانشراح، آیت نمبر ۴

۲۱۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶

۲۲۔ قرآن حکیم، سورۃ الاسرار، آیت نمبر ۴۴

۲۳۔ قرآن حکیم، سورۃ النور، آیت نمبر ۴۱

۲۴۔ جلال الدین سیوطی، خصائص الکبریٰ، ج ۱، ص ۳۵۸

۲۵۔ قرآن حکیم، سورۃ النور، آیت نمبر ۶۳

۲۶۔ ڈاکٹر غلام ربانی عزیز، سیرت طیبہ، مطبوعہ لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۲۳۲

۲۷۔ انجیل برناباس، مطبوعہ آکسفورڈ، ۱۹۰۷ء

Marfat.com

عمر الفاروق

ابوبکر الصدیق

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

علی بن ابی طالب

عثمان ذوالنورین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲

آمد آمد رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

جب آسمان سجایا جارہا تھا ---- جب زمین بچھائی جارہی تھی ----- جب دنیا آباد کی جارہی تھی، کس کو معلوم تھا یہاں کیا ہونے والا ہے ----- یہاں کون آنے والا ہے؟ ----- کیا لانے والا ہے؟ ----- صدیوں تک یہ راز، راز ہی رہا ---- آنے والے آتے رہے، جانے والے جاتے رہے ----- خوشخبریاں سناتے رہے ----- بشارتیں دیتے رہے ----- اچانک جبل نور کی فضائیں گونج اٹھیں ----- ہر طرف اجالا ہی اجالا ہوگیا ---- اور وہ آنے والا آیا جس کا صدیوں سے انتظار کیا جارہا تھا اور علم و دانش کے محیط بیکراں سے ایک گوہر آبدار لایا جس کی چمک دمک سے سب چمکنے والوں کی چمک ماند پڑ گئی ---- اس کے لئے انبیاء علیہم السلام سے پیمان محبت لیا گیا ---- اس عہد وفا کی یاد دلائی گئی -----

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ○ (۱)

"اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا، جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی

Marfat.com

تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اس کی مدد کرنا" ----- فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا" اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟" سب نے عرض کی" ہم نے اقرار کیا" ----- فرمایا" تو پھر ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمھارے ساتھ گواہوں میں ہوں" ----- یہ اتنا اہم عہد و پیماں تھا کہ پھر یاد دلایا گیا اور ارشاد ہوا -----

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللهَ ۭ اِنَّ اللهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○(۲)

" اور یاد کرو وہ اللہ کا احسان اپنے اوپر اور وہ عہد جو اس نے تم سے لیا جب کہ تم نے کہا کہ ہم نے سنا اور مانا ----- اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے" ----- عہد و پیمان کو بار بار یاد دلا کر انبیاء سابقین کے متبعین کو اس طرف متوجہ کیا جا رہا ہے کہ نبیوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے جو عہد و پیمان باندھا تھا اب تم پر واجب ہے کہ اس کو پورا کرو اور پورا اس صورت میں ہو گا کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور آپ کی پیروی کرو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب بنیاد کعبہ اٹھائی تو دل سے ایک دعا مانگی ----- دعا کے الفاظ قرآن حکیم نے یوں ارشاد فرماتے ہیں -----

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○(۳)

" اے ہمارے رب اور بھیج ان میں ایک رسول ان میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انھیں تیری کتاب اور

Marfat.com

پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے، بے شک تو ہی ہے غالب، حکمت والا" ----- اس آنے والے کے لئے عہد لیا گیا، دعائیں مانگی گئیں اور پے در پے بشارتیں سنائی گئیں ---- جس کی گواہی خود قرآن حکیم دے رہا ہے:-

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ (۴)

"اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوں اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے، ان کا نام "احمد" ہوگا۔"

اسی لئے فرمایا:- -----

اَلَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ (۵)

"جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں" ----- اور زرتشت (جس کو مجوسی نبی مانتے ہیں) نے ژنداوستا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کی خبر دیتے ہوتے مجوسیوں کو بشارت دی:-

آخری زمانے میں ایک انسان کامل ظاہر ہوگا جس کو لوگ "اشزریکا" کہیں گے (۶)

"اشزریکا" کے معنی ہیں ایسا باخبر انسان جو دنیا کو عدل و انصاف سے مزین کر دے ----- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے باخبر تھے کہ جو خبریں آپ نے دیں وہ انسان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھیں اور آپ کی آمد آمد کے بعد ظلم و ستم کی جگہ عدل

Marfat.com

وانصاف کا دور دورہ ہوا اور انسان نے چین کا سانس لیا۔

زرتشت کی طرح گوتم بدھ نے بھی اپنے خادم نندا کے استفسار کے جواب میں کہا۔

نندا میں پہلا بودھ (پیغمبر) نہیں ہوں جو زمین پر آیا اور نہ آخری بودھ ہوں ----- اپنے وقت پر ایک بودھ آئے گا جو "میتریا" کے نام سے موسوم ہو گا۔ (۷)

"میتریا" کے معنی" وہ جس کا نام رحمت ہے" ----- قرآن حکیم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "رحمتہ للعالمین" کے لقب سے یاد کیا گیا ہے ----- یعنی وہ جو دونوں جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔

آنے والے کی آمد کا بار بار ذکر ہو تا رہے تو جاننے والے اس طرح جان جاتے ہیں جس طرح اپنے بچوں کو جانتے پہچانتے ہیں اسی لئے فرمایا۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ (۸)

"جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے کہ وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں -----

دنیا کی کوئی شخصیت ایسی نہیں جس کو صدیوں بعد آج بھی جانا پہچانا جا رہا ہو جس طرح صدیوں پہلے جانا پہچانا گیا ----- تاریخ عالم میں یہ امتیاز صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات کو حاصل ہے ----- زمانہ ہمارے آپ کے درمیان کوئی پردہ نہ ڈال سکا ----- اللہ اللہ چودہ سو برس گزر جانے کے باوجود آج بھی محققین و مورخین اور سیرت نگار اسی طرح دیکھ رہے ہیں، اسی طرح پہچان رہے ہیں جس طرح چودہ سو برس پہلے دیکھا اور پہچانا تھا ----- ہاں ایسا جانا پہچانا سارے عالم کے لئے بھیجا گیا اور اعلان کرا دیا گیا۔ -----

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعَا ۨ الَّذِیْ لَہٗ

Marfat.com

مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (۹)

"تم فرماؤ اے لوگو ! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے -----

دو عالم روز و شب در گفتگویش
ہمہ قرآن در شانِ محمد

وہ آنے والا کوئی معمولی نہ تھا ---- اتنا عظیم تھا کہ خود خالق کائنات اس آنے والے کی آمد آمد کا ہم پر احسان جتا رہا ہے اور فرما رہا ہے :-

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ (۱۰)

"بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبعوث ہونا اور قرآن کا نازل ہونا یہ اتنا بڑا احسان تھا کے اس پر خوشیاں منانے کا حکم دیا گیا اور فرمایا گیا

يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ (۱۱)

"اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے

Marfat.com

لئے، تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت، اسی پر چاہئے
کہ خوشی کریں۔ وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے

اور فرمایا -----

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ○ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ
رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا
مُّہِیۡنًا ○ [۱۲]

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر
۔اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ بے شک جو
ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو، ان پر اللہ کی لعنت ہے
دنیا اور آخرت میں۔"

جس کے حضور آسمان والے اور زمین والے درود و سلام کے گجرے پیش کر رہے ہیں۔ قرآن کی فضائیں اس کے ذکر و فکر سے گونج رہی ہیں ----- کہیں اس کی حیات طیبہ کا ذکر ہے [۱۳] تو کہیں اس کے مولد مقدس کا [۱۴] ----- کہیں اس کے حسن و جمال کا ذکر ہے [۱۵] تو کہیں اس کے مزاج وہاج کا [۱۶] ----- کہیں اس کے رنج والم کا ذکر ہے [۱۷] تو کہیں اس کی رضا و خوشنودی کا [۱۸] ---- کہیں اس کے اخلاق عالیہ کا ذکر ہے [۱۹] تو کہیں اس کی تعلیمات وصیہ کا [۲۰] ----- تو کہیں منصب نبوت پر اس کی سرفرازی کا ذکر ہے [۲۱] تو کہیں اس سرفرازی پر خوشیاں منانے کا [۲۲] ----- کہیں اس کے منازل و مقامات ذکر ہے [۲۳] تو کہیں اس کی محبوبیت اور اقربیت کا [۲۴] کہیں اس کے علم فضل کا ذکر ہے [۲۵] تو کہیں اس کی حکمت و دانائی کا [۲۶] ----- کہیں اس کی حقیقت و ماہیت کا ذکر ہے [۲۷] تو کہیں سر کائنات [۲۸] اور کہیں

Marfat.com

معراج سموات کا(۲۹) ----- کہیں ہجرت کا ذکر ہے تو کہیں بیعت کا(۳۰) کہیں غزوات کا ذکر ہے(۳۱) تو کہیں فتوحات کا(۳۲) ----- کہیں سابقین کا اس کے طفیل فتح و نصرت مانگنے کا ذکر ہے(۳۳) تو کہیں اس کے انعام واکرام کا(۳۴) ----- کہیں اس کی رحمت عام کا ذکر ہے(۳۵) تو کہیں اس کی تعظیم و توقیر کا(۳۶) ----- کہیں اس کی شفقت و رحمت کا ذکر ہے(۳۷) تو کہیں اس کے انصاف و عدالت کا(۳۸) کہیں اس کی عبادت و ریاضت کا ذکر ہے(۳۹) تو کہیں اس کے اخلاص عمل کا(۴۰) ----- کہیں اس کی معصومیت کا ذکر ہے(۴۱) تو کہیں اس کی بے داغ سیرت کا(۴۲) ----- کہیں اس مجلس کے آداب کا ذکر ہے(۴۳) ----- تو کہیں اس کی باتوں کا(۴۴) ----- کہیں اس کی اطاعت و فرماں برداری کا ذکر ہے(۴۵) تو کہیں اس سے فدا کارانہ الفت و محبت کا ----- اور اس شان کی محبت کا کہ دنیا کی ساری محبتیں اس کے سامنے ہیچ نظر آنے لگیں:-------

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝(۴۶)

"تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان (یہ چیزیں) اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ

Marfat.com

اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔"

اللہ اللہ ! ----- کہیں اس کی رفعت و بلندی کا ذکر ہے (۴۷) تو کہیں انشراح صدر کا (۴۸) ----- کہیں عطائے خاص کا ذکر ہے (۴۹) ----- تو کہیں اس کے فضل و کمال کا (۵۰) کہیں ازواج مطہرات کا ذکر ہے (۵۱) ----- تو کہیں رفیقان دمساز کا (۵۲) ----- کہیں فرشتوں کے لے جانے کا ذکر ہے (۵۳) تو کہیں جنوں کے اسلام لانے کا (۵۴) ----- الغرض کیا کیا بیان کیجئے اور کہاں تک بیان کیجئے۔

ہمہ قرآں در شان محمد !

-----○-----

چاند چمک رہا ہے، ستارے کھل رہے ہیں، نور کی پھوار پڑ رہی ہے ----- اچانک غلغلہ بپا ہوا، ایک ندا دینے والا ندا دے رہا تھا ----- لوگو! صدیوں سے جس ستارے کا انتظار تھا، دیکھو دیکھو آج وہ طلوع ہو گیا ----- آج وہ آنے والا آگیا ----- وادی مکہ کے سناٹے میں یہ آواز گونج گئی، سب حیران، یہ ماجرا کیا ہے؟ ----- کس کا انتظار تھا کون آرہا ہے؟ ----- ہاں سونے والو! جاگ اٹھو! آنے والا آگیا ----- نور کی چادر پھیل گئی، میلوں کی مسافتیں سمٹ گئیں، بصرائے شام کے محلات نظر آنے لگے، (۵۵) سارے عالم میں چاندنا ہو گیا، ہاں، یہ کون آیا سویرے سویرے؟ ----- وہ کیا آئے رحمت کی برکھا آگئی، نور کے بادل چھا گئے، دور دور تک بارش ہو رہی ہے، چاندنی بہہ رہی ہے، حد نظر تک نور کی چادر تنی ہے، عجب سماں ہے، عجب منظر ہے ----- ایسا منظر تو کبھی نہ دیکھا تھا ----- تاریکیاں چھٹ گئیں، روشنیاں بکھر گئیں، جدھر دیکھو نور ہی نور، جدھر دیکھو بہار ہی بہار ----- تازگی انگڑائیاں لے رہی ہے، مسرتیں پھوٹ رہی ہیں، رنگینیاں اپنا رنگ دکھا رہی ہیں،

Marfat.com

سارا عالم نہایا ہوا ہے، ذرّے ذرّے پہ مستی چھائی ہوئی ہے ----- ہاں یہ اجلا اجلا سا سماں، یہ مہکی مہکی سی فضائیں، یہ مست مست ہوائیں، جھوم جھوم کر جشن بہاراں کے گیت گا رہی ہیں -----

ہاں بہار آئی، بہار آئی ----- زندگی میں بہار آئی، دماغوں میں بہار آئی، دلوں میں بہار آئی، روحوں میں بہار آئی، علم و حکمت میں بہار آئی، تہذیب و تمدن میں بہار آئی، فکر و شعور میں بہار آئی، عقل و خرد میں بہار آئی ----- برسوں کی ہتھکڑیاں کٹ گئیں، صدیوں کی بیڑیاں ٹوٹ گئیں، گھٹی گھٹی سی فضائیں بدل گئیں، مندی مندی سی آنکھیں روشن ہو گئیں، بجھی بجھی سے طبیعتیں سنبھل گئیں، رندھی رندھی سی آوازیں کھنکھنانے لگیں ----- ڈوبتے ہوتے ابھرنے لگے، سہمے ہوئے چہکنے لگے، روتے ہوتے ہنسنے لگے۔ صدیوں کے دبے ہوتے، پسے ہوتے سرفراز ہونے لگے، خون کے پیاسے محبت کرنے لگے، ہارنے والے جیتنے لگے ----- بکھرے ہوتے خیال یک جا ہو گئے، منتشر قوتیں سمٹ گئیں، ضعیف و ناتواں ایک قوت بن کر ابھرے اور دنیا نے پہلی مرتبہ جانا کہ انسان احسن تقویم میں بنایا گیا، " اشرف المخلوقات " کے منصب عالی پر فائز کر کے خلافت الٰہیہ سے سرفراز کیا گیا ----- زندگی نے ایسا سنگھار کیا کہ سب جھانکنے لگے، سب دیکھنے لگے، سب تکنے لگے، سب بلائیں لینے لگے، سب فدا ہونے لگے، سب آرزوئیں کرنے لگے، سب تمنائیں کرنے لگے ----- وہ کیا آئے کائنات کا ذرہ ذرہ دل کش و دل ربا معلوم ہونے لگا۔

ہاں آج ان کی آمد آمد کا دن ہے، آج عید کا دن ہے، آج خوشی کا دن ہے ----- ایسا حسین انقلاب آیا کہ دنیا نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا ----- ایسی بہار آئی کہ دنیا نے اس سے پہلے نہ دیکھی تھی ----- ایسا حسین آیا کہ دنیا نے ایسا حسین تو کبھی نہ دیکھا تھا، ہاں

Marfat.com

(۳۴)

بے مثالی کی ہے مثال وہ حسن
خوبی یار کا جواب کہاں؟

عید کا دن ہے، بچے خوشیاں منا رہے ہیں ---- وہ جان جاناں دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا ہے ---- فاروق اعظم حاضر ہوتے ہیں ---- بچوں کو تنبیہ فرما رہے ہیں ---- یہ کیا ہو رہا ہے؟ ---- مگر دیکھتے دیکھتے وہ جان جاں، وہ رؤف و رحیم، رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہا ہے ---- چھوڑو چھوڑو، اے عمر ان بچوں کو چھوڑو ---- ہاں ---- "ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے۔ آج ہماری عید ہے" (۵۶) ---- اور دیکھتے دیکھتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری التجا کر رہے ہیں اور آپ ہاتھ اٹھائے پروردگار عالم سے دعا مانگ رہے ہیں۔

"اے اللہ اے پالنہار آسمان سے ہمارے لئے (پکے پکائے کھانے کے) خوان اتار تاکہ وہ ہمارے اگلے اور پچھلوں کے لئے، عید ہو جائے۔" (۵۷)

جس دن آسمان سے کھانا اترے وہ دن "عید" ہو جائے تو غور فرمائیں کہ جس دن وہ جان جاں تشریف لائے وہ دن عیدوں کی عید کیوں نہ ہو؟ ---- جس دن رزق اترے وہ دن، عید ہو جائے تو جس دن قاسم رزق اترے تو وہ دن عید کا دن کیوں نہ ہو؟

اللہ کے محبوبوں اور پیاروں کی ولادت کے دن معمولی دن نہیں، رب کریم حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرما رہا ہے۔

"اور سلامتی ہے اس دن جس دن وہ پیدا ہوا" (۵۸)

Marfat.com

اور دیکھئے دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ایک طفل شیر خوار، اللہ کی قدرت سے گہوارے میں لیٹے کیا فرما رہے ہیں:۔۔۔۔۔

"اور سلامتی ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا" (۵۹)

اللہ اللہ ! یوم ولادت کا ذکر فرما کر دنیا والوں کو بتا دیا کہ دنیا میں آنے والے آتے ہی ہیں مگر ہمارے محبوبوں اور پیاروں کا آنا کچھ اور ہی بات ہے، ان کی زندگی کا یہ دن یادگار دن ہے، ہاں سلام ہو اس دن پر۔۔۔۔۔ بے شک یہ یادگار دن ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص "پیر" کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:۔ "میں پیر ہی کے دن پیدا ہوا ہوں اور پیر کے دن مجھ پر وحی نازل ہوئی اور پیر کے دن ہجرت کی ہے۔" (۶۰)

جس دن اللہ کے محبوبوں کی زندگی میں کوئی اہم واقعہ آتا ہے، اس دن کو ایام اللہ میں شمار کر لیا جاتا ہے (۶۱)۔ اور جو واقعہ پیش آتا ہے اس کو شعائر اللہ قرار دیا جاتا ہے (۶۲)۔ سبحان اللہ۔۔۔۔۔ کیوں نہ ہو جب وہ کریم ان کا ہاتھ اپنا ہاتھ اور ان کی زبان اپنی زبان قرار دے، تو پھر ان کے دن اس کے دن اور ان کی ادائیں، اس کی ادائیں کیوں نہ ٹھہریں۔۔۔۔۔ یہ ایک رمز محبت ہے جس کو محبت والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔۔۔۔۔

-----○-----

ظہور قدسی ۵۶۹ء میں پیر کے روز ہوا، جب یہ خوشخبری آپ کے چچا ابولہب کو اس کی کنیز ثویبہ نے سنائی تو ابولہب نے خوشخبری سنتے ہی اس کو آزاد کر دیا (۶۳) ۔۔۔۔۔ اللہ اللہ ! آپ کی آمد آمد نے سب سے پہلے عورتوں کو آزادی کا مژدہ سنایا جو صدیوں سے پس رہی تھیں۔۔۔۔۔ یہ پہلا جشن تھا، پھر دوسرا جشن آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے منایا اور آپ کا عقیقہ کیا۔۔۔۔۔ جب ہم قرآن حکیم کو

Marfat.com

دیکھتے ہیں تو وہاں آپ کی تشریف آوری پر بطور خاص احسان جتایا جارہا ہے۔۔۔۔۔ اللہ کی نعمتیں تو بہت ہیں، بے حد و بیشمار ہیں مگر جان نعمت آپ ہی ہیں، اسی لئے احسان جتایا جارہا ہے اور ارشاد ہو رہا ہے:۔

"یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا کہ ان میں ایک عظیم الشان رسول بھیجا"۔ (۶۴)

یہی نہیں بلکہ اس انعام واحسان عظیم کا چرچا کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:۔

وَ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ○

"اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔" (۶۵)

چرچا بھی کرو، خوشیاں بھی مناؤ شادیاں بھی رچاؤ۔۔۔۔ ارشاد ہو رہا ہے:۔

"اے لوگوں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت و رحمت ایمان والوں کے لئے۔۔۔۔ آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہی کے فضل اور اس کی رحمت (سے ہے) اس پر چاہئے کہ خوشی کریں۔ وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔" (۶۶)

بیشک آپ کی ذات قدسی سب دھن دولت سے بہتر ہے جبھی تو یہ اعلان فرمایا۔

"آپ فرما دیجئے، اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی، اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے، اور تمہاری پسند کے مکان۔۔۔۔" ۔۔۔۔ یہ چیزیں اللہ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راہ دیکھو کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔" (۶۷)

اللہ اللہ ! ایک ایک کر کے وہ سب چیزیں گنا دیں دنیا میں آنے والے ہر انسان کا دل جن میں الجھتا ہے۔۔۔۔ ایک ایک چیز اپنی طرف کھینچتی ہے۔۔۔۔ ایک ایک

Marfat.com

چیز دل لبھاتی ہے مگر ارشاد ہو رہا ہے کہ اگر اللہ اور اس کے رسول کی غلامی منظور ہے تو یہ سب چیزیں چھوڑنی ہوں گی، سب چیزوں سے دل ہٹانا ہو گا۔۔۔۔ بس اسی سے دل لگانا ہو گا۔۔۔۔ خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔

لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّیٰ اَکُونَ اَحَبَّ اِلَیہِ مِنْ وَّالِدَہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

"تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔" (۶۸)

ہاں محبت نہیں تو کچھ نہیں۔۔۔۔ ساری عبادتیں ساری ریاضتیں، ساری شب بیداریاں، زہد و تقویٰ کی ساری داستانیں۔۔۔۔۔ سب ہیچ ہیں۔۔۔۔

تمہیں ہو روح و روانِ ہستی، سکوں نظر کا، دلوں کی مستی
ہے دو جہاں کی بہار تم سے، تمہیں سے پھولوں میں تازگی ہے

----- ○ -----

ہاں ذکر تھا ولادت باسعادت پر خوشیاں منانے اور شادیاں رچانے کا۔۔۔ ۶۱۰ء میں حضور انور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا اور اسی کے ساتھ پھر اپنا عقیقہ کیا (۶۹) اور اس طرح گویا جشن ولادت منایا۔۔۔۔ آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر اپنا حسب و نسب اور حالات زندگی بیان فرماتے (۷۰)۔۔۔۔ حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر ولادت فرمایا (۷۱)۔۔۔۔ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے حالات بیان فرماتے (۷۲)۔۔۔۔ صحابہ کرام کو حکم دیا

Marfat.com

اور انہوں نے آپ کا ذکر ولادت اور شمائل و فضائل بیان فرمائے اور آپ نے خود سماعت فرمائے ----- دربار رسالت حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں متعدد صحابہ نے نعتیہ قصائد پیش کئے، آپ خوش ہوئے دعائیں دیں [۴۳] ----- ۹ھ / ۶۳۰ء میں غزوہ تبوک سے واپسی پر سرکار دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہیں، آپ کے عم محترم حضرت عباس رضی اللہ عنہ حاضر ہوتے ہیں اور ذکر ولادت کے لئے اجازت طلب فرما رہے ہیں ----- دربار رسالت مآب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت ملی۔ خوشی خوشی، لہک لہک کے یہ منظوم "مولود نامہ" پیش فرما رہے ہیں:-

○ ----- آپ پہلے سایوں میں تھے اور منزل مخصوص میں تھے
جہاں پتوں سے بدن ڈھانپا گیا۔

○ ----- پھر آپ بلاد میں اترے، اس وقت آپ نہ بشر تھے
نہ گوشت پوست اور نہ خون بستہ۔

○ ----- بلکہ وہ آب صافی جو کشتی پر سوار تھا جب طوفان نے
بت "نسر" کے پوجنے والوں کو ڈبو ڈالا۔

○ ----- آپ صلب سے رحم کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ یوں
ایک عالم سے گزر کر دوسرے عالم میں آتے رہے۔

○ ----- آپ آتش خلیل میں چھپے چھپے داخل ہوئے، جب ان
کے صلب میں تھے تو وہ کیوں کر جلتے؟

○ ----- تاآں کے آپ کا محافظ وہ عظیم الشان گھرانہ ہوا جو بلند
مرتبہ ہے۔

○ ----- جب آپ پیدا ہوئے، آپ کے نور سے زمین چمک

Marfat.com

اٹھی اور آفاق روشن ہو گئے۔

○ ---- تو اب ہم اس ضیاء نور میں ہیں اور ہدایت کے راستوں پر چل رہے ہیں۔ (۷۴)

دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ پہلا ذکر ولادت تھا جس کا سلیقہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ہم کو سکھایا ---- حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم نے بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت اور آپ کے فضائل و شمائل بیان فرمائے (۷۵) ---- اور ذکر رسول کی محفل سجانے کا سلیقہ جلیل القدر امام، حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سکھایا۔ جب آپ محبوب کی باتیں سناتے اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تو کیا کرتے؟

توجہ فرمائیے اور ذرا غور سے سنیئے:-

پہلے غسل فرماتے، خوشبو لگاتے، نئے کپڑے پہنتے، طیلساں اوڑھتے اور عمامہ باندھتے، چادر سر مبارک پر رکھتے، ---- آپ کے لئے ایک تخت مثل عروس بچھایا جاتا ---- اس وقت باہر تشریف لاتے اور اور نہایت خضوع و خشوع سے اس پر جلوس فرماتے اور جب تک حدیث شریف بیان کرتے اگر سلگاتے اور اس تخت پر اس وقت بیٹھتے تھے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنی ہوتی۔

عرض کیا گیا، "آپ اتنا اہتمام کیوں فرماتے ہیں" ؟ ----- فرمایا:-

"مجھے تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار ہے، میں بغیر وضو اور سکون و وقار کے حدیث بیان نہیں کرتا۔" (۷۶)

اللہ اللہ ! یہ تھے امام دار الہجرت، امت کے مسلم امام جنہوں نے عمر بھر امت

Marfat.com

مسلہ کو قرآن و حدیث کا درس دیا۔

اگر ادب سیکھنا ہے تو ان سے سیکھیے، اگر تعظیم کا سلیقہ سیکھنا ہے تو ان سے سیکھیے ----- یقیناً یہ ایک فریضہ ہے جو ہر عاشق کو ادا کرنا ہے۔ اس لئے یہ سلسلہ آگے بڑھتا گیا اور رفتہ رفتہ قانون الٰہی کے مطابق منظم و مربوط ہوتا گیا ----- خلفائے راشدین تابعین، تبع تابعین اور علمائے امت نے سنتوں کو ایک نظم دیا ----- گھر بنانے والے نے گھر بنایا اور سجانے والوں نے اس کو خوب سجایا اور سجانے کا حق ادا کر دیا، اللہ تعالی ان سے راضی رہے اور ان پر اپنی بیکراں رحمتیں نازل فرمائے، آمین!

محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تیسری چوتھی ہجری میں نظم میں آچکی تھی پھر آج سے سات سو برس پہلے ایک نیک باطن اور متقی انسان عمر بن ملا محمد موصلی علیہ الرحمہ نے اس کو باضابطہ قائم کیا (۷۷) ----- ان کی پیروی میں مجاہد کبیر سلطان صلاح الدین ایوبی کے عزیز سلطان اربل ملک ابو سعید مظفر الدین نے ساتویں صدی میں سرکاری سطح پر جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا ----- ابن خلکان اربلی شافعی (م۔ ۶۸۱ھ / ۱۲۸۳ء) اس جشن کے عینی شاہد ہیں (۷۸) ----- تاریخ مراۃ الزماں کے مطابق اس جشن پر لاکھوں روپے خرچ کئے جاتے تھے (۷۹) ----- ساتویں صدی ہجری کے آغاز میں ایک جلیل القدر عالم ابو الخطاب عمر بن حسن دحیہ کلبی اندلسی (م۔ ۶۳۰ھ / ۱۲۳۲ء) نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کتاب لکھی جس کا عنوان تھا "التنویر فی مولد السراج المنیر" یا "التنویر فی مولد البشیر والنذیر" (۸۰) عالم موصوف ۶۰۴ھ / ۱۲۰۷ء میں سلطان اربل ابو سعید مظفر الدین کے دربار میں حاضر ہوئے اور یہ کتاب پیش کی جس پر ان کو ایک ہزار اشرفیاں انعام میں ملیں (۸۱) ----- شاہان اسلام کے دل میں میلاد پاک کی یہ قدر و منزلت تھی ----- سلطان اربل کے علاوہ دوسرے بادشاہوں نے بھی جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا مثلاً

Marfat.com

شاہ مصر نے یہ جشن منایا جس کے عینی شاہد علامہ ابن جزری ہیں، وہ اس جشن میں شریک ہوتے[۸۲] ____ اس جشن میں ایک ہزار مثقال سونا خرچ کیا جاتا تھا ____ سلطان ابو حمو موسیٰ تلمسانی اور ان سے قبل مغرب اقصیٰ اور اندلس کے سلاطین جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا کرتے تھے[۸۳] ____ اس جشن کی تفصیل ابو عبد اللہ تونسی ثم تلمسانی نے اپنی تصنیف راح الارواح میں بیان کی ہے ____ الغرض جشن ولادت کا یہ مبارک سلسلہ آج سے نہیں، صدیوں سے جاری ہے اور اس کی بنیاد عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑ چکی تھی۔ مسلمانوں کی اسی میں سعادت ہے کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر اپنی خوشی اور مسرت کا اظہار کریں۔ ہاں

از خیال خویشتن بیخویش شو، بیگانہ باش
در خیال حضرتِ جانانہ شو، جانانہ باش

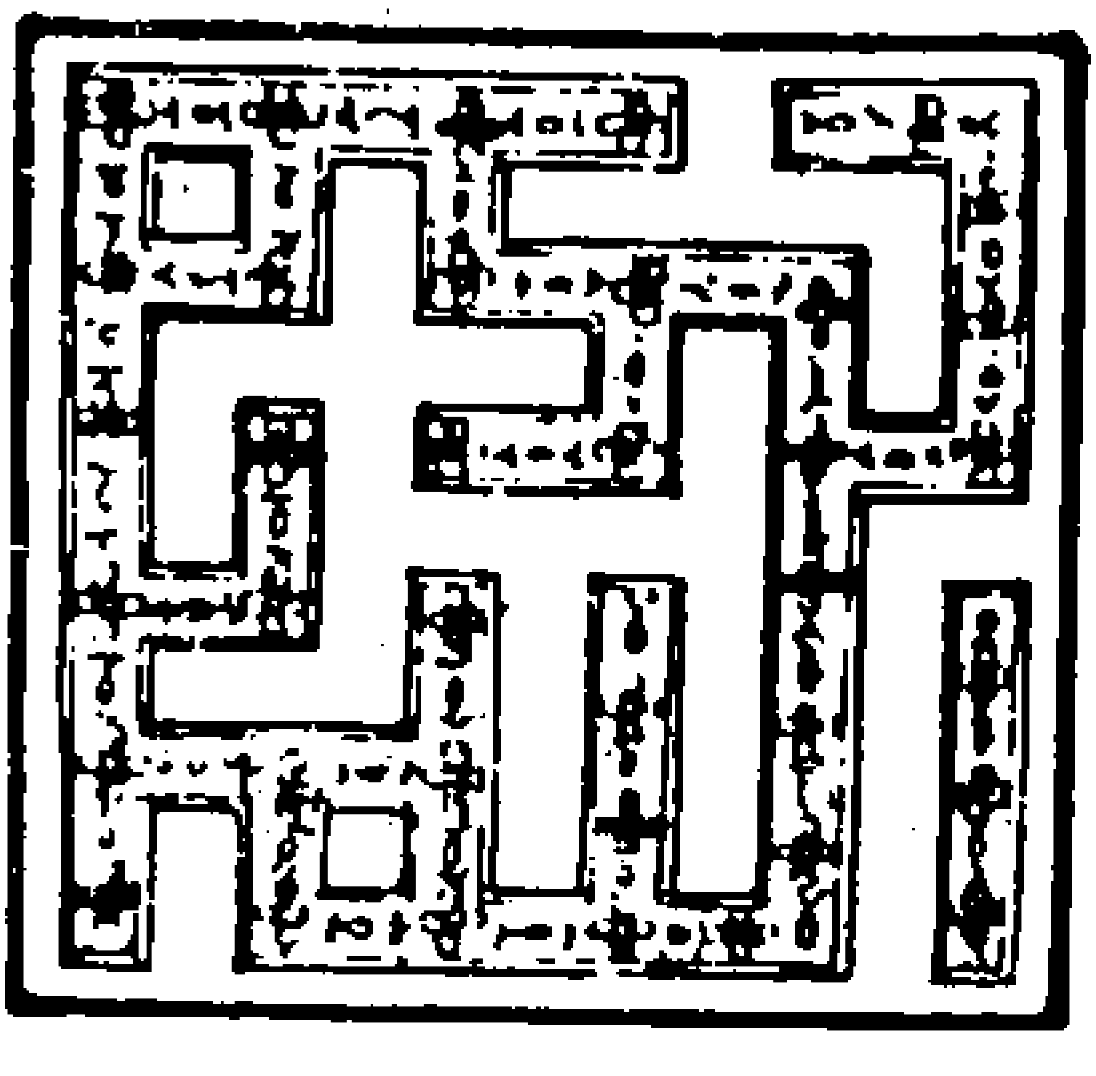

Marfat.com

حواشی باب دوم

۱۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۸۱
۲۔ قرآن حکیم، سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۷
۳۔ قرآن حکیم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۲۹
۴۔ قرآن حکیم، سورۃ الصف، آیت نمبر ۶
۵۔ قرآن حکیم، سورۃ الاعراف، آیت نمبر ۱۵۷
۶۔ ابن حزم، کتاب الفصل فی الملل والاہواء والنحل، مطبوعہ قاہرہ، ۱۳۱۷ھ، ص۔ ۸ حاشیہ
۷۔ مناظر احسن گیلانی، النبی الخاتم، مطبوعہ دہلی، ص ۵۰۔۵۱
۸۔ قرآن حکیم، سورۃ الانعام، آیت نمبر ۲۰
۹۔ قرآن حکیم، سورۃ الاعراف، آیت نمبر ۱۵۸
۱۰۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۶۴
۱۱۔ قرآن حکیم، سورۃ یونس، آیت نمبر ۵۷۔ ۵۸
۱۲۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶۔۵۷
۱۳۔ قرآن حکیم، سورۃ الحجر، آیت نمبر ۷۲
۱۴۔ قرآن حکیم، سورۃ البلد، آیت نمبر ۱
۱۵۔ قرآن حکیم، سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر ۱
۱۶۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۵۹
۱۷۔ قرآن حکیم، سورۃ الانعام، آیت نمبر ۳۳
۱۸۔ قرآن حکیم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۴۴
۱۹۔ قرآن حکیم، سورۃ القلم، آیت نمبر ۴
۲۰۔ قرآن حکیم، سورۃ الاعلیٰ، آیت ۶، سورۃ العلق، آیات ۱۔۵، سورۃ النجم، آیت ۵
۲۱۔ قرآن حکیم، سورۃ الاعراف، آیت ۱۵۸، سورۃ السبا، آیت ۲۸
۲۲۔ قرآن حکیم، سورۃ یونس، آیت نمبر ۵۸
۲۳۔ قرآن حکیم، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۷۹، سورۃ الاحزاب، آیت ۴۰
۲۴۔ قرآن حکیم، سورۃ النساء، آیت ۶۴، سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۴ سورۃ الاحزاب، آیت ۶، سورۃ النحل، آیت ۸۹
۲۵۔ قرآن حکیم، سورۃ التکویر، آیت نمبر ۲۴، سورۃ النساء، آیت نمبر ۷۱
۲۶۔ قرآن حکیم، سورۃ الجمعہ، آیت نمبر ۲
۲۷۔ قرآن حکیم، سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۱۵
۲۸۔ قرآن حکیم، سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر ۱
۲۹۔ قرآن حکیم، سورۃ سورۃ النجم، آیات ۶۔۱۸، سورۃ التوبہ، آیت ۴۰
۳۰۔ قرآن حکیم، سورۃ الفتح، آیات ۱۰۔۱۸
۳۱۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیات ۱۳، ۱۲۲، سورۃ التوبہ، آیت ۴۰

Marfat.com

۳۲۔ قرآن حکیم، سورۃ النصر، آیت ۲، سورۃ الفتح، آیت ۱

۳۳۔ قرآن حکیم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۸۹

۳۴۔ قرآن حکیم، سورۃ التوبہ، آیات نمبر ۵۹، ۷۹

۳۵۔ قرآن حکیم، سورۃ الانبیاء، آیت نمبر ۱۰۷، سورۃ الانفال، آیت نمبر ۳۳

۳۶۔ قرآن حکیم، سورۃ الفتح، آیت نمبر ۹، سورۃ الاعراف، آیت نمبر ۱۵۷، الحجرات آیات نمبر ۱۔۲

۳۷۔ قرآن حکیم، سورۃ سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۱۲۸، سورۃ الکہف، آیت نمبر ۶

۳۸۔ قرآن حکیم، سورۃ النساء، آیت نمبر ۶۵

۳۹۔ قرآن حکیم، سورۃ المزمل، آیات نمبر ۲۔۳

۲۰۰

۴۰۔ قرآن حکیم، سورۃ السباء، آیت نمبر ۴۷

۴۱۔ قرآن حکیم، سورۃ النجم، آیت نمبر ۲

۴۲۔ قرآن حکیم، سورۃ النجم، آیت نمبر ۲، الاحزاب، آیت نمبر ۲۱

۴۳۔ قرآن حکیم، سورۃ النور، آیت نمبر ۶۳

۴۴۔ قرآن حکیم، سورۃ النجم، آیت نمبر ۳

۴۵۔ قرآن حکیم، سورۃ الاعراف، آیت نمبر ۱۵۸، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۳۱۔۳۲، سورۃ الحشر، آیت نمبر ۷

۴۶۔ قرآن حکیم، سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۲۴

۴۷۔ قرآن حکیم، سورۃ الانشراح، آیت نمبر ۱

۴۸۔ قرآن حکیم، سورۃ الانشراح، آیت نمبر ۴

۴۹۔ قرآن حکیم، سورۃ الکوثر، آیت نمبر ۴

۵۰۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۴۰، سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر ۳، سورۃ النساء، آیت نمبر ۶۴، سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر ۸۷

۵۱۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب ۱، آیت نمبر ۳۲

۵۲۔ قرآن حکیم، سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۴۰، سورۃ الفتح، آیت نمبر ۲۹

۵۳۔ قرآن حکیم، سورۃ القدر، آیت نمبر ۴

۵۴۔ قرآن حکیم، سورۃ الجن، آیات ۲۰۱۷

۵۵۔ ابوالفداء عماد الدین اسماعیل ابن کثیر: میلاد مصطفیٰ (ترجمہ مولانا افتخار احمد قادری)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۵، ص ۱۲۔۱۴

۵۶۔ اشرف علی تھانوی: السرور بظہور النور، مطبوعہ ساڈھورہ، ص ۲۳

۵۷۔ قرآن حکیم، سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۱۱۴

۵۸۔ قرآن حکیم، سورۃ المریم، آیت نمبر ۱۵

۵۹۔ قرآن حکیم، سورۃ المریم، آیت نمبر ۳۳

۶۰۔ (ا) مسلم بن حجاج قشیری: مسلم شریف، ج ۱ ص ۔۷

(ب) ابن الحسن علی الجزری ابن اثیر: اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۷ء، ج ۱، ص ۲۱، ۲۲

۶۱۔ قرآن حکیم، سورۃ الابراہیم، آیت نمبر ۵

۶۲۔ قرآن حکیم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۲۵، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۹۷

۶۳۔ (ا) ابوالفضل شہاب الدین احمد علی ابن حجر

Marfat.com

عسقلانی : فتح الباری، شرح صحیح البخاری، ج ۹، ص ۱۱۸
(ب) عبدالرزاق صنعانی : مصنف، ج ۷، ص ۴۷۸
(ج) بدر الدین عینی : عمدہ القاری شرح صحیح البخاری، ج ۲، ص ۹۵
۶۴۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۶۴
۶۵۔ قرآن حکیم، سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر ۱۱
۶۶۔ قرآن حکیم، سورۃ یونس آیات نمبر ۵۷، ۵۸
۶۷۔ قرآن حکیم، سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۲۴
۶۸۔ (ا) ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل : بخاری شریف، ج ۱، ص ۴۰۱
(ب) ابو عبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی : مشکوۃ شریف، ج ۱، ص ۱۴۰
(ج) ابو الحسن مسلم بن الحاج قشیری نیشاپوری : مسلم شریف، ج ۱ ص ۱۴۰، ۱۴۱
۶۹۔ شاہ احمد سعید مہاجر مدنی : اثبات المولد و القیام، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء، ص ۲۳ (ا) امام ابو عیسیٰ ترمذی : ترمذی شریف، ج ۲، ص ۶۶۰۔۶۸۴ (ب) مسلم بن حجاج قشیری : مسلم شریف، ج ۳، ص ۴۱۷
(ج) ابو عبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی : مشکوۃ شریف، ج ۳، ص ۱۱۹
۷۰۔ (ا) امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی : ترمذی شریف، ج ۲، ص ۶۷۔۶۶۰
(ب) مسلم بن حجاج قشیری : مسلم شریف، ج ۳، ص ۴۱۷
(ج) ابو عبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب ترمذی : مشکوۃ شریف، ج ۳، ص ۱۱۹
۷۱۔ (ا) ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل : بخاری شریف، ج ۲، ص ۲۴۹، ۲۸۳۔۲۸۴
(ب) ابو عبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی : مشکوۃ شریف ج ۲، ص ۲۸۸، ۲۸۹
۷۲۔ علامہ محمد رضا مصری : محمد رسول اللہ، مطبوعہ لاہور، ص ۔۷۶
۷۳۔ محمد بن علوی المالکی الحسنی : حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء
۷۴۔ ابو الفدار عماد الدین اسماعیل ابن کثیر : میلاد مصطفےٰ، مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۵ء، ص ۲۹، ۳۰
۷۵۔ ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی : مشکوۃ شریف، ج ۳، ص ۱۳۲۔۱۳۳
۷۶۔ ابو عبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی : مشکوۃ شریف، ج ۳، ص ۱۳۰
۷۷۔ (ا) محمد بن علی یوسف دمشقی شامی : سبل الھدیٰ والارشاد فی سیرۃ خیر العباد
(ب) عبدالحق مہاجر مکی : الدرر المنظم فی

Marfat.com

حکم عمل مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۷۸۔ قاضی شمس الدین احمد بن ابراہیم بن خلکان : وفیات الاعیان انباء ابناء الزمان، مطبوعہ قاہرہ، ۱۸۴۷ء

۷۹۔ علامہ محمد رضا مصری : محمد رسول اللہ، مطبوعہ لاہور، ص ۳۳

۸۰۔ علامہ محمد رضا مصری : محمد رسول اللہ، مطبوعہ لاہور، ص ۳۳

۸۱۔ (ا) ایضاً ص ۳۳ (ب) جلال الدین سیوطی : حسن المقصد فی عمل المولد

۸۲۔ عبد السمیع رامپوری : انوار ساطعہ (۱۳۰۷ھ)، مطبوعہ مراد آباد، ص ۲۶۱

۸۳۔ شیخ محمد رضا مصری : محمد رسول اللہ، مطبوعہ لاہور، ص ۳۳

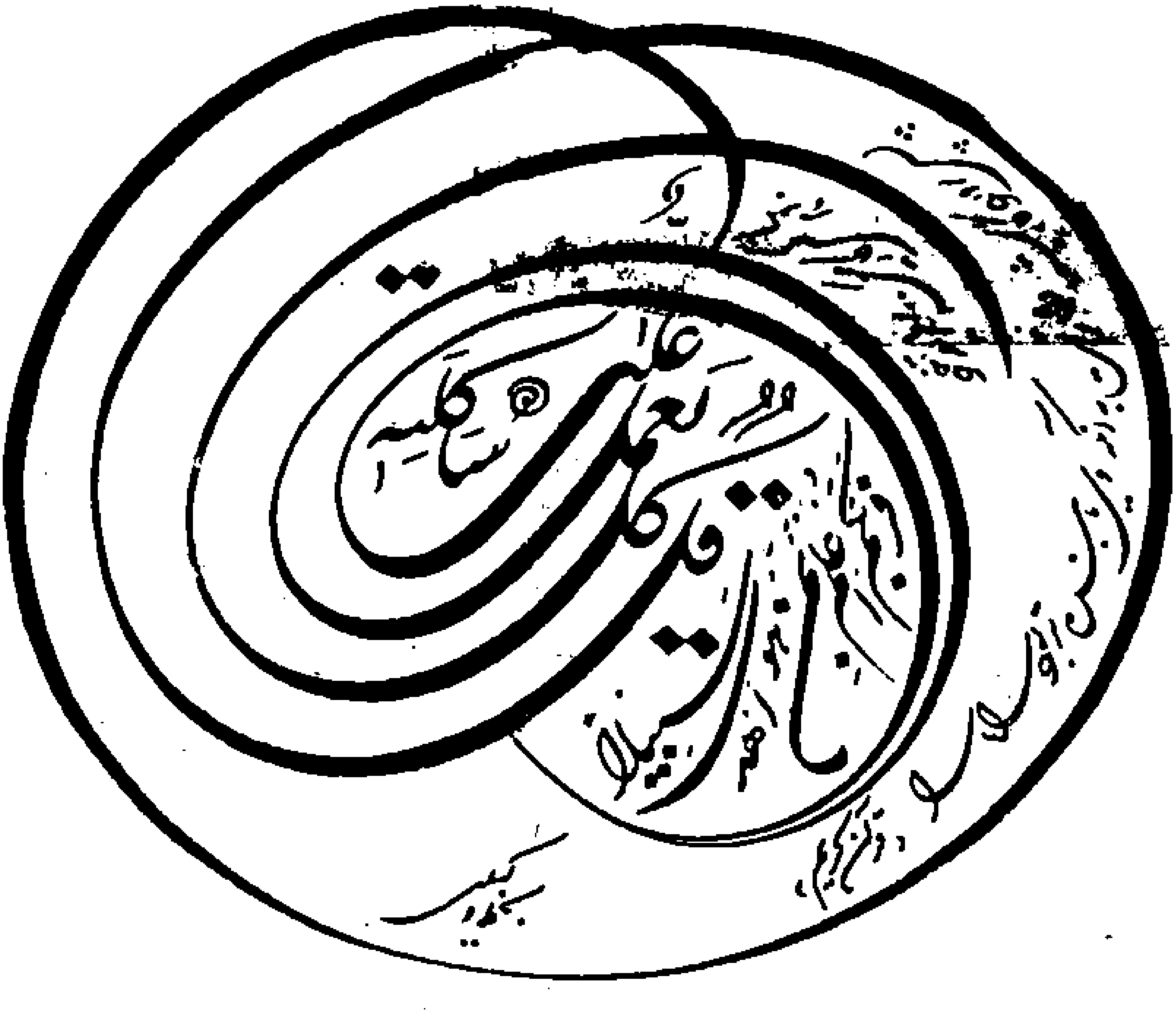

Marfat.com

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳

سراپائے محبوبِ ربّ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم

محبوب یہی چاہتا ہے کہ چاہنے والا اسی کو چاہے اور کسی کو نہ چاہے لیکن دنیائے عشق و محبت کا یہ اعجوبہ ہے کہ محبوب حقیقی جل مجدہ یہ چاہتا ہے کہ اس کا چاہنے والا اس کے محبوب کو چاہے اور اس چاہت کے صلے میں خود اس کا محبوب بن جائے، سبحان اللہ!

آیہ کریمہ یُحبِبکُمُ اللہ میں اسی رمز محبت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، ہاں

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اللہ کے آگے جھکنا کچھ اتنا مشکل نہیں، مشکل یہ ہے کہ جس کے آگے وہ جھکائے اس کے آگے خوشی خوشی جھکا جائے ----- ابلیس یہ راز توحید نہ سمجھ سکا اور اسی آزمائش محبت میں مارا گیا ----- راز توحید سراسر عشق ہے، توحید خالص یہی ہے کہ اس کے آگے اس طرح جھکیئے کہ جہاں وہ جھکائے، جھکتے چلے جائیے -----

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

مذاہب عالم کو دیکھئے اور پیشوایان مذاہب کے حالات تلاش کیجئے یا تو وہ معدوم ہوگئے یا مسخ ہو کر رہ گئے۔ لیکن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کو دیکھئے ایک ایک بات اور ایک ایک ادا محفوظ ہے اور یہی آپ کی سیرت

Marfat.com

شریفہ کا اعجاز ہے، نہ صرف یہ کہ حیات طیبہ کتابوں میں محفوظ ہے بلکہ چودہ سو برس گزر جانے کے بعد آج بھی عرفاء و اولیاء کی پاک زندگیوں میں سیرت پاک کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے ---- ایسی جیتی جاگتی سیرت سے روگردانی نوع انسانی کی بد نصیبی ہوگی، خوش نصیب وہی ہے جو عرفان محمدی حاصل کر کے سعادت ابدی سے بہرہ یاب ہو لیکن عرفان محمدی مطالعہ و مشاہدہ انوار نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی ہے۔

شیخ احمد جواد الدومی علیہ الرحمہ نے الاتحاف الربانیہ کے مقدمے میں کیا خوب فرمایا ہے:۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات جلیلہ کی معرفت آپ کے عرفان عظمت کا وسیلہ ہے ---- آپ کی عظمت، تعظیم شریعت کا ---- تعظیم شریعت عمل کا ---- اور عمل، سعادت ابدی کا۔" (۲)

حضرت ابو عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احسان عظیم ہے کہ آپ نے عاشقان مصطفےٰ، جاں نثاران مجتبیٰ اور فدا کاران مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک عظیم الشان کتاب "شمائل المحمدیہ" تالیف فرما کر فرقت کے ماروں کو لذت وصال سے آشنا کر دیا اور اب وہ اس جانِ جاں کو دیکھ کر ہنس بھی رہے ہیں اور رو بھی رہے ہیں:۔

شب وصل میں شمع ساں مجھ کو آہ
جلاتے، ہنساتے، رلاتے ہیں آپ (غمگین)

اور ایک شہید وفا کی نظر جو شمائل محمدیہ پر پڑتی ہے تو وہ بھی پڑھ پڑھ کر سناتا جاتا ہے اور کہتا جاتا ہے:۔

Marfat.com

نبی کے جو شمائل کا بیاں ہے
محبوں کے لئے آرام جاں ہے
زبان ہند میں اس کو سناؤں
رلاؤں، عاشقوں کو اور ہنساؤں
(کافی)

حقیقت یہ ہے کہ شمائل شریف عاشقوں کے لئے آرام جاں ہے ----- روئے زیبا کی طرف نظر جاتی ہے تو دل کی کلی کھل جاتی ہے اور جب گزر اوقات پر نظر جاتی تو بے اختیار رونے کو جی چاہتا ہے۔ اللہ اللہ!---

ظاہر میں غریب الغرباء پھر بھی یہ عالم
شاہوں سے سوا سطوت سلطان مدینہ
(جگر)

لیکن محبت کا حق اسی وقت ادا ہو سکتا ہے جب ہم سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا اپنی زندگی میں سمولیں، مساوات محمدی اور نظام مصطفے کے خواب بھی اسی وقت شرمندہ تعبیر ہو سکتے ہیں ----- لیکن صرف متابعت سے کام نہیں بن سکتا، محبت ضروری ہے بغیر محبت، متابعت مردود ہے۔

زنہار ازاں قوم نباشی کہ فریبند
حق را بہ سجودے و نبی را بہ درودے
(غالب)

شاہان عالم اپنی رعایا سے صرف متابعت کے طلب گار ہیں، محبت کے نہیں لیکن یہاں خالق حقیقی جل مجدہ صرف متابعت ہی نہیں، محبت بھی چاہتا ہے اور ایسی محبت جس کے آگے والدین، آل و اولاد، عزیز و اقارب، مال و دولت، مکانات و محلات، سب کی محبتیں ہیچ نظر آئیں۔

آیۂ کریمہ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللہِ وَرَسُوْلِہٖ [۴] میں اسی محبت کو طلب کیا گیا

Marfat.com

ہے اور محبت میں کمال جب پیدا ہو گا، جب اغیار سے منہ پھیر لیا جائے اور صرف ان کی غلامی اختیار کی جائے۔ عاشقان رسول علیہ التحیۃ والتسلیم سے یہ بعید ہے کہ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ [۴] (دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی)

ظہوری نے کیا خوب کہا ہے:-

شدہ است سینۂ ظہوری پر از محبت یار
برائے کینہ۔ اغیار در دلم جانیست

عجب نکتہ بیان کر گیا، وہ کہتا ہے کہ جس دل میں محبوب جلوہ آرا۔ ہو اس دل میں اغیار کی محبت تو درکنار اس کی دشمنی بھی جگہ نہیں پا سکتی کہ دشمنی بھی تعلق کی ایک صورت ہے ----- اللہ اکبر! یہ ہے کمال محبت کہ خانہ۔ دل میں محبوب کے سوا کوئی نہ ہو -----

بے حجابانہ در آ از در کاشانہ ما
کہ کسے نیست بجز درد تو در خانہ ما

جب تک محبت میں کمال پیدا نہیں ہوتا زندگی، زندگی نہیں بنتی، اسی لئے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ

اے کہ تو کہ از نام تو می بارد عشق
از نامہ و پیغام تو می بارد عشق
عاشق شود آنکسے کہ بکویت گزرد
آرے زدر و بام تو می بارد عشق

Marfat.com

آیئے حریم جاناں میں چلیں اور جانِ جاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھیں:-

خُلِقتَ مُبَرَّاءً مِّنْ کُلِّ عَیبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقتَ کَمَا تَشَآءُ
وَ اَحسَنَ مِنکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَینِی
وَ اَجمَلَ مِنکَ لَمْ تَلِدِ النِسَآءُ (۵)

ہوا عبیر فشان است و ابر گوہر بار
جلوس گل بہ سریر چمن مبارک باد (غالب)

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا---- چاند تھا لیکن بے نور سا---- تارے تھے لیکن بجھے بجھے سے---- آفتاب تھا لیکن ڈوبا ڈوبا سا---- عقلوں پر پتھر پڑ گئے تھے، دل اجڑ گئے تھے اور خزاں نے بہاروں کو لوٹ کر چمن ویران کر دیئے تھے کہ اچانک:-

یوں افق در افق جھلملائی شفق
شب پہ جس طرح شب خوں مارا گیا
اور پھر نور کا ایسا تڑکا ہوا
ہر طرف انقلاب حسیں آ گیا

○

سیل انوار رحمت رواں جو ہوا
نور ہی نور تھا جس طرف دیکھئے
دیدہ و دل اجالوں میں ڈوبے ہوئے
جلوہ طور تھا جس طرف دیکھئے (کاوش)

ہاں وہ آنے والا آ گیا جس کا روز اول سے انتظار تھا، کیسا حسیں، کہ دل کھنچے جا

Marfat.com

رہے تھے ۔۔۔۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرمارہے ہیں:۔

لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ (۶)

حسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے (رضا)

اور یہی بات خود خالق حسن و جمال کہہ رہا ہے ۔۔۔۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ج (۷) اس جیسا ہونا تو بڑی بات ہے محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسا بھی کوئی نہیں ۔۔۔۔۔

بے مثالی کی ہے مثال وہ حسن
خوبی یار کا جواب کہاں !

اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرمارہے ہیں:۔

مَارَأَیْتُ شَیْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْہُ

اے مثل تو در جہاں نگارے
یزداں دگرے نہ آفریدہ (جگر)

حسن و جمال کی جذب و کشش کا یہ عالم تھا کہ پیشانیاں جھکنے کے لئے بے قرار تھیں:۔

پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے (رضا)

جسم مبارک کیا تھا، معلوم ہوتا تھا کہ چاندی میں ڈھالا گیا ہے، چمکتا ہوا مہکتا ہوا۔

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے (رضا)

رنگ مبارک سنہری بھی، روپہلی بھی ۔۔۔۔۔ ایسا پرکشش کہ بس دیکھے جائیے۔

Marfat.com

نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

قد مبارک نہ بہت دراز نہ بہت پست، بس درمیانہ نہایت ہی موزوں:-

قدے کہ طوباش ادنیٰ غلامے (جگر)

روئے مبارک کی بات نہ پوچھیئے ----- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ (۸)

(چہرہ مبارک اس طرح چمکتا تھا جس طرح چودہیں کا چاند چمکتا ہے)

حسن بے داغ کے صدقے جاؤں
یوں دمکتے ہیں دمکنے والے (رضا)

اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

فَهُوَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ --- (۹)

(نہیں نہیں چاند سے زیادہ حسین)

حسن مہ گرچہ بہنگام کمال اچھا ہے
اس سے یہ مرا مہ خورشید جمال اچھا ہے (غالب)

مگر کاوش کی تشبیہ نہایت عالی ہے، وہ کہتے ہیں:-

چہرہ حضور کا ہے قرآں کھلا ہوا
ہر اک ادا ہے رفعت عرفاں لئے ہوئے (کاوش)

سر مبارک موزوں، بڑا اور بھاری ----- موئے مبارک نہ گھنگریالے، نہ سخت، بس گرہ گیر -----

صفا از عقدہ دلہا است آں زلف معقدرا
بحمد اللہ کہ ربطے ہست با مطلق مقید را

Marfat.com

کبھی کانوں کی لو تک جھولتے رہتے اور کبھی شانوں کو چوم چوم لیتے ----- کبھی دو دو زلفیں پڑی ہیں، کبھی چار چار گیسو بکھرے ہیں۔

زلف سیاہش صد دل بدامے (جگر)

کبھی مانگ نکلی ہے کبھی مانگ نکالی جارہی ہے ----- روزانہ نہیں ایک دن بیچ کر کے ----- جبیں مبارک نہایت کشادہ اور چمکدار۔

لوح جبینش ماہ تمامے
جگر

چشم مبارک نہایت سیاہ اور سفیدی میں سرخ ڈورے۔

آنکھیں حضور کی ہیں کہ رحمت کے میکدے
ہر ہر نظر ہے نشہ ایمان لئے ہوئے (کاوش)

ہمیشہ جھکی جھکی رہتیں

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود (رضا)

ابروئے مبارک لمبی لمبی اور انتہائی خوبصورت، کمان کی طرح خمیدہ یا ہلالین عیدین ----- مژگان مبارک بڑی بڑی۔

آں تیغ ابرو واں تیر مژگاں
آمادہ ہر یک بر قتل عامے (جگر)

بینی مبارک نہایت اونچی اور دیکھنے والوں کو تو بہت ہی اونچی معلوم ہوتی -----

اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام (رضا)

رخسار مبارک ہموار و تاباں۔

Marfat.com

جن کے آگے چراغ قمر جھلملاتے
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام (رضا)

دہن مبارک کشادہ، چشمۂ علم و حکمت ----- برہان الٰہی۔

دندان مبارک نہایت چمکیلے ----- اگلے دانتوں میں جھری ہے، جب ہنستے ہیں تو چمک اٹھتے ہیں ----- بس اسی جلوہ جواہر کو قہقہہ کہہ لیجئے یا کھلکھلا کر ہنسنا۔

دندان پاک سے ہیں دمکتے گہر بھی ماند
اور لب خراج لعل بدخشاں لئے ہوئے (کاوش)

ریش مبارک گھنی تھی ----- چند بال سفید، باقی سیاہ اور سیاہی مائل سرخ۔

مہ کو گھیرے ہوئے ہے سنہری کرن
یا لب جو ہے خورشید پر تو فگن
موج دریا رواں ہے کنار چمن
خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن
سبزہ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام (اختر)

دونوں شانوں کے درمیان کچھ فاصلہ تھا ----- اس کے بیچوں بیچ چاندی کی طرح صاف شفاف صراحی دار گردن اور اس کے بالکل پیچھے مُہر نبوت، نورٌ علیٰ نور۔

حجر اسود کعبہ جان و دل
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام (رضا)

ہتھیلیاں پُر گوشت، ریشم سے زیادہ نرم و ملائم ----- کلائیاں لمبی لمبی جس پر دست کرم پھیرا شفایاب ہوا، انگشت مبارک لمبی لمبی، سینہ مبارک فراخ و کشادہ، شکم مبارک سینے سے بالکل ہموار، پائے مبارک پُر گوشت اور گہرے اور خرام ناز، ایسا

Marfat.com

کہ شرمائے شرمائے، جھکے جھکے، جیسے نشیب سے فراز کی طرف جا رہے ہوں، بظاہر آہستہ آہستہ مگر تیز تیز:۔

عرش جس خوبیِ رفتار کا پامال ہوا
دو قدم چل کے دکھا سرو خراماں ہم کو (رضا)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے رہتے اور دل کی کلیاں کھلاتے رہتے تھے:۔

جس تبسم نے گلستاں پہ گرائی بجلی
پھر دکھا دے وہ ادا گل خنداں ہم کو (رضا)

----- یہ تبسم پنہاں شاہ و وزیر، علماء و مشائخ، حاکم و افسر سب کے لئے ایک درس عظیم ہے، یہ سمجھنا کے عظمت کا راز منہ بسورنے میں مخفی ہے، خام خیالی ہے، عظیم وہی ہے جس کی ٹھوکر پر دولت دنیا ہو پھر بھی وہ مغرور نہ ہو، مسکراتا رہے:۔

تیرے ہونٹوں کے تبسم پہ نچھاور مہ نو

سرکار مجلس میں ایسے شرماتے شرماتے بیٹھتے تھے کے کوئی کیا بیٹھے گا ----- آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ دیکھتے تھے ----- یہ بے حیائی تہذیب جدید نے ہم کو سکھائی ہے ----- دزدیدہ نگاہی شیوہ مرغوب تھا۔

ہر عشوہ او شیریں مقامے
ہر غمزہ او رنگیں پیامے (جگر)

گفتگو فرماتے تو صاف صاف، ٹھہر ٹھہر کر، آہستہ آہستہ، دھیرے دھیرے ----- ہر بات تین دفعہ دہراتے کہ سمجھنے والا اچھی طرح سمجھ لے، نہ ضرورت سے زیادہ گفتگو فرماتے اور نہ ضرورت سے کم ----- لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ بولنے پر آئیں تو

Marfat.com

بولتے چلے جائیں، لکھنے سے جی چراتے ہیں اور عمل سے بیگانہ ہیں، وہ سراپا کتاب تھے، وہ سراپا عمل تھے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ بہت عالی تھے، خود خالق کائنات فرمارہا ہے

وَاِنَّ لَکَ لَاَجۡرًا غَیۡرَ مَمۡنُوۡنٍ ○ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ○ (۱۰)

----- آپ کے اخلاق حسنہ سے متعلق بہت سی آیات ہیں ----- آپ نرم طبیعت تھے، نہ کسی کی مذمت فرماتے اور نہ کسی کا عیب بیان فرماتے، اجنبی مسافر کی بدتمیزیوں کو برداشت فرماتے، کوئی بھی کچھ مانگتا فورا عطا فرمادیتے، ایک مرتبہ ایک صحابی نے چادر طلب کی، عنایت فرمادی، دوسرے صحابی نے ان سے کہا یہ کیا کیا؟ ----- فرمایا "اوڑھنے کے لئے نہیں لی، ارے یہ تو کفن کے لئے لی ہے" چنانچہ ان صحابی کو اسی چادر میں کفنایا گیا ----- اللہ اللہ، صحابہ (رضی اللہ تعالی عنہم) کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسا عشق تھا!

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت و ریاضت کا حال نہ پوچھئے ----- نفل پڑھتے پڑھتے پاؤں مبارک ورما جاتے، عرض کیا جاتا تو ارشاد فرماتے۔

اَفَلَآ اُحِبُّ اَنۡ اَکُوۡنَ عَبۡدًا شَکُوۡرًا (۱۱)

اللہ اللہ! کیا نیاز مندی ہے ----- اول رات آرام فرماتے پھر بیدار ہو جاتے اور نوافل پڑھتے رہتے ----- نماز فجر سے قبل تھوڑی دیر آرام فرماتے پھر بیدار ہو جاتے اور نماز ادا کرتے، اس کے بعد اشراق و چاشت کے نوافل پڑھتے ----- نوافل اتنی دیر میں ادا فرماتے کہ جو صحابی شریک ہوتا تھا تھک جاتا تھا ----- نوافل میں کبھی ایک رکعت میں سورہ بقرہ کی قرات فرماتے اور دوسری رکعت میں سورہ آل عمران پھر ترتیل کے ساتھ قرات فرماتے ----- رکوع و سجود میں اتنی ہی تاخیر فرماتے

Marfat.com

جتنی قیام میں ----- غور تو کیجئے یہ دو نفل کتنے گھنٹوں میں پورے ہوتے ہونگے ----- روزے رکھتے تو مسلسل روزے رکھتے چلے جاتے، سمجھنے والے یہ سمجھتے کہ شاید اب افطار نہ فرمائیں گے ----- کس میں ہمت ہے جو ہمت مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مقابلہ کرے ----- سنیئے سنیئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کیا فرما رہی ہیں

وَ اَیُّکُمْ یَطِیْقُ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطِیْقُ (۱۲)

"تم میں کون ایسی طاقت و سکت رکھتا ہے جتنی طاقت و سکت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھتے ہیں؟

اللہ اللہ ! جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سینہ مبارک سے ایسی آواز آتی جیسے جوش مارتی پتیلی سے آتی ہے ----- کبھی ایسا بھی ہوتا کے ایک آیت پڑھتے پڑھتے ساری ساری رات گذر جاتی"

تہجد کی جاگی نگاہوں کا صدقہ
مرے بخت خفتہ کو آکر جگا دے (کاوش)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہیں۔ ایک رات جو نفل پڑھنے کھڑے ہوتے تو ساری رات یہ آیت شریف پڑھتے رہے۔

اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ ج وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ (۱۳)

ہاں -----

اس امت عاصی سے نہ منہ پھیر خدایا
نازک ہے بہت غیرت سلطان مدینہ (جگر)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرات فرماتے تو صاف صاف، ٹھہر ٹھہر کر ----- راگ کی

Marfat.com

طری آواز کو چکر نہ دیتے جس طرح ہمارے اکثر قاری حضرات کو عادت سی ہو گئی ہے، حلق سے بنا بنا کر نئی نئی آوازیں نکالتے ہیں اور اس طرح گھماتے ہیں کہ بس دیکھا کیجئے ----- لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تلاوت نہ فرماتے، فتح مکہ کے موقع پر اونٹنی پر سوار ہیں اور وجد میں یہ آیت کریمہ تلاوت فرما رہے ہیں:۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا (۱۴)

شمع رسالت کے گرد پروانے جمع ہیں ----- عجب دل آرا منظر ہے ----- راوی فرماتے ہیں کہ اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ میرے ارد گرد ٹھٹ کے ٹھٹ لگ جائیں گے تو سرکار کی آواز میں یہ آیت کریمہ سناتا ----- اللہ اکبر کیا کشش تھی کہ جن و بشر سب کھنچے چلے آتے تھے کبھی کبھی صحابہ سے تلاوت کی فرمائش کرتے ----- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار کی مجلس میں بیٹھے قرآن سنا رہے ہیں کہ -----

اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ (۱۵)

"دل چاہتا ہے کہ حدیث یار کسی دوسرے کی زبان سے سنوں"

ہاں سناؤ، سناؤ ----- تلاوت ہو رہی ہے، آنسو بہہ رہے ہیں ----- ذرا غور کیجئے ارشاد فرمایا "من غیری" ----- کہ آپ کی تلاوت، تلاوت عین ہے غیر نہیں:۔

حدیث حسن و مشتاقی درون پردہ پنہاں بود
بر آمد شوق از خلوت نہاد ایں راز بر صحرا (نظیری)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رقت کا یہ عالم تھا کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی میت رکھی ہے چادر اٹھاتے ہیں اور پیشانی چوم رہے ہیں، اشکبار ہیں ----- ہاں اے عثمان ذرا عمر رفتہ کو آواز دیجئے کہ آج قسمت کا ستارہ اوج پر ہے:۔

Marfat.com

وہ آتے ہیں، "پریشاں"، لاش پر آج
تجھے اے زندگی لاؤں کہاں سے ! (مومن)

میت اٹھائی گئی تو بے ساختہ ارشاد فرمایا:۔

طُوْبٰی لَکَ یَاعُثْمَانُ! لَمْ تَلْبِسْکَ الدُّنْیَا وَلَمْ تَلْبَسْھَا (١٦)

"اے عثمان مبارک ہو۔ نہ تو نے دنیا کو پہنا اور نہ دنیا نے تجھے پہنا"

ایک نیکی یہ ہے کہ انسان دنیا میں رہ کر دنیا سے الگ رہے، یہ بھی آسان نہیں ----
اور ایک نیکی یہ ہے کے دنیا اس کی طرف لپکے اور دونوں ہاتھوں سے اسے جھٹک دے:۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی (اقبال)

اور ہاں دیکھو دیکھو اب اس جانِ ایمان کی سواری جانے والی ہے، پیوند لگی گدڑی پہنے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں سر رکھا ہے اور دنیا والوں کو بتا رہے ہیں کہ دیکھنا نازک دلوں کی دلداری کرتے رہنا، ان کے دل نہ توڑنا ---- دیکھنا بھولنا نہیں ---- کرب کا عالم ہے، سواری جانے والی ہے پہلو سے دل نکلے جاتے ہیں اور جسموں سے جانیں نکلی پڑ رہی ہیں ---- حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا حاضر ہیں، دل پہ چوٹ سی لگی ہے، بے ساختہ پکار اٹھیں ----

واکرباہ (١٧)

یوں نہ پردہ کرو خدا کے لئے
دیکھو دنیا تباہ ہوتی ہے (جگر)

سرکار دلاسے دے رہے ہیں:۔

لَاکَرْبَ عَلٰی اَبِیْکَ بَعْدَ الْیَوْمِ (١٨)

Marfat.com

"اے جانِ پدر رو نہیں" تیرے باپ پر آج کے بعد کوئی تکلیف نہ ہوگی"

اور پھر زبان مبارک پر رواں ہوگیا۔

اَللّٰھُمَّ اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی (۱۹)

ہاں سواری چلی گئی ----- اندھیرا ہی اندھیرا ہوگیا حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں جس دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے ذرہ ذرہ چمک رہا تھا اور جس دن تشریف لے گئے ذرہ ذرہ تاریکی میں ڈوب گیا

میرے غم خانۂ مصیبت کی
چاندنی بھی سیاہ ہوتی ہے (جگر)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو اطلاع ملی ہے تو دوڑے دوڑے حاضر ہوئے ----- اور سرکار سے لپٹ گئے ----- آنکھیں اشکبار ہیں، دل و جگر پارہ پارہ ہیں، جبین مبارک کو چوم رہے ہیں۔

پردہ اس چہرۂ انور سے اٹھا کر اک بار
اپنا آئینہ بنا دے مہ تاباں ہم کو (رضا)

ایک آہ دلخراش کے ساتھ وہ رفیق وفاشعار، یار غار پکار اٹھا۔

وَاَنْبِیَاہُ وَاصَفِیَّاہُ وَاخَلِیْلَاہُ (۲۰)

اے دوست اے ان دیکھی دکھانے والے اور ان سنی سنانے والے ہاں اے برگزیدہ خلائق تم چلے گئے؟

شہر دل آہ عجب جاتے تھی پر اس کے گئے
ایسا اجڑا کہ کسی طرح بسایا نہ گیا (میر)

جسم اطہر حجرہ شریف میں رکھا ہے، گروہ در گروہ صحابہ جارہے ہیں اور صلوٰۃ و سلام

Marfat.com

پیش کر کر کے آرہے ہیں ---- ہاں آج کون امامت کرے کہ امام الانبیاء استراحت فرمارہے ہیں؟

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم تو دیکھئے ایک مرتبہ فرمایا کہ جس کا ایک بچہ یا دو بچے فوت ہو جائیں وہ شخص جنت میں جائے گا ---- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتی ہیں اور جس کا کوئی بچہ نہ مرا ہو؟ ارشاد فرمایا۔

اَنَا فَرَطٌ لِاُمَّتِیْ لَنْ یُّصَابُوْا بِمِثْلِیْ (۲۱)

ارے اپنی امت کا ذخیرہ آخرت تو میں ہوں کہ میرے وصال کا غم میری امت کو آل اولاد سے بھی زیادہ ہوگا۔"

ہاں ----

اے درد تو بپایۂ درماں رسیدہ باد
خار غمت بجان محبّاں خلیدہ باد (حسرت)

ہاں، ایک لمحہ تھا گزر گیا ---- ایک بجلی تھی کوند گئی ----

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط "آنی" ہے (رضا)

اب وہ زندہ و پائندہ ہیں ---- وہ تو جب بھی تھے جب کائنات وجود میں نہیں آئی تھی اور اب بھی زندہ ہیں ---- قرآن کہہ رہا ہے کہ وہ ہر ہر امتی کے حال کے نگراں ہیں اور قیامت کے دن گواہی دیں گے (۲۲) ------ ہاں ----

تو زندہ ہے واللہ، تو زندہ ہے واللہ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے (رضا)

Marfat.com

حواشی باب سوم

۱۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۳۱

۲۔ شیخ احمد جواد الدومی : الاتحاف الربانیہ، مطبوعہ قاہرہ ۱۹۶۱ء، ص ۱۸

۳۔ قرآن حکیم، سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۲۴

۴۔ قرآن حکیم، سورۃ المجادلہ، آیت نمبر ۲۲

۵۔ عبدالرحمن برقوقی : شرح دیوان حسان بن ثابت، مطبوعہ بیروت، ص ۲۲

۶۔ محمد امیر شاہ قادری گیلانی : انوار غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف (امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۶ء، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث ۵

۷۔ قرآن حکیم، سورۃ شوریٰ، آیت نمبر ۱۱

۸۔ شمائل ترمذی شریف، حدیث ۷۷ ص ۲۱

۹۔ ایضاً، حدیث ۹، ص ۲۹

۱۰۔ قرآن حکیم، سورۃ القلم، آیت نمبر ۳۔۴

۱۱۔ شرح شمائل ترمذی، باب ماجاء فی عبادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث ۳، ص ۳۴۹

۱۲۔ ایضاً، باب ماجاء فی عبادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث ۱۴، ص ۳۶۱

۱۳۔ قرآن حکیم، سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۱۱۸

۱۴۔ قرآن حکیم، سورۃ الفتح، آیت نمبر ۱

۱۵۔ شرح شمائل ترمذی، باب ماجاء فی بکاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث ۲ ص ۴۱۳

۱۶۔ ایضاً

۱۷۔ ایضاً، ص، باب ماجاء فی وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث ۱۳، ص ۵۷۷

۱۸۔ ایضاً، ۵۷۷

۱۹۔ ولی الدین الخطیب : مشکوٰۃ شریف، مطبوعہ کراچی، ۱۳۶۸ھ، ص ۵۴۸

۲۰۔ ایضاً، حدیث ۷۷ ص ۵۶۱

۲۱۔ ایضاً، حدیث ۱۴ ص ۵۸۰

۲۲۔ (ا) قرآن حکیم، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۱۴۳

(ب) قرآن حکیم، سورۃ النساء، آیت نمبر ۴۱

(ج) قرآن حکیم، سورۃ النحل، آیت نمبر ۸۹

(د) قرآن حکیم، سورۃ الحج، آیت نمبر ۷۸

(ہ) قرآن حکیم، سورۃ المزمل، آیت نمبر ۱۵

(و) قرآن حکیم، سورۃ الفتح، آیت نمبر ۸

Marfat.com

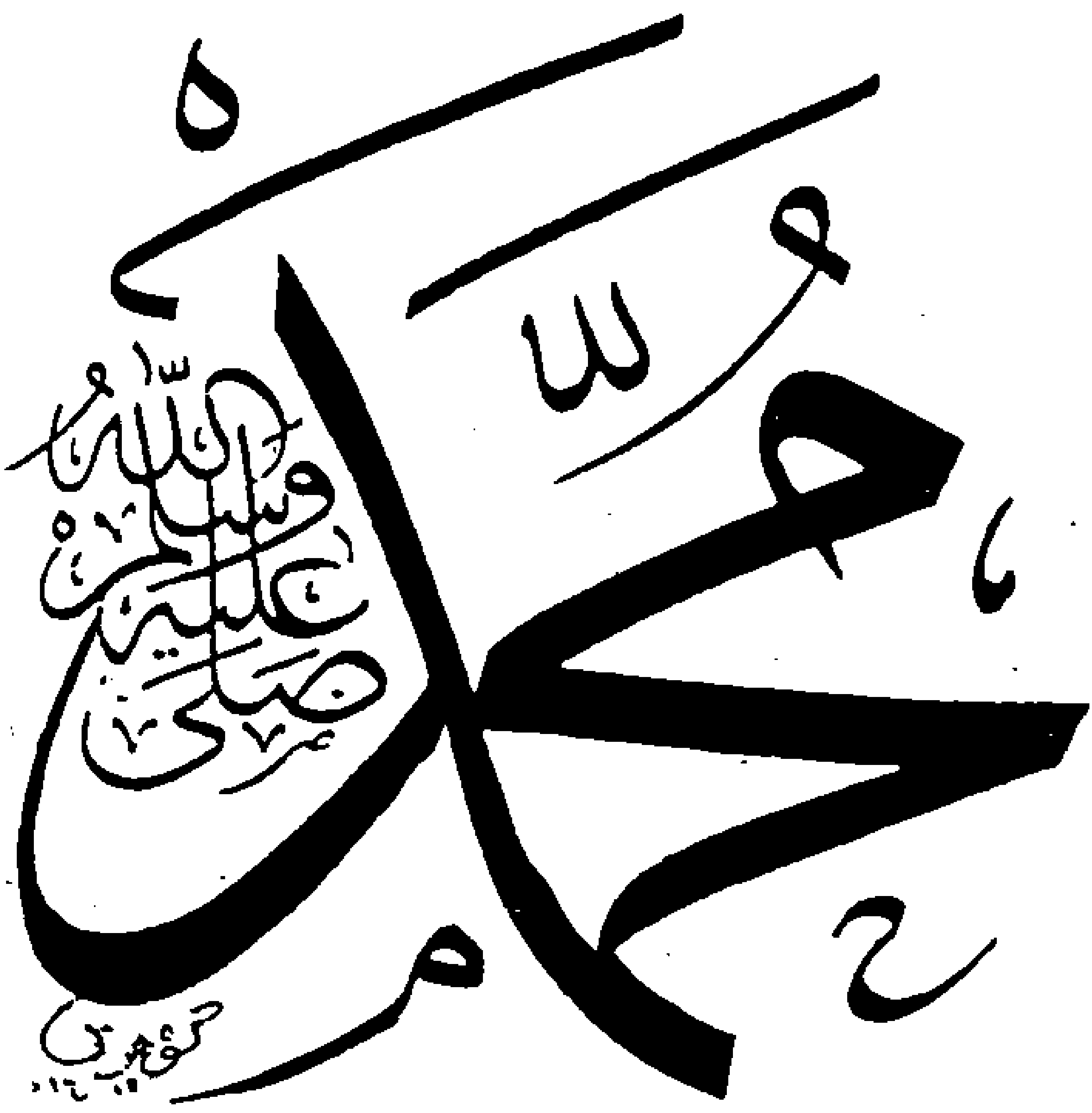

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴

علومِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

علم ایک عظیم قوت ہے (۱) اور دور جدید میں علم کی اہمیت اور قوت نمایاں ہو کر سامنے آ گئی ہے۔ قرآن کریم نے انسان کو لکھنے پڑھنے اور تحصیل علم کی طرف متوجہ کیا۔ (۲) اور انسان کو وہ راز سربستہ بتائے کہ اس کا دماغ روشن ہو گیا -----
قرآن کریم علم و دانش کا عظیم خزانہ ہے۔ اس میں علم اور مشتقات علم کا ۸۰۰ سے زیادہ مقامات پر ذکر کیا گیا ہے اور کتاب و کتابت کا ۷۰۰ سے زیادہ مقامات پر ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے قرآن کریم کی نظر میں علم کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے -----
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں (۳) آپ نے تحصیل علم کی تاکید شدید فرمائی اور علم کی فضیلت کو آشکارا فرمایا۔ (۴) - --
حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ "فضیلت تو صرف اہل علم کو ہے۔" (۵) خود قرآن کریم میں حضرت طالوت کو علم ہی کی وجہ سے بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا گیا۔ (۶) ----- اور علم ہی کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں پر فضیلت پائی۔ (۷) ----- اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نبوت و رسالت اور قیادت و بادشاہت کے لئے علم کتنا اہم ہے۔

---

۱ ایک علم وہ ہے جو ہم مدرسوں، اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں حاصل

Marfat.com

کرتے ہیں ----- ہم اسی کو علم سمجھتے ہیں اور اسی پر یقین رکھتے ہیں ----- لیکن ایک علم وہ ہے جو براہ راست پڑھایا جاتا ہے ----- اس کے لئے نہ کسی مدرسے کی ضرورت ہے، نہ اسکول کی ضرورت، کالج کی ضرورت، نہ یونیورسٹی کی ضرورت ----- یہ ایک پوشیدہ علم ہے جس کو قرآن حکیم نے "علم غیب" سے تعبیر فرمایا (۸) اور اس پر ایمان لانا ہر مسلمان کی نشانی قرار دیا (۹) ----- یہ علم وہ ہے جس کو نہ انسانی عقل پا سکتی ہے اور نہ اس کے ظاہری اور باطنی حواس ----- یہ علم سارے علوم پر غالب ہے اور تحصیل و کسب سے اس کا کوئی تعلق نہیں ----- یہ محض اللہ کے فضل و کرم سے محبوبوں کو عطا کیا جاتا ہے ----- قرآن حکیم نے بہت سی آیات میں "علم غیب" کا ذکر کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ یہ علم اللہ اور صرف اللہ ہی جانتا ہے ----- مثلاً یہ آیات ملاحظہ ہوں:-

(۱) "اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی، انہیں وہی جانتا ہے"۔ (۱۰)

(۲) "میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمینوں کی سب چھپی چیزیں"۔ (۱۱)

(۳) "تم فرماؤ غیب تو اللہ کے لئے ہے"۔ (۱۲)

اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا کہ آپ بھی اعلان فرما دیجئے

(۴) تم فرما دو میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان لیتا ہوں۔ (۱۳)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ علم غیب اللہ ہی جانتا ہے ----- کوئی از خود "علم غیب" نہیں جانتا اور نہ بغیر عطائے الٰہی کسی کے پاس اللہ کے خزانے ہیں ----- ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے کہیں یہ نہیں فرمایا کہ یہ "علم

Marfat.com

غیب" ہم کسی کو عطا نہیں فرماتے اور یہ خزانے ہم کسی کو نہیں دیتے یہی سب سے اہم نکتہ ہے جس پر مسلمانوں کو غور کرنا چاہئے ----- اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا

(۱) غیب کا جاننے والا وہی ہے، وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا ہاں مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو۔ (۱۴)

(۲) اور اللہ تعالیٰ ایسے امور غیبیہ پر تم کو مطلع نہیں کرتے لیکن ہاں جس کو خود چاہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں ان کو منتخب فرمالیتے ہیں۔ (۱۵)

----- ○ -----

پھر یہ نہیں کہ صرف یہ بات کہی گئی ہو اور "علم غیب" عطا نہ کیا گیا ہو، نہیں نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پیغمبروں کو یہ علم عطا بھی فرمایا جس کا قرآن حکیم میں تفصیل سے ذکر ہے۔ مثلاً یہ آیات ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام کے لئے ارشاد فرمایا:۔

"اور علم دے دیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو سب چیزوں کے اسماء کا پھر وہ چیزیں فرشتوں کے روبرو کر دیں"۔ (۱۶)

(۲) حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے ارشاد فرمایا:۔

"اور جو منظور ہوا ان کو تعلیم فرمایا" (۱۷)

(۳) حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس "علم غیب" کا یوں ذکر فرمایا:۔

"اے لوگو ہم کو پرندوں کی بولی کی، تعلیم کی گئی ہے اور ہم کو ہر قسم کی چیزیں دی گئی ہیں"۔

Marfat.com

(۴) حضرت لوط علیہ السلام کے لئے فرمایا:۔

"اور لوط کو ہم نے حکمت اور علم عطا فرمایا" (۱۹)

(۵) حضرت یعقوب علیہ السلام کے لئے فرمایا:۔

"اور وہ بلا شبہ بڑے عالم تھے بایں وجہ کہ ہم نے ان کو علم دیا تھا لیکن اکثر اس کا علم نہیں رکھتے"۔ (۲۰)

(۶) حضرت یعقوب علیہ السلام نے خود بھی اپنے بیٹوں کے سامنے عطائے ربانی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

"کیوں، میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ اللہ کی باتوں کو جتنا میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے"۔ (۲۱)

(۷) حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے فرمایا:۔

"اور جب وہ جوانی کو پہنچے ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا فرمایا"۔ (۲۲)

(۸) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے فرمایا:۔

"اور جب اپنی بھری جوانی کو پہنچے اور درست ہو گئے ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا فرمایا"۔ (۲۳)

(۹) اور حضرت خضر علیہ السلام سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کا یوں ذکر فرمایا:۔

"انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جن کو ہم نے اپنی خاص رحمت دی تھی اور ہم نے ان کو اپنے پاس سے خاص طور کا علم سکھایا"۔ (۲۴)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں کو "علم غیب"

Marfat.com

عطا فرمایا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ----- ان حضرات قدسیہ نے کبھی کبھی اس علم کا اظہار بھی فرمایا جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے پیرو کاروں سے یہ ارشاد فرمارہے ہیں:-

"اور میں تم کو بتا دیتا ہوں جو کچھ اپنے گھروں میں کھاتے ہو اور جو رکھ آتے ہو"۔ (۲۵)

یعنی جس جس نے جو کچھ اپنے گھر کھایا اور جو کچھ گھر میں رکھا سب آپ کی نظر میں تھا ----- حضرت یوسف علیہ السلام قید خانے میں قیدیوں کو خواب کی تعبیر بتانے سے پہلے فرمارہے ہیں:-

"جو کھانا تمہارے پاس آتا ہے جو کہ تم کو کھانے کے لئے ملتا ہے اس کے آنے سے پہلے اس کی حقیقت تم کو بتلا دیتا ہوں یہ بتلا دینا اس علم کی بدولت ہے جو مجھکو میرے رب نے تعلیم فرمایا ہے"۔ (۲۶)

اور یہ "علم غیب" بڑے اہتمام اور تیاری کے بعد عطا فرمایا جاتا ہے، جس کو عطا فرمایا جاتا ہے اس کے آگے اور پیچھے فرشتوں کے پہرے لگا دئے جاتے ہیں ----- ارشاد فرماتا ہے:-

"سو وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا ہاں، مگر اپنے برگزیدہ پیغمبر کو تو اس (پیغمبر) کے آگے اور پیچھے محافظ (فرشتے) بھیجدیتا ہے"۔ (۲۷)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ "علم غیب" کوئی معمولی علم نہیں ہے، جس کو یہ عطا کیا گیا اس کو بہت کچھ عطا کیا گیا ----- تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو یکساں "علم غیب" حاصل نہیں بلکہ جس طرح انبیاء و رسل میں درجات ہیں۔ (۲۸) اسی طرح

Marfat.com

"علم غیب" بھی درجہ بدرجہ عطا کیا گیا ہے ----- قرآن حکیم سے اس کی تصدیق ہوتی ہے ----- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے "علم غیب" سیکھنے کی درخواست کی جو اللہ نے ان کو عطا فرمایا تھا----- حضرت خضر علیہ السلام نے درخواست منظور کی مگر یہ ہدایت فرمائی کہ دیکھتے جانا بولنا نہیں، جب تک میں نہ بولوں ----- حضرت خضر علیہ السلام جو کچھ کرتے گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نہ سمجھ سکے۔ آخر رہا نہ گیا، پوچھ لیا، حضرت خضر علیہ السلام نے راز سے پردہ اٹھا دیا مگر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ساتھ نہ رکھا ----- یہ پوری تفصیل قرآن حکیم میں موجود ہے (٢٩) ----- اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ تمام انبیاء کو یکساں "علم غیب" نہیں دیا گیا-----

-----○-----

"علم غیب" حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عطا فرمایا گیا ----- یہ "علم غیب" آپ کا عظیم معجزہ تھا۔ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کو جو "علم غیب" دیا گیا وہ سب آپ کو دیا گیا اور اس کے سوا جو کچھ دیا وہ سوائے اللہ کے کسی کو نہیں معلوم -----

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام کی صفات حسنہ کے جامع تھے اور ان کے علوم و معارف کے بھی جامع تھے ----- حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ دیا گیا اس کے متعلق ارشاد ہے:-

"اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے"۔ (٣٠)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اب کوئی چیز ایسی نہ رہی جو آپ نہ جانتے ہوں اس

Marfat.com

لئے اس نعمت کو "فضل عظیم" کہا گیا ---- جو شخص اس فضل الٰہی کا انکار کرتا ہے یا اس کی تخفیف کرتا ہے وہ اللہ کے فضل کا انکار کرتا ہے اور اللہ کے فضل کی تخفیف کرتا ہے جو ایسا کرتا ہے اسے کون مسلمان کہہ سکتا ہے؟ ---- موحد کی شان تو یہ ہے کہ وہ اللہ کے ہر ہر حکم کا احترام کرتا ہے اس پر خود عمل کرتا ہے اور دوسروں کو عمل کرواتا ہے ---- حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار، بڑا دربار ہے، ان کے حضور بلند آواز سے بولنے والے کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ (۳۱) ان کی محفل مبارک سے بلا اجازت اٹھنے والے کو دردناک عذاب کی وعید سنائی جا رہی ہے ---- آپ بھی سنئے ---- ارشاد ہوتا ہے:-

> "تم لوگ رسول کے بلانے کو ایسا مت سمجھو جیسا تم میں ایک دوسرے کو بلا لیتا ہے، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جانتا ہے جو آڑ میں ہو کر تم میں کھسک جاتے ہیں، سو جو لوگ اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو اس سے ڈرنا چاہیئے کہ ان پر کوئی آفت آن پڑے یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو جائے"۔ (۳۲)

آپ خود اندازہ لگائیں جس محفل مبارک کا یہ ادب ہو اس میں رونق محفل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ادب ہو گا؟ ---- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس محفل پاک میں سر جھکائے دم بخود بیٹھے رہتے تھے ---- بات بات پر کہتے "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان" ---- ہر سوال کا ایک ہی جواب تھا "اللہ اور اس کا رسول سب سے زیادہ جانتے ہیں"

بے شک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پروردگار نے "علم غیب" عطا فرمایا۔ اس حقیقت کو تین جہتوں سے سمجھا جا سکتا ہے ----

(۱) آپ کو براہ راست "علم غیب" دیا گیا۔

Marfat.com

(۲) آپ کو قرآن عطا فرمایا گیا جو "علم غیب" کا خزانہ ہے۔
(۳) آپ کو "شاہد" بنا کر بھیجا گیا اور شاہد وہی ہوتا ہے جو واقع کے وقت موجود بھی ہو اور دیکھ بھی رہا ہو یعنی اس کو ہر بات کا عین الیقین اور حق الیقین حاصل ہو

(۱) ----- حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے "علم غیب کو پہلی جہت سے دیکھا جائے تو یہ آیات آپ کے علم غیب کی تصدیق کرتی ہیں۔
(۱) "اور یہ غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں"۔ (۴۳)
(۲) "یہ باتیں منجملہ غیب کی خبروں کے ہیں کہ ہم بھیجتے ہیں تیری طرف"۔ (۴۴)
(۳) "یہ خبریں ہیں غیب کی ہم بھیجتے ہیں تیرے پاس"۔ (۴۵)

(۲) ----- حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم "علم غیب" کو دوسری جہت سے دیکھا جائے تو یہ آیات ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں۔
(۱) ہم نے آپ پر یہ قرآن اتارا ہے جو کہ تمام باتوں کا بیان کرنے والا ہے۔ (۴۶)
(۲) (یہ قرآن) کچھ بنائی ہوئی بات نہیں لیکن موافق ہے اس کلام کے جو اس سے پہلے ہے اور بیان ہر چیز کا (۴۷)
(۳) ----- ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔ (۴۸)
(۴) بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب (۴۹)
(۵) اور کوئی چیز نہیں جو غائب ہو آسمان اور زمین میں مگر موجود

Marfat.com

ہے کھلی کتاب میں۔ (۴۰)

(۶) اور کوئی دانہ زمین کے اندھیروں اور نہ کوئی ہری چیز اور نہ کوئی سوکھی چیز مگر وہ سب کتاب مبین میں ہے۔ (۴۱)

آپ نے ملاحظہ فرمایا ان آیات میں پہلے "کتاب مبین" قرآن حکیم کا ذکر فرمایا پھر یہ فرمایا کہ اس روشن کتاب میں کیا کیا کچھ ہے ----- غور فرمائیں یہ روشن کتاب جس میں زمین و آسمان کی ہر شے کا بیان ہے جس ذات قدسی پر اتری اس کے علم و دانش کا کیا عالم ہو گا

(۳) ----- حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے "علم غیب" کو تیسری جہت سے دیکھا جائے تو یہ آیات کریمہ ہم کو ایک نئے جہان میں لے جاتی ہیں جہاں ہم حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکتے ہیں، مگر جو کچھ کہا گیا اس پر دل و جاں سے ایمان لاتے ہیں کہ اگر ایمان نہ لائیں تو کہیں کہ نہ رہیں ان آیات پر خوب غور فرمائیں اور علم مصطفے (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وسعت و پہنائی کا اندازہ لگائیں۔ اللہ اکبر ہم کیا اندازہ لگا سکتے ہیں، ان کا رب کریم ہی جانے کہ اس نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر "علم غیب" عطا فرمایا ----- وہ فرماتا ہے:-

(۱) ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا کر کے بھیجا ہے۔ (۴۲)

(۲) اور آپ کو ان لوگوں پر گواہی دینے کے لئے حاضر لاویں گے۔ (۴۳)

(۳) بے شک ہم نے تمہارے پاس ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر گواہی دے گا۔ (۴۴)

Marfat.com

(۴) اور جس دن ہم ہر امت سے ایک ایک گواہ جو انہیں میں کا
ہو گا ان کے مقابلے میں قائم کریں گے اور ان لوگوں کے مقابلے
میں آپ کو گواہ بنا کر لائیں گے۔ (۴۵)

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف اپنی امت بلکہ دوسرے انبیاء کی امتوں کے اعمال کی بھی گواہی دیں گے اور گواہی وہی دیتا ہے جس کے سامنے کوئی کام یا کوئی بات ہوئی ہو ----- ان آیات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سب کچھ ملاحظہ فرما رہے ہیں، وہ ہمارے احوال و اعمال سے بے خبر نہیں ----- اس پس منظر میں یہ احادیث کریمہ ملاحظہ فرمائیں:-

(۱) میری ساری امت اپنے سب اعمال نیک و بد کے ساتھ
میرے حضور پیش کی گئی (۴۶)

(۲) رات میری سب امت میرے اس حجرے کے پاس پیش
کی گئی یہاں تک کہ بے شک ان کے ہر شخص کو اس سے
زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے۔ (۴۷)

قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد ہوا
----- کیا اس شخص کے پاس علم غیب ہے کہ اس کو دیکھ رہا
ہے؟ (۴۸)

اس آیت سے اندازہ ہوتا ہے کہ غیب کی باتیں وہی بتا سکتا ہے جو دیکھ بھی رہا ہو -----
قرآن کریم میں متعدد مقامات میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان دید کو بیان کیا گیا ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ جس نے اللہ کو دیکھ لیا اس کے آگے کوئی چیز چھپی نہ رہی

Marfat.com

سب ظاہر ہو گئی ----- حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما رہے ہیں:۔

میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا، اس نے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ اس وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا (۴۹)

-----○-----

اب تک تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعتوں اور آپ کے دیکھنے کی باتیں ہو رہی تھیں ----- لیکن کیا جو "علم غیب" آپ کو عطا کیا گیا اور جو کچھ آپ کو دکھایا گیا اس نعمت عظمیٰ کی خیرات اپنے غلاموں کو بھی آپ نے تقسیم فرمائی؟ -----
بہت سی احادیث سے پتا چلتا ہے کہ آپ نے عطا فرمایا اور خوب عطا فرمایا اور کیوں عطا نہ فرماتے جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمانے ہی کے لئے بھیجا ہے -----
مشہور و محبوب صحابی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنے والا ایسا نہیں جس کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے بیان نہ فرما دیا ہو۔ (۵۰)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑے ہو کر جب سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرما دیا، کوئی چیز نہ چھوڑی ----- جسے یاد رہا، یاد رہا جو بھول گیا، بھول گیا۔" (۵۱)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ

Marfat.com

Marfat.com

----- نہیں چھوڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فتنے چلانے والے کو دنیا کے ختم ہونے تک ----- مگر ہم کو اس کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام بتادیا۔ (۵۲)

۱۷ رمضان المبارک ۲ھ / ۶۲۴ء میں غزوہ بدر پیش آیا۔ جہاد شروع ہونے سے قبل میدان جہاد میں اپنا دست مبارک رکھ کر دشمنان اسلام کے مقتولین کی نشاندہی فرمائی کہ فلاں فلاں شخص اس اس جگہ قتل کیا جائے گا ----- جب جہاد ختم ہوا تو جس شخص کے لئے اپنے دست مبارک سے جس جگہ کی نشاندہی فرمائی تھی، وہ وہیں پڑا ہوا ملا ----- ایک انچ آگے نہ پیچھے۔ (۵۳)

بخاری شریف میں ایک طویل حدیث آتی ہے جو ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے ---- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"سورج ڈھلنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیر دیا تو آپ ممبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا، نیز ان بڑے بڑے امور کا جو اس سے پہلے ہیں پھر فرمایا اگر کوئی مجھ سے کسی چیز کے بارے پوچھنا چاہتا ہو تو پوچھ لے کیوں کہ خدا کی قسم تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اس کے متعلق بتاؤں گا جب تک کہ میں اس جگہ ہوں" (۵۴)

حضرت انس کا بیان ہے کہ لوگ زاروقطار رونے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار فرماتے رہے کہ "مجھ سے پوچھ لو" ----- "مجھ سے پوچھ لو" -----ایک صحابی نے ایک راز کی بات پوچھی، جواب سن کر حیران رہ گئے۔

----- ○ -----

Marfat.com

Marfat.com

----- نہیں چھوڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فتنے چلانے والے کو دنیا کے ختم ہونے تک ----- مگر ہم کو اس کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام بتادیا۔ (۵۲)

۱۷ رمضان المبارک ۲ھ / ۶۲۴ء میں غزوہ بدر پیش آیا، جہاد شروع ہونے سے قبل میدان جہاد میں اپنا دست مبارک رکھ کر دشمنان اسلام کے مقتولین کی نشاندہی فرمائی کہ فلاں فلاں شخص اس اس جگہ قتل کیا جائے گا ---- جب جہاد ختم ہوا تو جس شخص کے لئے اپنے دست مبارک سے جس جگہ کی نشاندہی فرمائی تھی، وہ وہیں پڑا ہوا ملا ----- ایک انچ آگے نہ پیچھے۔ (۵۳)

بخاری شریف میں ایک طویل حدیث آتی ہے جو ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے ---- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"سورج ڈھلنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیر دیا تو آپ ممبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا، نیز ان بڑے بڑے امور کا جو اس سے پہلے ہیں پھر فرمایا اگر کوئی مجھ سے کسی چیز کے بارے پوچھنا چاہتا ہو تو پوچھ لے کیوں کہ خدا کی قسم تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اس کے متعلق بتاؤں گا جب تک کہ میں اس جگہ ہوں" (۵۴)

حضرت انس کا بیان ہے کہ لوگ زارو قطار رونے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار فرماتے رہے کہ "مجھ سے پوچھ لو" ----- "مجھ سے پوچھ لو" ----ایک صحابی نے ایک راز کی بات پوچھی، جواب سن کر حیران رہ گئے۔

----- ○ -----

Marfat.com

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا قسم کھا کر یہ فرمانا کہ جو پوچھو گے بتایا جائے گا ----- اور پھر بار بار فرمانا، مجھ سے پوچھ لو، مجھ سے پوچھ لو ----- اس حقیقت پر گواہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے فضل و کرم سے "علم غیب" جانتے تھے اور علوم ما کان و ما یکون سے باخبر تھے ----- ایک عرب عالم شیخ احمد بن محمد بن الصدیق الغماری الحسنی نے ایک فاضلانہ کتاب لکھی ہے جس کا عنوان ہے **مطابقة الاختراعات العصریہ لما اخبر بہ سید البریہ** (۵۵) ----- مصنف نے اس کتاب میں ان غیبی خبروں کو جمع کیا ہے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہیں۔ پڑھتے پڑھتے کر حیرت بڑھتی جاتی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ماضی و مستقبل حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئینہ تھے ----- اور کیوں نہ ہوں کہ سرکار خود فرما رہے ہیں:-

" میرے پاس زمین و آسمان کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں " (۵۶)

خزانے کا مالک وہی ہوتا ہے جس کے پاس کنجیاں ہوتی ہیں لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ بے اختیار ہوگیا بلکہ اس سے تو اللہ کا اختیار اور قدرت اور ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا نوازا ہے ----- یہی وہ کنجیاں ہیں جن سے آیات قرآنی کے معانی کے خزانے کھولے جاتے ہیں ----- قرآن کو ہم بھی دیکھتے ہیں ہم بھی پڑھتے ہیں مگر آیات قرآنی میں نگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ دیکھتی ہے ہم نہیں دیکھ سکتے ----- صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں ----- قرآن کریم میں دشمنان اسلام کے لئے فرمایا

Marfat.com

"اور ان کے لئے تیار رکھو جو "قوت" تمہیں بن پڑے"۔ (۵۷)

یہاں لفظ "قوت" کے معنی میں بظاہر کوئی راز نہیں معلوم ہوتا لیکن جب اس راز سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پردہ اٹھاتے ہیں تو انسانی عقل حیران ہو جاتی ہے ----- لفظ "قوت" کی تفسیر کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

خبردار، یہ قوت "رمی" ہے ----- خبردار، یہ قوت "رمی" ہے
----- خبردار یہ قوت "رمی" ہے ------۔ (۵۸)

عربی میں "رمی" کے معنی "پھینکنا" آتے ہیں چنانچہ حج میں جمرات پر جو کنکریاں پھینکی جاتی ہیں اس کو "رمی" کہتے ہیں ----- اس حدیث پاک میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دور جدید کے ان تمام ہتھیاروں کا ذکر فرمادیا جو پھینکے جاتے ہیں اور قوت کا توازن اس ملک کے حق میں ہے جس کے پاس یہ ہتھیار ہیں خصوصاً خطرناک ایٹم بم، راکٹ، میزائیل وغیرہ ----- یہ سب ہتھیار پھینکے جاتے ہیں اور قوت کا راز بنے ہوئے ہیں -----

----- ○ -----

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے علمی مقام کو کچھ وہی حضرات سمجھ سکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے حکمت و دانائی عطا فرمائی ہے ورنہ کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک عام انسان نظر آتے تھے جس کا کئی مقامات پر قرآن حکیم میں ذکر کیا گیا ہے۔ چند آیات ملاحظہ ہوں:۔

(۱) بولے تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو۔ (۵۹)

(۲) یہ کون ہیں؟ تمہیں جیسے آدمی تو ہیں (۶۰)

Marfat.com

(۳) یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی، چاہتا ہے کہ تمہارا بڑا بنے۔ (۶۱)

(۴) یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی، جو تم کھاتے ہو اس میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے پیتا ہے۔ (۶۲)

(۵) تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی۔ (۶۳)

(۶) بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی (۶۴)

(۷) بولے ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں (۶۵)

ابلیس نے بھی حضرت آدم علیہ السلام کو اسی لئے سجدہ نہ کیا کہ انکو وہ ایک انسان سمجھا اور کہا۔

بولا مجھے زیبا نہیں کے بشر کو سجدہ کروں۔ (۶۶)

ابلیس اور کفار و مشرکین اور یہود و نصاری نے حضرات انبیاء علیہم السلام کو ایک عام انسان سمجھا ----- کسی نے کہا "بشر مثلکم" (۶۷) (تمہارے جیسا انسان) ----- کسی نے کہا "بشر مثلنا" ۔ (۶۸) (ہمارے جیسے انسان) ----- کسی نے کہا "بشرین مثلنا" (۶۹) ----- (ہمارے جیسے دو انسان) ----- کسی نے کہا "بشر رسولا" (۷۰) (اللہ کا بھیجا ہوا انسان) ----- یہ بشر بشر کی رٹ صحابہ نے نہیں کفار و مشرکین اور یہود و نصاری نے لگائی ----- اللہ تعالی نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا یہی سمجھتے ہیں تو۔

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں، مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے ----- (۷۱)

اللہ تعالی نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے خود نہیں فرمایا " بشر مثلکم " بلکہ یہ تو کفار و مشرکین کے اعتراض کا جواب ہے کہ تم کو میں ظاہری طور پر تم جیسا بشر نظر آرہا ہوں تو تم یہ نہیں دیکھتے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے، تم میں سے کسی پر

Marfat.com

وحی نازل ہوتی ہے؟ ----- اگر نہیں ہوتی تو میں تم جیسا کہاں ہوا؟ ----- قرآن کریم کی ایک آیت کو سمجھنے کے لئے پورے قرآن کو سامنے رکھنا چاہئے جب کہیں جا کے اصل معنی و مفہوم سامنے آتے ہیں۔

ایسی ہلکی بات تو کوئی بیٹا اپنے باپ کو، کوئی شاگرد سعید اپنے استاد کو اور کوئی مرید اپنے مرشد کو بھی نہیں کہہ سکتا ----- اگر کسی نے اپنے بزرگوں سے یہ کہا بھی کہ "تم تو ہمارے جیسے انسان ہو" تو ایسے شخص کو بے ادب ہی سمجھا جائے گا ----- بڑوں کی بڑی شان ہے ----- اور سب شانوں سے اعلیٰ شان حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اسی لئے آپ کو بھیج کر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر اپنا احسان جتایا۔ (۷۲) ------ اور احسان عظیم نعمت پر ہی جتایا جاتا ہے ----- حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی نعمت اور کونسی ہوگی اسی لئے اس نعمت کا چرچا کرنے اور اس نعمت پر خوشیاں منانے کا حکم فرمایا (۷۳)

بعض باتیں سچی ہوتی ہیں لیکن ان کو ظاہر کرنا بے ادبی سمجھا جاتا ہے ----- اللہ تعالیٰ نے فرمایا آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا۔ (۷۴) ----- یہ بھی فرمایا کہ جنوں کو آگ سے پیدا فرمایا (۷۵) ----- مگر جب ابلیس سے یہ پوچھا گیا تو نے آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کیوں نہ کیا؟ ----- تو اس نے یہ کہا کہ تو نے آدم (علیہ السلام) کو مٹی سے پیدا کیا اور مجھے آگ سے (۷۶) تو اللہ تعالیٰ نے اسی دم اس کو نکل جانے کا حکم دیا اور وہ ہمیشہ کے لئے مردود و ملعون ہوا۔ (۷۷) حالانکہ اس نے بات غلط نہیں کہی تھی ----- معلوم ہوا کے انبیاء کی شان اتنی بلند ہے اگر کسی سچی بات کو بھی ان کی شان کو ہلکا کرنے کے لئے ظاہر کیا جائے تو کہنے والا اسی دم مردود و ملعون ہو جاتا ہے۔

میں ذرا دور نکل گیا، بات حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے "علم غیب" کی ہو رہی تھی ----- جو باتیں اوپر بیان کی گئیں ان سے "علم غیب" کے بارے میں ہمیں

Marfat.com

ان حقائق کا علم ہوتا ہے، ان حقائق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے:۔

(۱) پہلی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ "علم غیب" ایک حقیقت ہے

(۲) دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ "علم غیب" اللہ ہی جانتا ہے

(۳) تیسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کے اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کو "علم غیب" عطا فرماتا ہے

(۴) چوتھی بات یہ معلوم ہوتی ہے کے اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ انبیاء علیہم السلام کو "علم غیب" عطا فرمایا ہے

(۵) پانچویں بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو "علم غیب" عطا فرمایا ہے

(۶) چھٹی بات یہ معلوم ہوتی ہے کے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ "علم غیب" صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بتایا ہے اور انہوں نے ہم کو بتایا"

-----O-----

اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے "علم غیب" میں فرق ہے اور بہت بڑا فرق ہے کہ اللہ کا "علم غیب" کسی کا مرہون منت نہیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا "علم غیب" اللہ تعالیٰ کا مرہون منت ہے، اسی نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ جیسا "علم غیب" آپ کو ہے ویسا اللہ میں ثابت کرنے والا مسلمان نہیں ----- اور جیسا اللہ تعالیٰ کو "علم غیب" ہے ویسا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت کرنے والا مسلمان نہیں ----- یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے ----- اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سرے سے "علم غیب" ہی نہ ماننا اس لئے کے اللہ

Marfat.com

رب العزت نے آپ کو سکھایا پڑھایا ایک عجیب سی بات ہوگی کیوں کہ اس طرح نہ کوئی مفسر رہے گا، نہ محدث ----- نہ کوئی فقیہ رہے گا اور نہ مفتی ----- نہ کوئی ڈاکٹر رہے گا، نہ حکیم کیوں کہ سب کو کسی نے کسی نے پڑھایا ہے، بنیادی طور پر سب ان پڑھ تھے ----- لیکن نہیں جس خاص فن و علم میں پڑھنے والا اپنے استاد سے پڑھ کر مہارت حاصل کرتا ہے اسی فن اور علم میں وہ ماہر کہا جاتا ہے ----- ہم یہ اصول اپنے معاشرے میں اپناتے ہیں اسی اصول پر ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو "علم غیب" اور علوم ماکان و مایکون کا واقف اسرار کہتے ہیں، اگر ہم اس سے انکار کریں تو غور کریں ایک طرف تو ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پڑھ ثابت کرتے ہیں دوسری طرف آپ کے ان علوم ما کان وما یکون سے انکار کریں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے تم پھر آپ خود سوچئے کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ ----- جس نے علوم و معارف سے کائنات کا دامن بھر دیا ہم اس کو تہی دامن ثابت کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم اپنے علم کا اقرار کرتے ہیں، ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا انکار کرتے ہیں ----- معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ----- حیف ہم کیا کرنا چاہتے ہیں ----- "علم غیب" نبی کی عظیم نشانی ہے۔ "نبی" کے معنی ہی غیب کی خبر بتانے والے کے ہیں، نبی کو اسی لئے نبی کہتے ہیں کہ وہ غیب کی خبریں بتاتے ہیں، یہ ان کے منصب عالی کی عظیم نشانی ہے، اس سے انکار، ان کے منصب سے انکار ہے اور جو ان کے منصب سے انکار کرتا ہے، مسلمان نہیں رہ سکتا۔

اس وقت دنیائے اسلام، دشمنان اسلام کے نرغے میں ہے۔ دشمنان اسلام کا ہدف اور نشانہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات اقدس ہے، یہی وہ مرکز ہے جس سے دلوں کو حرارت ملتی ہے ----- اس سازش سے باخبر رہیں اور اپنے ایمان کی پوری

Marfat.com

پوری حفاظت کریں ----- اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا نقش دل میں اس طرح بٹھالیں کے کوئی مٹانے والا نہ مٹا سکے ----- بے شک

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

حواشی باب چہارم

۱۔ قرآن حکیم، سورۃ العلق، آیت نمبر ۴۔۵
۲۔ قرآن حکیم، سورۃ طٰہٰ، آیت نمبر ۱۱۴
۳۔ ابن عبدالبر: جامع بیان العلم وفضلہ، ص ۴۷
۴۔ ایضاً، ص ۴۹
۵۔ ایضاً، ص ۴۶
۶۔ قرآن حکیم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۲۴۷
۷۔ قرآن حکیم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۳۱
۸۔ قرآن حکیم، سورۃ الکہف، آیت نمبر ۶۵
۹۔ قرآن حکیم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۳
۱۰۔ قرآن حکیم، سورۃ الانعام، آیت نمبر ۵۹ (ترجمہ قرآن مولانا احمد رضا خان)
۱۱۔ قرآن حکیم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۳۳ (ترجمہ قرآن مولانا احمد رضا خان)
۱۲۔ قرآن حکیم، سورۃ یونس، آیت نمبر ۲۰ (ترجمہ قرآن مولانا احمد رضا خان)
۱۳۔ (ا) قرآن حکیم، سورۃ الانعام، آیت نمبر ۵ (ترجمہ قرآن مولانا احمد رضا خان) (ب) سورۃ ہود ۳۱
۱۴۔ قرآن حکیم، سورۃ الجن، آیت نمبر ۲۶ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۱۵۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۷۹ (ترجمہ مولوی اشرف علی خان تھانوی)
۱۶۔ قرآن حکیم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۳۱ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۱۷۔ قرآن حکیم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۲۵ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)

Marfat.com

۱۸۔ قرآن حکیم، سورۃ نمل، آیت نمبر ۱۶ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۱۹۔ قرآن حکیم، سورۃ الانبیاء، آیت نمبر ۴۷ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۲۰۔ قرآن حکیم، سورۃ یوسف، آیت نمبر ۶۸ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۲۱۔ قرآن حکیم، سورۃ یوسف، آیت نمبر ۹۶ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۲۲۔ قرآن حکیم، سورۃ یوسف، آیت نمبر ۲۲ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۲۳۔ قرآن حکیم، سورۃ القصص، آیت نمبر ۱۴ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۲۴۔ قرآن حکیم، سورۃ الکہف، آیت نمبر ۶۵ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۲۵۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۴۹ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۲۶۔ قرآن حکیم، سورۃ یوسف، آیت نمبر ۳۷ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۲۷۔ قرآن حکیم، سورۃ الجن، آیت نمبر ۲۶ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۲۸۔ قرآن حکیم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۲۵۳ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۲۹۔ قرآن حکیم، سورۃ الکہف، آیت نمبر ۷۰
۳۰۔ قرآن حکیم سورۃ الکہف، آیات نمبر ۶۵ ۔ ۸۲
۳۱۔ قرآن حکیم، سورۃ النساء، آیت نمبر ۱۱۳ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۳۲۔ قرآن حکیم، سورۃ النور، آیت نمبر ۶۳ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۳۳۔ قرآن حکیم، سورۃ التکویر، آیت نمبر ۲۴ (ترجمہ اردہ مولوی محمود حسن)
۳۴۔ قرآن حکیم، سورۃ ہود، آیت نمبر ۴۹ (ترجمہ اردو مولوی محمود حسن)
۳۵۔ قرآن حکیم، سورۃ یوسف، آیت نمبر ۱۰۲ (ترجمہ اردو مولوی محمود حسن)
۳۶۔ قرآن حکیم، سورۃ النحل، آیت نمبر ۸۹ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۳۷۔ قرآن حکیم، سورۃ یوسف، آیت نمبر ۱۱۱ (ترجمہ اردو مولوی محمود حسن)
۳۸۔ قرآن حکیم، سورۃ الانعام، آیت نمبر ۳۸
۳۹۔ قرآن حکیم، سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۱۵ (ترجمہ اردو مولوی احمد رضا خان)
۴۰۔ قرآن حکیم، سورۃ نمل، آیت نمبر ۷۵ (ترجمہ اردو مولوی محمود حسن)
۴۱۔ قرآن حکیم، سورۃ الانعام، آیت نمبر ۵۹ (ترجمہ اردہ مولوی محمود حسن)
۴۲۔ قرآن حکیم، سورۃ الفتح، آیت نمبر ۸ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۴۳۔ قرآن حکیم، سورۃ النساء، آیت نمبر ۴۱ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۴۴۔ قرآن حکیم، سورۃ المزمل، آیت نمبر ۱۵ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۴۵۔ قرآن حکیم، سورۃ النحل، آیت نمبر ۸۹ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)

Marfat.com

۴۶۔ مسلم شریف، جلد ۱، ص۔ ۲۰۷
۴۷۔ انبار المصطفےٰ، ص ۹، بحوالہ طبرانی
۴۸۔ قرآن حکیم، سورۃ النجم، آیت نمبر ۳۵ (ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)
۴۹۔ ترمذی شریف، بروایت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، مشکوٰۃ، کراچی، ص۔ ۲۷
۵۰۔ انبار المصطفےٰ، ص ۸، بحوالہ مسند احمد و طبقات ابن سعد
۵۱۔ انبار المصطفےٰ، ص ۷، بحوالہ بخاری شریف و مسلم شریف و مسند احمد
۵۲۔ مشکوٰۃ شریف، باب الفتن
۵۳۔ مسلم شریف، ج ۲، کتاب الجہاد
۵۴۔ بخاری شریف، کتاب الاعتصام، ج ۳، ص۔ ۸۵۵
۵۵۔ مفتی احمد میاں برکاتی نے "اسلام اور عصری ایجادات" کے نام سے اس کا ترجمہ کیا ہے جو ۱۹۸۰ء میں لاہور شائع ہو چکا ہے۔
۵۶۔ بخاری شریف، ص ۸۴۸، (ب) مسلم شریف مع فتح الملہم، کراچی، ج ۲، ص ۱۱۶
۵۷۔ قرآن حکیم، سورۃ الانفال، آیت نمبر ۶۰
۵۸۔ مسلم شریف، ج ۲، ص ۱۴۳
۵۹۔ قرآن حکیم، سورۃ ابراہیم، آیت نمبر ۱۰
۶۰۔ قرآن حکیم، سورۃ الانبیاء، آیت نمبر ۳
۶۱۔ قرآن حکیم، سورۃ المومنون، آیت نمبر ۲۴
۶۲۔ قرآن حکیم، سورۃ المومنون، آیت نمبر ۳۳
۶۳۔ قرآن حکیم، سورۃ الشعراء، آیت نمبر ۱۸۶
۶۴۔ قرآن حکیم، سورۃ یٰسین، آیت نمبر ۱۵
۶۵۔ قرآن حکیم، سورۃ ہود، آیت نمبر ۲۷
۶۶۔ قرآن حکیم، سورۃ الانبیاء، آیت نمبر ۳
۶۷۔ قرآن حکیم، سورۃ ہود، سورۃ ابراہیم، آیت ۱۰؛ سورۃ المومنون آیت ۴۷؛ سورۃ شعراء، آیت ۵۴؛ سورۃ یٰسین، آیت ۱۵
۶۸۔ قرآن حکیم، سورۃ المومنون، آیت نمبر ۴۷
۶۹۔ قرآن حکیم، سورۃ اسراء، آیت نمبر ۹۴
۷۰۔ قرآن حکیم، سورۃ الکہف، آیت نمبر ۱۰
۷۱۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۶۴

Marfat.com

۷۲۔ قرآن حکیم، سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر ۱۱
۷۳۔ قرآن حکیم، سورۃ یونس، آیت نمبر ۵۸
۷۴۔ قرآن حکیم، سورۃ الحجر، آیت نمبر ۲۸
۷۵۔ قرآن حکیم، سورۃ الحجر، آیت نمبر ۴۰۷
۷۶۔ قرآن حکیم، سورۃ الحجر، آیت نمبر ۳۳
۷۷۔ قرآن حکیم، سورۃ الحجر، آیت ۳۴؛ سورۃ الاعراف، آیت ۳۸؛ سورۃ ص، آیت ۷۷

Marfat.com

بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

کلام شیخ سعدیؒ

کتبہ گوہر قلم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵

صلوٰۃ و سلام بحضور جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

فانظر و تفکر فی قولہ سبحانہ و تعالیٰ اِنَّ اللہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ فَقَدْ صَلَّ عَلَیْہِ بِنَفْسِہٖ اوّلاً ، وَ اَمَرَ ملئکۃ بالصلوۃ علیہ، ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَن یُّصَلُّوْ علیہ فثبت بِھٰذَا اَنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلَ العِبَادَاتْ

(نور محمد صالح نارولہ، دلیل الخیرات (۱۳۱۹ھ) مطبوعہ دھلی، ص۔۳)

(ترجمہ) ذرا دیکھو اور غور کرو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں اِنَّ اللہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ---- اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلے آپ پر اللہ تعالیٰ نے خود درود بھیجا پھر فرشتوں کو درود پڑھنے کا حکم دیا، اس کے بعد مومنوں کو حکم دیا کہ آپ پر درود پڑھیں۔ تو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا سب سے افضل عبادت ہے۔

الصلوۃ والسلام علی سید الانام

لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالم آب و خاک، تیرے ظہور سے فروغ
ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب

Marfat.com

شوکت سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب
شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل، غیاب و جستجو۔ عشق، حضور و اضطراب
تیرہ و تار ہے جہاں گردش آفتاب سے
طبع زمانہ تازہ کر جلوہ بے حجاب سے

(اقبال)

جب کوئی عاشقِ رسول سورۃ احزاب پڑھتا ہے۔ تو اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے..... معلوم ہوتا ہے کہ حریم جاناں میں بیٹھے ہیں .... کہیں آپ کی قربت و معیت کا ذکر ہے (۲) کہیں آپ کی متابعت و پیروی کا (۳)..... کہیں آپ کی عنایتِ خاص کا ذکر ہے (۴) تو کہیں پر آپ کی عظمت و شوکت کا (۵)..... کہیں آپ کی حکومت و حاکمیت کا ذکر ہے (۶) تو کہیں آپ کی نعمت و رحمت کا (۷)...... کہیں آپ کی رسالت و خاتمیت کا ذکر ہے (۸) تو کہیں عنایت و رخصت خاص کا (۹) ...... کہیں رحمتِ خاص کا ذکر ہے (۱۰) تو کہیں محبت خاص کا ذکر جلیل (۱۱)..... ذکر ہی ذکر ہے، ہاں

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (۱۲)

اور ہم نے تمہارے لئے، تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

بلند کرنے والے اپنے لئے بھی کسی کا ذکر بلند کیا کرتے ہیں.... مگر ہم نے صرف تمہارے لیئے تمہارا ذکر بلند فرمایا.... مقصود و مطلوب تم ہو.... سبحان

Marfat.com

اللہ، سبحان اللہ !

آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (۱۳)

یہ ایک آیت ہزار ہا ہزار نعتیہ قصیدوں پر بھاری ہے ..... منع کرنے والے نعت خوانی کو منع کرتے ہیں، آیت کریمہ ساری نعتوں کی جان ہے ...... سبحان اللہ، سبحان اللہ ! ...... رب کریم اپنے محبوب کی صفت و ثنا فرمائے اور ہم منع کریں؟ ...... یہ کیسی بد نصیبی ہے؟ ...... یہ کیسی بد بختی ہے؟ ...... شاید انہی منع کرنے والوں کے لئے جس آیت میں درود اور سلام کی ہدایت ہے اس کے فوراً ہی بعد یہ فرمایا گیا .... اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ○ (۱۴)

(ترجمہ) بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو، ان پر اللہ کی لعنت ہے، دنیا اور آخرت میں، اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

یہ آیت شریفہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے ..... صلوۃ و سلام، جس میں اللہ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہو، یقیناً جب منع کیا جائے گا، اللہ و رسول علیہ الصلوۃ والسلام کو تکلیف پہنچے گی ..... اللہ اکبر جب ہجرت کے دوسرے سال ۲ھ / ۶۲۳ء میں آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ ..... نازل ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک مسرت و انبساط سے سرخ ہو گئے (۱۵) ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں ......

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ انار کے دانے کی طرح انتہائی خوشی سے کھل گیا اور فرمانے لگے

"مجھے مبارک باد پیش کرو کہ مجھ پر آج وہ آیت نازل ہوئی ہے

Marfat.com

کہ میرے نزدیک دنیا ومافیہامیں ہر چیز سے بہتر ہے"
پھر یہ آیت پڑھی ---- میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خوشخبری سنتے ہی کہا ----

هنيالك يارسول الله

یا رسول اللہ آپ کو یہ نعمت مبارک ہو ---- پھر صحابہ کرام مبارک دیتے رہے۔ (۱۶)

علامہ صابونی نے اس آیہ کریمہ کا خلاصہ یوں بیان فرمایا ہے :-

يخبرا لمولى جل و علا بحاله الرسول الكريم من جاه عظيم و منزلته سامية و مكانته رفيعة عندالله تعالى و ماله من السيادة والمقام المحمود فى الملاء الاعلى و ماخصه الله تعالى به من الثناء العاطر والذكر الحسن (۱۷)

خلاصہ یہ کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شوکت اور جلالت شان کا ذکر فرمایا ہے ---- حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

صلوات الله، ثَنَائُهٗ عِنْدِ الملٰئكةِ و صلٰوة الملٰئكة الدعا (۱۸)

اللہ تعالی کا اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجنا، فرشتوں کے سامنے آپ کی صفت و ثناء کرنا ہے ---- اور فرشتوں کا صلوۃ بھیجنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کرنا ہے کہ فرشتے آپ کی تعریف و توصیف کا حق ہی ادا نہیں کر سکتے بس رب کریم سے دعا کر سکتے ہیں ----

علامہ محمد علی صابونی اس آیہ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

یعنی اللہ تعالی اپنے نبی پر رحمت بھیجتا ہے اور ان کی شان بڑھاتا ہے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے ---- اور اس کے مقبول فرشتے نبی کے لئے دعا کرتے ہیں اور

Marfat.com

ان کے لئے معفرت طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالی سے یہ التجا کرتے ہیں کہ اپنے بندے اور رسول کو بزرگی عطا فرما اور ان کو اعلی مراتب پر فائز فرما (۱۹)

سچ یہ ہے کہ فرشتوں کی یہ دعائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احتیاج کی وجہ سے ہرگز نہیں بلکہ اس سے فرشتوں کے احتیاج اور عجز وانکساری کا اظہار ہوتا ہے ---- جب کوئی داتا کسی فقیر کو بھیک دیتا ہے تو فقیر دعائیں دے کر بھیک مانگتا ہے اور بھیک لے کر دعائیں دیتا ہے--- طلب وسوال کا یہی سلیقہ ہے ---

علامہ قرطبی فرماتے ہیں ---- اللہ تعالی کی طرف سے "صلوۃ" کا مطلب اس کی رحمت و خوشنودی ہے ---- فرشتوں کی طرف سے "صلوۃ" کا مطلب، دعائے استغفار ہے اور امت کی طرف سے "صلوۃ" کا مطلب دعا اور آپ کی تعظیم و تکریم ہے۔ (۲۰)

علامہ صابونی اس آیہ کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

یہ آیت آپ کے مرکز رحمت ہونے اور اولین و آخرین میں افضل ترین ہونے پر بڑی دلیل ہے۔ چونکہ اللہ تعالی کی "صلوۃ" اپنے نبی پر ایسی رحمت ہے جو تعظیم کی نشاندہی کرتی ہے ---- اور اللہ تعالی کی طرف سے غیر نبی پر صلوۃ مطلق رحمت ہے ---- تو ان دونوں صلوتوں میں فرق ملاحظہ کریں اور ان دونوں مقامات کا فرق سمجھیں اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبع رحمت اور مرکز تجلیات ہیں۔ (۲۱)

اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر "صلوۃ" بھیج رہے ہیں اور ایمان والوں سے بھی کہا جا رہا ہے کہ تم بھی صلوۃ و سلام بھیجو ---- جب اللہ تعالی "صلوۃ" بھیج رہا ہے۔ تو پھر فرشتوں کی کیا ضرورت؟---- اور امت کی کیا حاجت؟

Marfat.com

۔۔۔۔۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے توان کا مولیٰ کافی ہے۔۔۔۔۔ حقیقت یہ ہے کہ صلوٰۃ و سلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کے لئے ہے۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بھی شریک کرلیا۔۔۔۔۔ یہ اس کا عین کرم ہے۔۔۔۔۔ یہ کیسی بابرکت اور یگانہ و یکتا یاد ہے جس کی نظیر نہیں۔۔۔۔۔ صلوٰۃ و سلام بھیجنے والا بندہ بھی صلوٰۃ کا مستحق ٹھہرا۔۔۔۔۔ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں،

مَنْ صَلَّ عَلَیَّ مَرَّةً صَلَّ اللهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْراً (۲۲)

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔

اللہ اکبر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کا یہ صلہ کہ تعظیم کرنے والا خود معظم ہوگیا۔۔۔۔۔ تکریم کرنے والا خود مکرم ہوگیا۔۔۔۔۔ اللہ کے فرشتے کتنے ہیں ۔۔۔۔۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تمام مخلوق کو دس حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ تو ان میں نو حصے فرشتے ہوں گے اور باقی ایک حصہ تمام مخلوق۔۔۔۔۔ آسمان میں ہتھیلی بھر بھی جگہ اللہ کے فرشتوں سے خالی نہیں۔۔۔۔۔ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ فرشتے بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں (۲۳) ۔۔۔۔۔ زمین و آسمان فرشتوں سے بھرے پڑے ہیں۔۔۔۔۔ ان کی تعداد کا کیا ٹھکانہ ۔۔۔۔۔ ہم دنیا میں صلوٰۃ و سلام پڑھنے پر لڑتے مرتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔ ذرا کائنات کو آنکھ اٹھا کر دیکھیں۔۔۔۔۔ ذرا کان لگا کر سنیں۔۔۔۔۔ زمین و آسمان صلوٰۃ و سلام سے گونج رہے ہیں۔۔۔۔۔ آنکھ ہو تو دیکھیں اور کان ہوں تو سنیں۔۔۔۔۔ جب آیت کریمہ ان اللہ و ملائکتہ۔۔۔۔۔ نازل ہوئی تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار نبوی میں حاضر تھے۔۔۔۔۔ وہ فرماتے ہیں۔

"میں نے عرض کیا" یارسول اللہ آپ پر درود پڑھنے کا کیا طریقہ ہے"؟۔۔۔۔۔ آپ نے " اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی

Marfat.com

آل ابراھیم انک حمید مجید،، پڑھ کر سنایا (۲۴)

ایک اور مقام پر اس کے بعد اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید کا اضافہ ہے ۔۔۔۔ بخاری شریف، مسلم شریف اور تفسیر خازن میں اس روایت کو مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے (۲۵) ۔۔۔۔ اصل میں یہ آیہ کریمہ ایک گنجِ مخفی ہے، ایک چھپا ہوا خزانہ ہے ۔۔۔۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے اسرار و معارف کے بارے میں استفسار فرمایا ۔۔۔۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

اس میں ہزاروں خزانے مخفی ہیں (۲۶)

ایک اور جگہ فرمایا۔

" تم لوگوں نے مجھ سے دریافت کر لیا ہے حالانکہ یہ علم مکنونی ہے ۔۔۔۔ لوگو! مجھ سے نہ پوچھتے تو میں کسی کو نہ بتاتا۔" (۲۷)

حدیث میں آتا ہے ۔۔۔۔

" اللہ نے " فرشتے مقرر کیے ہیں، جب کوئی مومن مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے یہ دونوں فرشتے اس کے لئے " غفر اللہ لک " کہتے ہیں ۔۔۔۔ پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں فرشتوں کے جواب میں اپنے تمام ملائکہ کے ساتھ " آمین " کہتا ہے (۲۸)

درود کا آغاز ،،اللھم،، سے ہوتا ہے جس کی اصل " اللہ " ہے ۔۔۔۔ شیخ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

،،اللھم،، سب دعاؤں کا مجموعہ ہے" (۲۹)

اور نضر بن سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

" جس نے ،،اللھم،، کہا گویا تمام اسماء الٰہی کے ساتھ خدا کو یاد کیا " (۳۰)

Marfat.com

...... بعض عرفاء اس کو "اسم اعظم" کہتے ہیں .... درود ابراہیمی کا ایک صیغہ نہیں، کئی صیغے ہیں جو کتب حدیث میں موجود ہیں مثلاً ترمذی شریف، بخاری شریف، مسلم شریف، نسائی شریف وغیرہ (۴۱) .... جو حضرات معروف درود ابراہیمی کے صیغے پر زور دیتے ہیں شاید ان کو پتہ نہیں کہ درود ابراہیمی کے متعدد صیغے ہیں .... ایسی صورت میں صرف ایک صیغے پر ان کا اصرار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ کو محدود کرنا ہے .... عاشق تو اپنے معشوق کی تعظیم و تکریم سے خوش ہوتا ہے، جو خوش نہ ہو وہ عاشق نہیں

حقیقت یہ ہے کہ صلوٰۃ و سلام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا بدلہ ہے، انسان کی کیا مجال کہ ان احسانات کا بدلہ اتار سکے اس لئے اپنے رب کریم سے کہتا ہے کہ اے اللہ تو ہی اپنے محبوب کے احسانات کا بدلہ عطا فرما...... ہم تو اس لائق نہیں .... محمد علی الصابونی اس آیہ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

> "یعنی اے مومنو آپ پر کثرت سے صلوٰۃ و سلام بھیجو، تم پر ان کا بڑا حق ہے .... بلاشبہ انھوں نے تمہیں گمراہی سے نکال کر ہدایت عطا فرمائی .... اور اندھیروں سے نکال کر اجالے میں لائے ...... تو جب ان کا نام لو تو کہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔ (۴۲)

علامہ صاوی فرماتے ہیں:۔

> "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ملائکہ اور مومنوں کی "صلوۃ" دراصل آپ کی تعظیم ہے جب کہ "صلوۃ" بھیجنے میں وہ اللہ جل وعلا کی اقتداء کرتے ہیں اور یہ "صلوۃ" ان حقوق کا بدلہ ہے جو حقوق، مخلوق پر آپ کے ہیں کیوں کہ آپ ہر نعمت کا وسیلہ

Marfat.com

ہیں جو مخلوق کو عطا کی جاتی ہے اور جس کو نعمت عطا کی جاتی ہے اس پر لازم ہے کہ اس کا بدلہ دے۔ چونکہ مخلوق بدلہ دینے سے عاجز ہے تو وہ قادر الملک سے التجا کرتی ہے کہ اے مولیٰ تو ہی بدلہ عطا فرما، ہم تو اس قابل نہیں ------ اور یہ وہ راز ہے جو ان کے اس قول میں پوشیدہ ہے **اللھم صل علی محمد**۔ (۳۳)

یہ التجا اللہ تعالیٰ کو اتنی محبوب ہے کہ التجا کرنے والا محبوب بن جاتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت ملتی ہے۔

ان النبی جاء ذات یوم وَ الْبشری فی وجھِہٖ، فقُلْنا اِنَّا لنری الْبشری فی وجھک، فقال انہ اتانی المَلکُ، فقَال، یا محمّدُ ! -----انَّ ربّک یقُولْ ----- امَا یُرضِیک اَلَّا یُصلی علَیک احدٌ الَّا صلَّیتُ علیہِ عشرا وَلَا یُسَلِّمُ علیک احدٌ اِلَّا سلَّمتُ عَلیہِ عَشرًا

(سبحان اللہ سبحان اللہ) ایک دن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ خوشی سے آپ کا چہرہ مبارک کھل رہا تھا ہم نے عرض کیا۔ آج کیا بات ہے۔ آپ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں ------ فرمایا، میرے پاس فرشتہ آیا اس نے کہا اے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا پرودگار فرماتا ہے، کیا آپ اس پر راضی نہ ہوں گے کہ کوئی مومن آپ پر ایک بار درود بھیجے اور میں اس پر دس بار درود بھیجوں اور کوئی آپ پر ایک بار سلام بھیجے اور میں اس پر دس بار سلام بھیجوں؟ اللہ اکبر یہ درود پاک تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کی ٹھنڈک

Marfat.com

ہے ---- خود فرمارہے ہیں۔

وجعلت قُرّۃ عینی فی الصّلوٰۃ[۴۵]

علماء و عرفا نے اس حدیث کی مختلف تشریحات فرمائی ہیں ---- ان میں یہ تشریحات بھی ہیں جو دل کو لگتی ہیں ------

(۱) نماز اس لئے آنکھ کی ٹھنڈک ہے کہ وہ درود پاک کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے[۴۶]

(۲) درود پاک خود میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے کہ وہ وظیفہ معبود برحق ہے[۴۷]

(۳) میری آنکھ کی ٹھنڈک اس درود میں ہے جو مجھ پر اللہ اور اس کے فرشتے بھیج رہے ہیں اور جس کا امت کو حکم دیا گیا کہ قیامت تک بھیجتی رہے۔[۴۸] الغرض اللہ کی یاد میں ٹھنڈک ہے، خواہ وہ اپنے محبوب کو یاد کرے یا محبوب اس کو یاد کرے۔

آئی جو ان کی یاد تو آتی چلی گئی
ہر نقش ماسوا کو مٹاتی چلی گئی

اور یہ یادیں تو ہمارے سینے میں پیوست کر دی گئیں---- سعودی عرب کے اخبار "البلاد" (یکم شعبان ۱۴۱۲ھ) کے نامہ نگار طلال عطیہ نے جدہ سے یہ حیران کن خبر دی ---- اس خبر کی سرخی ہے۔

کلمۃ التوحید فی صدر کل انسان

خبر یہ ہے کہ سعودی عرب کے ایک اسپتال میں کمپیوٹر کی مدد سے کسی مریض کے سینے، پھیپھڑے، گردے کے ساتھ مل کر جو نسیں نکلتی ہیں ان کا عکس لیا گیا---- حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب یہ دیکھا گیا کہ سانس کی نالی میں صاف لفظوں میں

لا الٰہ الا اللہ

Marfat.com

لکھا ہوا ہے اور داہنے پھیپھڑے پر

محمد رسول اللہ

لکھا ہوا ہے ۔۔۔۔ اللہ اکبر

روح کی گہرائیوں میں جھانک کر
جلوہ ساقی کوثر دیکھئے

سچ فرمایا:۔

سَنُرِيهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ (۳۹)

بات صلوۃ و سلام کی ہو رہی تھی ۔۔۔۔ ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی ,,والنبی,, فرمایا ۔۔۔۔ "نبی" فرما کر ایک عظیم راز سے پردہ اٹھایا ۔۔۔۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔۔۔۔ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم، آب و گل کے درمیان تھے ۔۔۔۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے ان کی عمر دریافت فرمائی ۔۔۔۔ عرض کیا، بس اتنا معلوم ہے کہ عرش پر ایک چمکتا تارا طلوع ہوتا تھا ۔۔۔۔ ستر ہزار برس کے بعد ۔۔۔۔ میں نے اس تارے کو ستر ہزار بار دیکھا ہے ۔۔۔۔ سبحان اللہ حضرت جبریل علیہ السلام اپنی عمر کا حساب پیش کر رہے ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک راز سے پردہ اٹھا رہے ہیں ۔۔۔۔ آپ نے فرمایا۔

وہ میرا ہی نور تھا (۴۰)

اللہ اکبر! نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دامن میں زمانے سمیٹے ہوئے ہے ۔۔۔۔ جبریل امین علیہ السلام کے ماہ و سال کی وسعت کا کیا ٹھکانہ ۔۔۔۔ ان کا ایک دن ہمارے ہزار سال کے برابر ہے (۴۱) ۔۔۔۔ اور ان کا ایک مہینہ ہمارے ۳۰ ہزار سال کے برابر ۔۔۔۔ اور ان کا ایک سال ہمارے تین لاکھ ساٹھ ہزار سال کے برابر ہے ۔۔۔۔

Marfat.com

اب آگے بڑھتے جائیں اور ضرب دیتے جائیں ---- حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام ۲۵ ارب ۲۰ کروڑ سالوں تک نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتے رہے ------ اللہ اکبر!

فرمایا ------ اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے ہیں ---- کون بتائے کہ اللہ کب سے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہا ہے؟ ---- کون بتائے اس کے فرشتے کب سے درود بھیج رہے ہیں؟ ------ ہاں نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوہ گر ہونے کے بعد ہی سے جب نور ہی نور تھا، اس رب کریم کی آپ پر رحمتیں نازل ہو رہی ہیں ------ اس کے فرشتے آپ کے حضور درود پیش کر رہے ہیں ---- پھر جب اس دنیائے رنگ و بو میں آدم (علیہ السلام) نے قدم رکھا اور ایمان کی بہار آئی، مومنوں کے گلشن کھلے تو حکم ہوا کہ تم بھی درود بھیجو ---- تم بھی سلام بھیجو ------ ہاں خوب بھیجو ہاں خوب بھیجو، کہ بھیجنے کا حق ادا ہو جائے ---- بے شک کائنات کی رونق انہیں کے دم سے ہے

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے (رضا)

جس کے دل کو چراغ عشق نے روشن و منور کر دیا، ہاں وہی دل اس قابل ہے کہ درود بھیجے، سلام بھیجے ---- جس کی زبان تک اسلام آیا، وہ اس قابل نہیں ---- جس کے دل میں اسلام اترا وہ اس قابل ہے اسی لئے مومنوں سے خطاب فرمایا ---- مومن وہ ہے جس کو اللہ سے محبت ہو اور اللہ سے محبت ہو نہیں سکتی جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو نہیں سکتی جب تک آپ کی سنت پر عمل نہ کرے اور آپ کے نقش پا کو سینے سے نہ

Marfat.com

لگانے ..... آپ کے عاشقوں کا عاشق اور آپ کے دشمنوں کا دشمن نہ ہو..... جس کے دل میں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں وہ ایمان کی دولت سے محروم ہے ..... جو آپ کی تعظیم و تکریم کے لئے تیار نہ ہو، ایمان کی حلاوت سے محروم ہے ..... "صلوۃ" کے جہاں اور معنی ہیں، وہاں صفت و ثناء اور تعظیم و تکریم کے بھی ہیں۔ اسی لئے مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ نے آیہ کریمہ ان اللہ و ملائکتہ کا یہ ترجمہ فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام ملائک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت و ثنا بیان کرتے ہیں تو مسلمانو! تم بھی ان کی تعریف اور صفت و ثناء بیان کرو" (۴۲)

بلا شبہ وہ بے عیب ہیں، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب فرمایا۔

خلقت مبرا من کل عیب
کا نک قد خلقت کما تشاء

آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا گویا جیسا آپ نے چاہا ویسا ہی آپ کے خالق نے آپ کو بنایا.....

ہاں وہ بے عیب ہیں، ان کی تعظیم و تکریم منشا الٰہی ہے ..... ان کی صفت و ثنا مقصد خداوندی ہے..... ان کا رفعت ذکر، مطلوبِ باری ہے..... اذان بھی ان کی رفعت ذکر ہے ..... نماز بھی ان کی رفعت ذکر ہے ..... نعت بھی ان کی رفعت ذکر ہے..... صلوۃ و سلام بھی ان کی رفعت ذکر ہے ..... اعلان فرمایا ..... وَرفعنا لک ذکرک (۴۳)..... جس کے ذکر کو رب کریم اونچا کرے، اس کے ذکر کو کون نیچا کر سکتا ہے؟..... چشم عالم نے رفعتِ ورفعنا لک ذکرک دیکھی .....

Marfat.com

دیکھ رہی ہے ۔۔۔۔اور دیکھتی رہے گی ۔۔۔۔ بحر الکاہل کے مغربی کنارے سے لے کر دریائے "ہوانگ ہو" کے مشرقی کنارے تک رہنے والوں میں کون ہے وہ جس نے صبح کے روح افزا جھونکوں کے سامنے اذان فجر کی آواز نہ سنی ہو؟۔۔۔۔ جس نے رات کی خاموشی میں اشھد ان محمد رسول اللہ کی سریلی آواز کو جاں بخش نہ پایا ہو ۔۔۔۔ مشہور مورخ فلپ کے حتی ۔۔۔۔نے ایک جگہ لکھا ہے کہ دنیا میں اسلام اس قدر پھیل چکا ہے کہ کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا کہ دنیا کے کسی نہ کسی، گوشے میں اذان کی آواز بلند نہ ہو رہی ہو ۔۔۔۔ایک تسلسل ہے جو ختم ہونے نہیں پاتا ۔۔۔۔ سبحان اللہ رفعت شان و رفعنالک ذکرک !

نعرہ مستانہ خوش می آیدم
تا ابد جاناں چنیں می بایدم

اور یہ رفعت شان ہی کا کرشمہ ہے کہ جب انگلستان کے مشہور ادیب تھامس کارلائل نے نبیوں اور رسولوں کی مبارک سیرتوں کو پرکھا تو صرف اور صرف حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہی سب سے بلند و بالا نظر آئی (۴۴) ۔۔۔۔اور جب مائیکل ۔ایچ ۔ہارٹ نے دنیا کے عظیم ترین ایک سو انسانوں کا انتخاب کیا تو اس کو سب انسانوں کے سردار آپ ہی نظر آتے (۴۵)۔۔۔۔

ارشاد ہوتا ہے

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (۴۶)
میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے

اس کی رحمت کہاں؟۔۔۔۔ہاں

وَمَا أَرْسَلْنَكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِينَ ۝ (۴۷)
تم کو نہیں بھیجا مگر ہاں بھیجا۔۔۔۔ تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر

Marfat.com

اللہ اکبر! ..... وہ رحمت بن کر آئے اور تمام کائنات پر چھا گئے

یہ مہر و کواکب، یہ ذرّے، یہ غنچے
جو ہے آپ ہی کی ثنا کر رہا ہے

اور کائنات کا ذرہ ذرہ کیوں آپ کی ثنا نہ کرے، کیوں تعریف نہ کرے، کیوں آپ کی تعظیم نہ کرے کہ کائنات کا پروردگار و پالنہار حکم دے رہا ہے کے تعظیم و تکریم کرو۔ اور برابر درود و سلام بھیجتے رہو..... اللہ اکبر!

یہ انوکھی رسم محبت ایجاد کی..... دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی..... ہاں جب سے محبت نے اپنا مکھڑا دکھایا ہے..... عاشقوں کو معشوق کا نام جپنا سکھایا ہے..... سارے عالم کو عاشق بنا دیا، جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی جپ رہا ہے..... جو ہے درود بھیج رہا ہے..... جو ہے سلام بھیج رہا ہے..... جو ہے دعائیں دے دے کر اللہ کی رحمت کی بھیک مانگ رہا ہے..... جو ہے تعریف و توصیف کر رہا ہے..... جو ہے نعت پڑھ رہا ہے..... جو ہے یاد کر رہا ہے...... سارے عالم میں دھوم مچی ہے:-

کسی صورت سے بھولتا ہی نہیں
آہ! یہ کس کی یادگاری ہے؟

دلوں کی آبیاری کا طریقہ یہ بتایا کہ درود بھیجو، سلام بھیجو،..... بھولو نہیں، یاد کرتے رہو..... درود و سلام بھیجتے رہو..... خالی نہ بیٹھو..... اسی کو یاد کرتے رہو جس کی یاد دلوں کی بہار ہے اور روحوں کا قرار..... جب وہ یاد آئیں، ڈوبتے دل، تیرنے لگیں..... روتی آنکھیں، مسکرانے لگیں..... آہوں کے دھوئیں، مہکنے لگیں..... ہاں

از خیال خویشتن بے خویش شو، بیگانہ باش

Marfat.com

اللہ اللہ ! ایسی دعا سکھائی جو جانِ اخلاص ہے ---- جس میں اپنے لئے کچھ نہیں ---- سب کچھ محبوب ہی کے لئے ہے ---- بندہ جو کچھ مانگتا ہے، اپنے محبوب کے لئے مانگتا ہے ---- یہ کیسی الفت ہے؟ ---- مانگنے والا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کا تو دم بھرے لیکن جب ہاتھ اٹھائے تو اپنے ہی لئے مانگے ---- سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت کا سلیقہ بتایا اور دعا کا سلیقہ سکھایا ---- اپنے لئے مانگنا ہے تو ہمارے لئے مانگو، ہم قاسم رزق ہیں ---- جو ملے گا تمہیں کو بانٹا جائے گا ---- وہ عطا فرماتا ہے، ہم تقسیم کرتے ہیں ---- جو کچھ بٹتا ہے ہمارے ہی در سے بٹتا ہے ---- ہاں، درود پڑھو درود ---- یہ ہر منزل کا ساتھی ہے ---- زندگی کا ساتھی، جانکنی کا ساتھی، قبر کا ساتھی، حشر و نشر کا ساتھی، پل صراط کا ساتھی، جنت کا ساتھی ---- یہ ایسا ساتھی ہے جو ساتھ نہیں چھوڑتا ---- یہ ایسا باوفا ہے جو کبھی بیوفائی نہیں کرتا ---- یہ نور ہے ---- یہ سرور ہے ----

ذکرِ انور کی کثرت پہ نامی درود
شانِ اقدس کی رفعت پہ نامی درود
نور کی نوری مدحت پہ نامی درود
ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

-----○-----

اللہ اللہ درود پڑھنے والا اور سلام بھیجنے والا اس کے کرم سے محروم نہیں رہتا ..... وہ بھی نوازا جاتا ہے ..... وہ بھی سرفراز کیا جاتا ہے ..... کیوں نہ نوازا جائے اور کیوں نہ سرفراز کیا جائے کہ اس کے محبوب پر درود پڑھ رہا ہے ..... اس کے محبوب پر سلام بھیج رہا ہے ..... ہاں سنیئے سنیئے، یہ کیا راز داری ہے

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا (۴۸)

"وہی ہے درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مومنوں پر مہربان ہے۔"

اللہ اکبر! ہم محبوب رب العالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود و سلام بھیج رہے ہیں اور رب العالمین درود و سلام بھیجنے والوں پر درود بھیج رہا ہے ..... اس کو اپنے محبوب سے کتنا پیار ہے؟ ..... محبوب کے نام لیواؤں کی رفعت و بلندی تو دیکھئے ..... اللہ اللہ ہم گناہ گاروں، سیہ کاروں پر یہ کیسی عنایت ہے؟ ..... یہ کیسا کرم ہے؟ ..... یہ کیسی نوازش ہے؟ ..... ہم تو اس قابل نہیں ..... یہی نہیں، اس کریم کی دلداریاں تو دیکھیئے ..... درود بھیجنے والوں پر خود بھی درود بھیج رہا ہے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرما رہا ہے

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ (۴۹)

(اے محبوب کریم) تم بھی ان پر درود بھیجا کرو، تم بھی ان کے لئے دعائیں کیا کرو، تمہاری دعاؤں سے تمہارے عاشقوں کو

Marfat.com

قرار ملتا ہے.....

وہ ہمیں یاد فرمائیں تو پھر اور کیا چاہیئے؟

ہر جفا ہر ستم گوارا ہے
اتنا کہہ دو کہ تو ہمارا ہے

اللہ تعالیٰ نے بے سہاروں کو سہارا عطا فرمایا..... غمزدوں کو غمگسار عطا فرمایا..... سارے جہاں کے رخ پھیر دیئے..... جس کو دیکھئے اس طرف دیکھ رہا ہے، بیشک.....

کعبہ کا کعبہ روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فاذکرونی..... مجھے یاد کرو..... مگر وہ تعالیٰ تو اس روف ورحیم کو یاد فرمارہا ہے..... من احب شئی اکثر ذکرہ..... جس سے جس کو محبت ہوتی ہے، اس کو بہت یاد کرتا ہے..... اس کو یاد کرنا یقیناً بڑے فضل کی بات ہے مگر جس کو وہ یاد فرمارہا ہے اس کو یاد کرنا بڑے فخر کی بات ہے.....

سب کا رخ اللہ کی طرف، ہاں یہی توحید ہے..... مگر جب وہ اپنی طرف رخ کرنے والوں کا رخ اپنے محبوب کی طرف پھیر دے تو یہ کیا ہے؟..... ہاں ہرگز ہرگز یہ شرک نہیں..... یہی تو توحید ہے..... یہی تو آزمائش ہے.....

پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکئے سر کو روکئے ہاں یہی امتحان ہے
(رضا)

جس نے اللہ کو ایک مانا، اسی کا رخ اس کے محبوب کی طرف ہوگیا..... جس نے محبوب کی طرف رخ نہ کیا، اس نے ایک مانتے ہوئے بھی نہ مانا..... ابلیس بھی اللہ کو مانتا ہے مگر اس نے امین نورِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت آدم علیہ السلام

Marfat.com

قرار ملتا ہے ۔۔۔۔

وہ ہمیں یاد فرمائیں تو پھر اور کیا چاہیے؟

ہر جفا ہر ستم گوارا ہے

اتنا کہہ دو کہ تو ہمارا ہے

اللہ تعالیٰ نے بے سہاروں کو سہارا عطا فرمایا ۔۔۔۔ غمزدوں کو غمگسار عطا فرمایا ۔۔۔۔ سارے جہاں کے رخ پھیر دیئے ۔۔۔۔۔ جس کو دیکھتے اس طرف دیکھ رہا ہے، بیشک ۔۔۔۔

کعبہ کا کعبہ روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فاذکرونی ۔۔۔۔ مجھے یاد کرو ۔۔۔۔۔ مگر وہ تعالیٰ تو اس روف ورحیم کو یاد فرما رہا ہے ۔۔۔۔ من احب شئی اکثر ذکرہ ۔۔۔۔۔ جس سے جس کو محبت ہوتی ہے، اس کو بہت یاد کرتا ہے ۔۔۔۔ اس کو یاد کرنا یقیناً بڑے فضل کی بات ہے مگر جس کو وہ یاد فرمارہا ہے اس کو یاد کرنا بڑے فخر کی بات ہے ۔۔۔۔

سب کا رخ اللہ کی طرف، ہاں یہی توحید ہے ۔۔۔۔ مگر جب وہ اپنی طرف رخ کرنے والوں کا رخ اپنے محبوب کی طرف پھیر دے تو یہ کیا ہے؟ ۔۔۔۔۔ ہاں ہرگز ہرگز یہ شرک نہیں ۔۔۔۔۔ یہی تو توحید ہے ۔۔۔۔۔ یہی تو آزمائش ہے ۔۔۔۔

پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار

روکئے سر کو روکئے ہاں یہی امتحان ہے

(رضا)

جس نے اللہ کو ایک مانا، اسی کا رخ اس کے محبوب کی طرف ہوگیا ۔۔۔۔ جس نے محبوب کی طرف رخ نہ کیا، اس نے ایک مانتے ہوتے بھی نہ مانا ۔۔۔۔ ابلیس بھی اللہ کو مانتا ہے مگر اس نے امین نورِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت آدم علیہ السلام

Marfat.com

کے سامنے سر نہ جھکایا۔ ان کی تعظیم و تکریم نہ کی ...... راندہ درگاہ خداوندی ہوا ...... یہ کیا ہوا؟ ...... درود پڑھنے والے فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نورِ مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم چمکتے دیکھا، سجدے میں گر گئے کہ یہ وہی نور تھا جو اللہ نے اپنے نور سے پیدا فرمایا تھا ...... ابلیس کو کچھ نظر نہ آیا کہ وہ ناری، نور سے محروم تھا ...... جو نور سے محروم ہے وہ عشق سے محروم ہے کہ عشق ایک نور ہے ...... ابلیس کے سامنے اندھیرا ہی اندھیرا تھا؟ ...... اس کی آنکھیں پٹ ہو گئیں، اس کو مٹی نظر آئی، نور نظر نہ آیا ...... وہ اللہ کے آگے جھکنا چاہتا تھا مگر اللہ اپنے محبوب کے آگے جھکانا چاہتا تھا ...... مرضیٔ یار کی قدر و منزلت عاشق کے دل سے پوچھئے ...... ایک ایک ادا پر مٹنا اس کی زندگی ہے ...... جس نے خود کو محبوب کے ہاتھ نہ بیچا اور اپنی جان کو جان، اپنے مال کو مال سمجھا اس نے جینا نہ جانا ...... وہ جنت کے بدلے ہم کو خرید رہا ہے (۵۰) ...... ہم بک رہے ہیں ...... بیشک اسی کا مال ہیں اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مِلک ......

سب ہی کچھ ہو گیا ان کا، ہمارا کیا رہا حسرت
نہ دیں اپنا، نہ دل اپنا، نہ جاں اپنی، نہ تن اپنا

اللہ کی خوشنودی درود میں ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی نماز میں ...... جبھی تو فرمایا ...... نماز میں میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے ...... مگر یہ بھی فرمایا ...... درود میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے کہ اس میں اللہ کی رضا و خوشنودی ہے اور اس کی رضا ہر رضا سے مقدم ہے ...... ابلیس یہ راز محبت نہ سمجھا ...... سجدہ، وظیفۂ عبد ہے اور درود، وظیفۂ معبود ...... اپنے دل سے پوچھیں کہ کونسا وظیفہ عظیم ہے؟ ...... بیشک بندے کے عمل کی، مولیٰ کے عمل سے کوئی نسبت نہیں

Marfat.com

...... یقیناً وظیفہ معبود حق عظیم ہے...... اس کی عظمتوں کو وہی جانتا ہے جس نے ہم کو درود و سلام پیش کرنے کا حکم دیا ہے...... سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے جا رہے ہیں...... پوچھنے والے وہ بات پوچھ رہے ہیں جس کے بیان سے دل لرزتا ہے اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں...... سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں......

اذا غسلتمونی و کفنتمونی فصلّوا علٰی سریری ثم أخرجوا عنّی فانّ اوّل من یصلّی علیّ جبرئیل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملک الموت مع جنودہ من الملٰئکة باجمعھم ثم ادخلو علٰی فوجا بعد فوج فصلّوا علیّ و سلّموا تسلیما (۵۱)

جب تم مجھے غسل دے چکو اور کفن دے چکو تو میرے تخت کے سامنے (کھڑے ہو کر) درود پیش کرنا پھر چلے جانا...... پھر سب سے پہلے جو درود پیش کرے گا وہ حضرت جبرئیل ہوں گے، پھر میکائیل، پھر اسرافیل پھر ملک الموت۔ یہ سب کے سب اپنے اپنے فرشتوں کے لشکروں کے ساتھ آئیں گے (اور درود پیش کریں گے، جب یہ چلے جائیں) تو پھر تم فوج در فوج میرے پاس آنا اور مجھ پر درود پڑھنا اور خوب خوب سلام پڑھنا......

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حاضری کا یہ نقشہ کھینچا ہے

چوں مرداں فارغ شدند، نساء درآمدند و بعد از نساء صبیان

Marfat.com

گزاردند ہم چناں کہ ترتیب صفوف است در جماعت (۵۲)

جب مرد فارغ ہو گئے، عورتیں آئیں اور جب عورتیں فارغ ہو گئیں۔ تو بچوں کو چھوڑا، جس طرح نماز میں مردوں، عورتوں اور بچوں کی صفوں کی ترتیب ہوتی ہے (اس ترتیب سے کھڑے ہو کر درود و سلام پیش کیا گیا)

یہ سب کچھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہوا۔۔۔۔آپ نے مردوں کو تو نوازا ہی تھا مگر عورتیں اور بچے بھی آپ کی نگاہ کرم سے محروم نہ رہے۔۔۔۔۔ اللہ اللہ کیا منظر ہو گا۔۔۔۔ تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تخت پر آرام فرما ہوں گے۔۔۔۔۔ باری باری سب آ رہے ہوں گے، آنسوؤں کے نذرانے، درود و سلام کی سوغاتیں لا رہے ہوں گے۔۔۔۔ ہاں سب کھڑے ہو کر صلوۃ و سلام پیش کر رہے ہونگے کہ آج اس جانِ جاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری جانے والی ہے۔۔۔۔۔ جس کی طرف سارے عالم کے دل کھنچے چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

جان و دل، ہوش و خرد سب تو مدینہ پہنچے
تم نہیں چلتے رضا، سارا تو سامان گیا
(رضا)

ایسا منظر تھا کہ بھلائے نہیں بھولتا۔۔۔آج بھی جس کو دیکھئے اس دن کی یاد منا رہا ہے۔۔۔ کھڑے ہو کر صلوۃ و سلام پیش کر رہا ہے اور کیوں نہ پیش کرے کہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں

فَصَلُّوا عَلَیَّ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا (۵۳)

ہاں، صلوۃ و سلام کیوں نہ پیش کریں کہ ہم ان کے غلام ہیں۔۔۔۔ ہمارے تن میں ان کی چھاپ ہے۔۔۔۔ ہمارے من میں ان کی آس ہے۔۔۔۔

Marfat.com

کہنے والے کہتے ہیں کہ وہی درود و سلام پیش کرو جو آپ نے ارشاد فرمایا، کوئی اور درود و سلام نہ پڑھو ..... اللہ نے تو یہ فرمایا ہے صلوا علیہ وسلموا تسلیما تو پھر حکم لگانے والے اللہ کے حکم کے آگے اپنا حکم کیوں چلاتے ہیں؟ ...... یہ کون ہیں؟ ..... عاشق تو ہو نہیں سکتے کہ عاشق تو اپنے معشوق کی تعریف سن سن کر جیتا ہے ..... محبوب کا ذکر اس کی زندگی ہے .... محبوب کا فکر اس کی بہار ہے ..... پھر یہ کون ہیں؟ ..... یہ وہی ہیں جن کو تعظیم و تکریم مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اچھی نہیں لگتی ..... سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں حد درجہ انکسار تھا .... اللہ اکبر! احادیث مبارکہ میں عجز و عاجزی کے ایسے کلمات ملتے ہیں کہ ہم نقل بھی نہیں کر سکتے (۵۴)

...... تو سرکار نے جو بھی درود پاک ارشاد فرمایا اس میں اپنی تعریف و توصیف نہ فرمائی ..... چونکہ منع کرنے والوں کو تعریف و توصیف اور تعظیم و تکریم اچھی نہیں لگتی اسی لئے وہ درود پاک اچھے لگتے ہیں جو سرکار نے ارشاد فرمائے ... اسی لئے درود ابراہیمی پر زور کیوں دیا جاتا ہے ..... شاید وہ یہ سمجھے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی درود شریف تلقین فرمایا ..... نہیں نہیں اور بھی درود شریف تلقین فرماتے پھر درود ابراہیمی پر زیادہ زور کیوں دیا جاتا ہے؟ ..... امام سخاوی نے درود کے چالیس صیغے نقل فرماتے ہیں (۵۵) ..... شرح سفر السعادہ میں ۳۲ صیغے نقل کئے ہیں (۵۶) ..... جذب القلوب میں ۱۳ صیغے نقل کئے ہیں (۵۷) ..... شفاء السقام میں بھی بہت سے صیغے ہیں (۵۸) ..... جب اتنے بہت سے درود شریف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے تو سب ہی پر زور دیا جانا چاہیئے ..... درود ابراہیمی چونکہ نماز میں پڑھا جاتا ہے اس لئے سب کو یاد ہوتا ہے ..... اس کو آڑ بنایا (معاذ اللہ) اور مسلمانوں کو دوسرے درودوں سے

Marfat.com

محروم کر دیا۔۔۔۔ یہ کیسی بد بختی ہے کہ رو ئنے والے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعظیم و تکریم سے روکتے ہیں۔۔۔۔۔ مگر جس کے دل میں محبت ہے، جس کے دل میں عشق ہے ۔۔۔۔۔ وہ ہزار روکنے پر بھی نہیں رکتا۔۔۔۔جب درود پڑھنے کا حکم نازل ہوا تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔۔۔۔ درود کس طرح پڑھیں۔۔۔۔۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے درود سکھا کر درود پڑھنے کا سلیقہ بتایا۔۔۔۔ پھر لبیک کہنے والوں نے درود و سلام کا ایسا مینہ برسایا کہ سارا عالم جل تھل ہو گیا۔۔۔۔ ہر طرف درود و سلام کی پھوار۔۔۔۔۔۔

ہر طرف درود و سلام کی بارشیں۔۔۔۔۔ سبحان اللہ ، ماشاء اللہ ! ۔۔۔۔۔ دلوں پر قفل لگانے والے قفل لگا رہے ہیں (حیف یہ کیا کر رہے ہیں ؟) ۔۔۔۔ مگر محبت والے دامن دل پھیلائے باران رحمت کو اپنے اپنے سینوں میں سمیٹ رہے ہیں۔۔۔۔ یہ قفل لگانے والے کیوں قفل لگا رہے ہیں؟۔۔۔۔۔ یہ منہ بند کرنے والے کیوں منہ بند کر رہے ہیں؟۔۔۔۔۔۔ اللہ نے تو دعا کا بھی حکم دیا ہے۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو دعائیں بھی تلقین فرمائی ہیں ۔۔۔۔۔ پھر دعاؤں پر پابندیاں کیوں نہیں لگائی جاتیں۔۔۔۔ کیوں نہیں کہا جاتا کہ وہی دعا مانگو جو سرکار نے بتائی ہے، دوسری دعا نہ مانگو۔۔۔۔ مگر نہیں نہیں۔۔۔۔۔ یہاں یہ عالم ہے کہ اجتماعی دعاؤں کے لئے میلے لگائے جاتے ہیں ۔۔۔۔۔ سفر کرائے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ ماں باپ، بیوی بچوں کو چھڑا دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اجتماعی دعا کے لئے ایسا میلہ نہ لگایا۔۔۔۔۔۔ جب دعا کے ملکی اور بین الاقوامی اجتماعات ہو سکتے ہیں تو درود و سلام کے اجتماعات کیوں نہیں ہو سکتے۔۔۔۔ ؟ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے تو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے سفر کیا تھا (۵۹) ۔۔۔۔۔ مگر دعا کے لئے کبھی کسی نے سفر نہ کیا۔۔۔۔ اللہ حاظر و ناظر ہے ہر جگہ دعا سنتا ہے۔۔۔۔ ہاں جب

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلائیں تو ضرور جانا چاہیے (۶۰) .... دعا کے لئے سفر کرایا جائے اور روضہ رسول کی زیارت کی نیت سے جانے کو منع کیا جائے .... یہ بات سمجھ میں نہیں آتی .... ہاں، عقل سلیم جواب دے! درود و سلام اللہ کا حکم ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد .... وہ چاہتے ہیں کہ درود و سلام پڑھا جائے اور خوب پڑھا جائے ..... جب وہ حکم دیتے ہیں تو ساتھ ہی توفیق بھی عطا فرماتے ہیں ..... نماز کا حکم دیا، توفیق بھی عطا فرمائی ...... روزہ کا حکم دیا، توفیق بھی عطا فرمائی ...... زکوۃ کا حکم دیا، توفیق بھی عطا فرمائی ...... حج کا حکم دیا، توفیق بھی عطا فرمائی ...... جہاد کا حکم دیا، جاں نثاری کی توفیق بھی عطا فرمائی ...... ہاں، ہاں درود و سلام کا حکم دیا تو توفیق کیوں نہ عطا فرمائی جاتی؟ ...... زبانوں سے سیلاب بن بن کر نکلنے لگے ...... سچ فرمایا ہم اس کی زبان بن جاتے ہیں جس سے وہ بولتا ہے ..... اللہ اللہ یہ درود و سلام کے گجرے کہاں سے آئے؟ ..... ابھی ابھی تو مطلع صاف تھا ..... یہ گھر گھر کے بادل کہاں سے آئے؟ ...... یہ گھنگھور گھٹائیں ...... یہ موسلا دھار بارش ..... یہ دور تک آب رواں کا دل کش منظر ..... سبحان اللہ سبحان اللہ!

کھنچی ہے سامنے تصویر یار، کیا کہنا!

جب سے حکم ملا ہے اب تک ہزاروں کہنے والوں نے درود و سلام کہے ہیں ..... دیکھنے والے اس کی شان کریمی کو نہیں دیکھتے ...... وہ نہیں دیکھتے کہ ننھا سا بیج زمین میں دفن کیا جاتا ہے ...... کس طرح پھوٹتا ہے ...... سینہ گیتی چیر کر باہر آتا ہے ...... کوئی طاقت دبا نہیں سکتی ...... کیا کیا گل کھلاتا ہے ..... کیسی کیسی بہاریں دکھاتا ہے ...... یہ عطائے خاص نصیب والی زمین پر ہوتی ہے ..... ہر زمین کے نصیب میں یہ بہار نہیں ..... جس زمین کے نصیب میں

Marfat.com

کانٹے ہی کانٹے ہیں وہ دوسری زمین پر گل و بلبل دیکھ کر جلی جاتی ہے------ یہ اس کی قسمت کہ زمین ایسی بنجر ہوئی جس طرف دیکھئے کانٹے ہی کانٹے نظر آرہے ہیں------ اور یہ اس کی قسمت کہ جس طرف دیکھئے پھول ہی پھول نظر آرہے ہیں------ سبحان اللہ سبحان اللہ!

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والوں میں اہل بیت نے، صحابہ نے، تابعین نے، تبع تابعین نے درود ارشاد فرماتے ہیں------ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت مصیب بن ورد، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہم (۶۱)------ حضرت امام شافعی، حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی، (۶۲) حضرت امام شیخ شہاب الدین سہروردی، حضرت سید احمد رفاعی، حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، حضرت امام غزالی، حضرت امام رازی، حضرت شیخ عبد الغنی نابلسی رضی اللہ عنہم بے شمار صلحائے امت نے درود شریف ارشاد فرماتے ہیں------

محرم صادقاں ہے تو، مقصد عارفاں ہے تو

مرکز چشم اولیاء، تیرے سوا کوئی نہیں

شیخ محمد حقی علیہ الرحمہ نے خزینۃ الاسرار میں چند افضل ترین درود جمع فرمائے ہیں اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے بھی بہت سے درود غیر ماثورہ اپنی کتاب جذب القلوب میں بیان فرماتے ہیں------ حضرت غوث الاعظم کے پوتے شیخ سید ابو صالح نصر بن شیخ ابو بکر عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کی شفاء السقام------ شیخ نور محمد بن محمد صالح علیہ الرحمہ کی دلیل الخیرات (۱۳۱۹ھ)------ شیخ سید عبداللہ محمد بن محمد سلیمان علیہ الرحمہ کی دلائل الخیرات،------ شیخ سید ابوالحسن شاذلی کے

Marfat.com

حزب البحر، خواجہ عبدالرحمان چھوہروی علیہ الرحمہ کی مجموعہ صلوۃ الرسول ------- یہ سب تصانیف درود شریف پرھیں بلکہ اگر ایسی تصانیف کو جمع کیا جائے تو بیسیوں مجلدات مرتب ہو سکتی ہیں ------- (۶۳)

الغرض جدھر دیکھئے صلوۃ و سلام کے سوتے پھوٹ رہے ہیں ------ یہ صلوۃ و سلام ------ یہ مقصود جانِ جاں ------ کہاں کہاں سے نکل کر آ رہے ہے؟ ------ حسن و جمال کا یہ سیلاب کہاں سے امنڈ رہا ہے ------ عشق و محبت کے یہ گلشن کون سجا رہا ہے ---- بیشک

ناز ہے شاہد فطرت کو بھی جس پر ہم دم
وہ چمن سب ہیں لگائے ہوئے دیوانوں کے

جو ان گلشنوں کو اجاڑنا چاہتا ہے وہ شعوری یا غیر شعوری طور پر دشمنان اسلام کا آلہ کار بنا ہوا ہے ------ اس کو بیدار ہونا چاہئے ------ اس کو باز آجانا چاہئے ------ اور اپنی عاقبت درست کرنی چاہئے ------ تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کی کوئی حد نہیں ------ ان کے مولیٰ نے ان کی بھی کوئی حد متعین نہ کی ------ ہر آنے والی گھڑی میں نئی رفعت و بلندی کی بشارت دی ------ جس کی ترقی کا یہ عالم ہو اس کی تعریف سے انسان عاجز ہے، جس پر جتنا کرم ہوتا ہے وہ سناتا جاتا ہے ------

کوئی حد ہی نہیں شاید محبت کے فسانے کی
سناتا جا رہا ہے جس کو جتنا یاد ہوتا ہے

ہاں، درود و سلام پڑھئے اور خوب پڑھیئے ------ محبوب کے بتائے ہوئے بھی درود و سلام پڑھئے اور محبت کرنے والوں کے کہے ہوئے درود و سلام بھی پڑھئے ------ لوگ درود شریف کے فضائل کی تلاش میں سرگرداں نظر آتے ہیں ------

Marfat.com

بیشک اس کے فضائل ہیں، بے شمار فضائل ------ لیکن ایک عاشق کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی اور اس سے بڑی اور کیا دولت ہوگی کہ محبوب اس کو اپنا بنا کر اپنی یاد میں مصروف کر دے اور ہماری یادیں اس کی آنکھ کی ٹھنڈک بن جائیں ------ ہاں

عاشق ہمہ روز مست و شیدا بادا

اس مستی کی کوئی قیمت نہیں ------ اس سرشاری کا کوئی مول نہیں ------ مبارک ہیں وہ عشاق جن کی نظر میں محبوب ایسا سمایا کہ پھر کوئی نہ سما سکا ------ اس کا مطلوب و مقصود اپنی ذات نہیں، محبوب کی ذات ہوتی ہے

گفتم "چہ جوئی؟" "گفتا" "دل و جاں"
گفتم "چہ خواہی؟" "گفتا" "غلامے"
(جگر)

محبت، ادب آموز حیات ہے ------ بڑی غیور ہے ------ محبوب کے سوا کسی کو خاطر میں نہیں لاتی ------ جو دعویٰ محبت کرتا ہے اور محبوب سے محبوب کو نہیں مانگتا اس کو مانگنا ہی نہیں آتا ------ وہ راز محبت سے آشنا ہی نہیں ------

عشق اور مزدوری عشرت کہ خسرو کیا خوب !

اہل محبت کی دولت سوز عشق ہے ------ نفس شرربار ہے ------ چشم اشکبار ہے ------ وہ کسی قیمت پر یہ دولت نہیں گنوا سکتے ------ ان کی تو یہ آرزو رہتی ہے ------

یارب نفس شرارہ بیزم بخشند
یارب مژہ دجلہ ریزم بخشند

Marfat.com

بے سوز غم عشق مبادا زنہار
جانے کہ بروز رستخیزم بخشند

لذت سوز جگر کے آگے، جنت کیا شے ہے؟ ..... جنت تو جنت، جان بھی کوئی چیز نہیں ..... جب ان کا مکھڑا دیکھیں گے ..... منہ دکھائی میں عشاق جانیں نذر کریں گے .....

قانع نیم از بہشت نیزم بخشند
از بخششِ خاص تا چہ چیزم بخشند
امید کہ صرف رو نمائی تو شود
جانے کہ بروز رستخیز بخشند

ہر چیز جان ہی کے لئے پیاری ہوتی ہے ..... جب فدا کاری و جاں نثاری کا یہ جذبہ ہو .....

بر دوست فدا کنم بصد گونہ نشاط
جانے کہ بروز رستخیزم بخشند

تو پھر نگاہ عشق میں اس کے سوا کون سما سکتا ہے؟ ..... کوئی نہیں، کوئی نہیں ..... اس عشق خانہ ویراں ساز کی بلند ہمتی تو دیکھئے ..... دونوں جہاں کے بدلے بھی سودا سستا نظر آرہا ہے ..... !

دو عالم قیمت خود گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

ان کی نگاہِ ناز کے سامنے دو عالم کیا چیز ہے؟ ..... جب جان کوئی چیز نہیں ..... جاں بازی و جاں سپاری کا یہ سلیقہ قرآن حکیم نے ہمیں سکھایا (۶۴) ..... ہاں، سارے عالم سے بڑھ کر ان سے پیار کرو، اپنی جان کو جان، اپنے مال کو

Marfat.com

مال نہ سمجھو........سب کچھ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کر دو، ہاں

مقصود منی و جز تو کس در دل من
واللہ کہ نیست ثم باللہ کہ نیست

حواشی باب پنجم

۱۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶
۲۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۶
۳۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیات نمبر ۱، ۲، ۷
۴۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۳۱
۵۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیات نمبر ۴۵ تا ۴۷، ۵۳
۶۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۳۶
۷۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۳۷
۸۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۴۰
۹۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۰
۱۰۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیات نمبر ۴۳، ۲۱
۱۱۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۰
۱۲۔ قرآن حکیم، سورۃ الانشرح، آیت نمبر ۴
۱۳۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶
۱۴۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۷
۱۵۔ محمد نبی بخش حلوائی : شفاء القلوب، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء، ص ۸۴
۱۶۔ ملا معین واعظ الکاشفی : معارج النبوت، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء، ج ۱ ص ۲۱۲
۱۷۔ محمد علی الصابونی : روائع البیان تفسیر آیات الاحکام من القرآن، مطبوعہ دمشق ۱۹۹۰ء، ج ۲، ص ۳۵
۱۸۔ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل : بخاری شریف (ترجمہ) کتاب التفسیر، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۱ء، ج ۲ ص ۳
۱۹۔ محمد علی الصابونی : صفوۃ التفاسیر، مطبوعہ بیروت، جز ۲۲، ص ۱۷
۲۰۔ ایضاً ص ۱۷ بحوالہ قرطبی ۱۴ / ۲۲۱

Marfat.com

۲۱۔ ایضاً ص۔ ۱۷ بحوالہ حاشیہ صادی ۳ / ۲۸۷
۲۲۔ محمد علی الصابونی: روائع البیان ج ۲، ص ۳۳۷
۲۳۔ محمد نقی علی خان: الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶، ص ۲۲۱
۲۴۔ محمد نبی بخش حلوائی: شفاء القلوب، ص ۸۴
۲۵۔ ایضاً ص ۸۴
۲۶۔ ملا معین واعظ الکاشفی: مدارج النبوت، ج۔ ا ص۔ ۳۱۲
۲۷۔ ایضاً ص۔ ۳۱۲
۲۸۔ ایضاً ص۔ ۳۱۲
۲۹۔ الکلام الاوضح، ص۔ ۲۲۱
۳۰۔ ایضاً ص۔ ۳۱۲
۳۱۔ محمد علی الصابونی: اروائع البیان، ص۔ ۳۳۹، ۳۴۰
۳۲۔ محمد علی الصابونی: صفوۃ التفاسیر، جز۔ ۲۲، ص۔ ۱۷
۳۳۔ محمد علی الصابونی: صفوۃ التفاسیر ج۔ ۲۲، ص۔ ۱۷، بحوالہ حاشیہ صادی علی الجلالین، ج۔ ۳، ص۔ ۲۸۷
۳۴۔ محمد علی الصابونی: روائع البیان، ج ۲، ص ۳۳۸ بحوالہ ترمذی شریف، ص ۴۸۴
۳۵۔ حافظ شمس الدین محمد بن عبد الرحمن السخاوی: القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع: مطبوعہ طائف (سعودی عرب) ص۔ ۴۲، ۴۱ بحوالہ مسند احمد ۳ / ۱۲۸ و نسائی شریف ۷ / ۶۱
۳۶۔ القول البدیع، ص۔ ۴۲
۳۷۔ ایضاً ص۔ ۴۲
۳۸۔ ایضاً ص۔ ۴۱، ۴۲
۳۹۔ قرآن حکیم، سورۃ الفصلت، آیت نمبر ۵۳
۴۰۔ ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی: نور مبین، مطبوعہ کراچی (بحوالہ تفسیر روح البیان، جلد اول)، ص۔ ۴۲
۴۱۔ قرآن حکیم، سورۃ الحج، آیت ۴۷
۴۲۔ مفتی محمد مظہر اللہ: مواعظ مظہری، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۰ء، ص ۱۴۴
۴۳۔ قرآن حکیم، سورۃ الانشراح، آیت ۴
۴۴۔ Thomas Carlyle: On Heroes and Hero worship, London 1921, pp, 56-103
۴۵۔ Michael, H.Hart: The Hundred (A Ranking of

Marfat.com

The Most Influencial Persons In History), New York, 1978, pp.33-40

۴۶۔ قرآن حکیم، سورۃ الاعراف، آیت نمبر ۱۵۶

۴۷۔ قرآن حکیم، سورۃ الانبیاء، آیت نمبر ۱۰۷

۴۸۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۴۳

۴۹۔ قرآن حکیم، سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۱۰۳

۵۰۔ قرآن حکیم، سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۱۱۱

۵۱۔ احمد رضا خان بریلوی: فتاویٰ رضویہ، ج۔۴، ص۔۵۴ مطبوعہ مبارک پور، بحوالہ بیہقی، حاکم و طبرانی

۵۲۔ عبدالحق محدث دہلوی: شیخ، مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۴۴۰

۵۳۔ احمد رضا خان بریلوی: فتاویٰ رضویہ، ج ۴ ص ۵۴

۵۴۔ امام علی شاہ سید: مکتوبات شریف، مطبوعہ لاہور، ۱۳۶۹ھ / ۱۹۴۰ء، ص۔۲۱

۵۵۔ القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع: مطبوعہ بیروت ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۳

۵۶۔ احمد رضا خان: الامن والعلی، مطبوعہ لاہور، ص ۳ بحوالہ شرح سفر السعادۃ

۵۷۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی: جذب القلوب الی دیار المحبوب، مطبوعہ کلکتہ

۵۸۔ ابو صالح نصر: شفاء السقام فی الصلوۃ علی خیر الانام، مطبوعہ لاہور

۵۹۔ محمد ظفر الدین بہاری: صحیح البہاری، مطبوعہ حیدر آباد سندھ، ۱۹۹۲ء، ج ۲ ص ۹۰۰

۶۰۔ ایضاً ص ۹۵۵، ۹۵۷

۶۱۔ قاضی عیاض: کتاب الشفاء، ص ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳

۶۲۔ فعل الخیرات، (۱۳۱۸ھ)، مطبوعہ دہلی

۶۳۔ جذب القلوب الی دیار المحبوب

۶۴۔ قرآن حکیم، سورۃ التوبہ، آیت ۲۴

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۶

سنّتِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

ہاں، ہاں تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجئے اور خوب بھیجئے ..... اپنے دل و دماغ کو معطر کیجئے ..... مگر جس محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ نام نامی جپ رہے ہیں، اس کی سنت پر بھی عمل کیجئے ..... اس کی سنت کو سینے سے لگا کر رکھیئے ..... یہ نہ ہو کہ زبان پر تو ان کا نام ہو اور قول و عمل سنت سے عاری ..... اگر ایسا ہوا تو قیامت کے دن کیا منہ دکھائیں گے ..... جب یہ پوچھا جائے گا کہ تو ہمارے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام لیتا تھا مگر جو جی میں آتا تھا کرتا تھا، جو من میں آتا تھا کہتا تھا ..... تو نے اپنی شکل و صورت اور زبان و دل کو ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں کیوں نہ رنگا؟ ..... تو نے ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کیوں نہ کی؟ ..... تجھے دیکھ کر، دیکھنے والوں کو ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد نہ آتی تھی؟ ..... افسوس ہم کیا جواب دیں گے ..... سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے قافلہ سالار حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے سوتے ہوؤں کو جگایا ہے ..... ان کو سنت کی بہاریں دکھائی ہیں ..... آپ کو اسلام کا سارا حسنِ و جمال سنت ہی میں نظر آتا ہے ..... حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب بات فرمائی، فرمایا " ہر فرض پہلے سنت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور پھر فرض ہے کہ کرنے کا حکم

Marfat.com

دیا" ---- سبحان اللہ سنت کی عظمت و شوکت اور حسن و جمال دیکھنا ہو تو اہل اللہ کی نظر سے دیکھیے ---- ہم نے سنت کو بہت معمولی سمجھا ہے، یہ ہماری نظر کی کوتاہی اور ہمارے دل کی سیاہی ہے ---- ملت اسلامیہ کے درمیان افتراق کی بڑی وجہ سنت سے روگردانی ہے ---- مباحات اور مستحبات ہرگز سنت سے بہتر نہیں، سنت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہیے ---- سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے کہ اگر نماز میں بھی بلائیں تو جانا ہی جانا ہے ---- آپ کی بات سننی ہے ---- آپ کا کام کرنا ہے ---- یہ بات سننے والا، یہ کام کرنے والا نماز ہی میں ہے ---- جس کی شان یہ ہو اس کی بات نہ سننا، اور اس کے عمل کو ترک کر کے نئے نئے اعمال تراشنا کہاں تک درست ہو سکتا ہے ---- ؟ یہ سوچنے کی بات ہے ---- سنت میں بلندیاں ہی بلندیاں ---- طریقہ عالیہ نقشبندیہ کی بلندی اور برتری کا راز بھی اتباع سنت میں ہے بلکہ ہر سلسلے کی عظمت اتباع سنت ہی میں پوشیدہ ہے ---- حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ طریقہ نقشبندیہ کی رفعت و بلندی کے بارے میں اپنے مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کے صاحبزادے خواجہ عبداللہ علیہ الرحمہ کے نام ایک مکتوب گرامی میں تحریر فرماتے ہیں۔

" معلوم شریف بہ مخدوم زادگی باد کہ علو ایں طریقہ علیہ و رفعت طبقہ نقشبندیہ بواسطہ التزام سنت است و اجتناب از بدعت " (۱)

(ترجمہ) مخدوم زادہ کو معلوم ہو کہ اس طریقے کی برتری اور مشائخ نقشبندیہ کی بلندی، بدعت سے بچنے اور سنت پر سختی سے عمل کرنے کی وجہ سے ہے ----

ایک اور جگہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشائخ کرام علیہم الرحمہ کے لئے فرماتے ھیں۔

Marfat.com

"طریقہ ایشاں کبریت احمر است و مبنی بر متابعت سنت است
(علی مصدرہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ) (۲)

ان حضرات کا طریقہ کبریت احمر ہے اور سنت کی پیروی پر مبنی ----- حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے نزدیک سنت ہی شریعت، طریقت اور حقیقت کی جامع ہے ----- آپ اس بات کو ایک آسان سی مثال دے کر واضح فرماتے ہیں ----- آپ فرماتے ہیں:-

مثلاً "دروغ بزبان ناگفتن، شریعت است، و از دل نفی کذب نمودن طریقت و حقیقت است ----- اگر ایں نفی بتکلف و تعمل است طریقت است، اگر بے تکلف میسر است حقیقت است (۳)

مثلاً زباں سے جھوٹ نہ بولنا شریعت ہے اور دل سے جھوٹ کا انکار کرنا، طریقت و حقیقت ----- اگر یہ انکار بتکلف ہے تو طریقت ہے اور اگر بغیر تکلف کے ہے تو حقیقت ہے -----

یعنی جھوٹ کو جھوٹ سمجھ کر نہ بولنا، شریعت ہے ----- اگر یہ جھوٹ کو جھوٹ جاننا شعوری ہے تو طریقت ہے اور جھوٹ کو جھوٹ سمجھنا اس کی طبیعت ثانیہ بن گئی ہے تو حقیقت ہے یعنی وہ سنت کے سانچے میں ڈھل گیا ہے کہ وہ بغیر کسی تکلف کے جھوٹ نہیں بولتا ----- یوں سمجھئے کہ شریعت کا تعلق زبان سے ہے، طریقت کا تعلق دماغ سے اور حقیقت کا تعلق دل سے ----- کامل جب ہی ہوتا ہے جب زباں، دماغ کی ساتھی ہو اور دماغ، دل کا ساتھی ------ اس لئے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے طریقت و شریعت کو ایک دوسرے کا عین قرار دیا ہے ------ دونوں ایک ہیں، دو نہیں -----

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے اپنے مریدین و معتقدین کو ہمیشہ سنت پر

Marfat.com

عمل کرنے کی تلقین فرمائی ۔۔۔۔۔ ایک مکتوب میں آپ فرماتے ہیں:-

"می باید کہ باطن را بنسبت خواجہا قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم معمور داشتہ ظاہر را بکلیت بمتابعہ سنن ظاہرہ متحلی و مزین دارند" ۔۔۔۔۔ (۴)

آپ کو چاہئے کہ اپنے باطن کو خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کی نسبت سے معمور رکھتے ہوئے اپنے ظاہر کو پوری طرح سنن ظاہرہ کی پیروی سے روشن اور آراستہ و پیراستہ رکھیں ۔۔۔۔۔

ایک دوسرے مکتوب میں سنت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہمہ وقت خصوصاً در آوان ضعف اسلام اقامت مراسم اسلام منوط بہ ترویج سنت است و تخریب بدعت ۔۔۔۔۔ گزشتگان در بدعت حسنے دیدہ باشند کہ بعض افراد آں را مستحسن داشتہ ۔۔۔۔۔ اما ایں فقیر دریں مسئلہ بایشاں موافقت ندارد و ہیچ فرد بدعت حسنہ نمی داند ۔۔۔۔۔ علمائے وقت را حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ توفیق دہاد کہ بحسن ہیچ بدعت لب نہ کشایند و بایتان ہیچ بدعت فتویٰ ندھند اگر چہ آں بدعت در نظر ایشاں در رنگ فلق صبح روشن در آید" (۵)

ہر وقت خصوصاً ضعف اسلام کے وقت مراسم اسلام کا قیام، بدعت کی بیخکنی اور سنت کی ترویج میں ہے ۔۔۔۔۔ پچھلے حضرات نے ان بدعات میں حسن دیکھا ہو گا کہ بعض حضرات نے ان بدعات کو مستحسن جانا ہے ۔۔۔۔ لیکن یہ فقیر اس مسئلے میں ان حضرات سے موافقت نہیں رکھتا اور کسی بھی بدعت کو حسنہ نہیں سمجھتا ۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ علمائے وقت کو یہ توفیق عطا فرمائے

Marfat.com

کہ وہ کسی بھی بدعت کی اچھائی کے لئے اپنی زبان نہ کھولیں اور کسی بھی بدعت کے نفاذ کے لئے فتویٰ نہ دیں اگرچہ وہ بدعت ان کی نظر میں روز روشن کی طرح چمکتی ہو.....

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا موقف یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنت کے مقابلے میں کسی بدعت کی اچھائی ظاہر نہ کی جائے کیونکہ بدعت بہرحال بدعت ہے۔ اگر بدعت کی اچھائی ظاہر کی گئی تو اس طرح رفتہ رفتہ مسلمان سنت سے دور ہوتے چلے جائیں گے اور بدعات سے رغبت بڑھتی جائیگی ..... اس سلسلے میں علماء نے دو موقف اختیار کئے ہیں، ایک طبقہ تو ہر خلاف سنت عمل کو کفر و شرک سے تعبیر کرتا ہے اور اللہ و رسول کے اختیار کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہے..... دوسرا طبقہ کا موقف یہ ہے کہ ہر وہ عمل جس کے نہ کرنے کا شریعت میں حکم موجود نہ ہو مباح ہے اور اگر یہ عمل اچھا ہو تو مستحب ہے..... لیکن یہ حضرات یہ فتویٰ دیتے وقت یہ بات واضح نہیں فرماتے کہ ایک سنت ہزارہا مباحات و مستحبات پر بھاری ہے اس لئے ہر صورت میں سنت پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے...... حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ یہ چاہتے ہیں کہ علماء کرام بدعات کی اچھائیاں بیان کرنے کہ بجائے سنتوں کی اچھائیاں بیان کریں خصوصاً اس وقت جب کہ مسلمان کمزور ہو رہے ہوں کیونکہ سنت کی پیروی سے قوت حاصل ہوتی ہے......

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی زندگی کا مشن ہی احیاء سنت تھا، اقبال نے سچ کہا ہے

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بر وقت کیا جس کو خبر دار

آپ کی صرف اور صرف ایک آرزو تھی کہ ملت اسلامیہ کو سنت کے رنگ میں

Marfat.com

ایسا رنگ دیں کہ پھر اس پر کوئی اور رنگ نہ چڑھ سکے ------ ایک مکتوب میں آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"والحال آرزوئے نماندہ است الا آں کہ احیاء سنتے از سنن مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیمات نمودہ آید"

اب کوئی آرزو نہیں رہی سوائے اس آرزو کے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے کسی سنت کو زندہ کیا جائے -----

شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کی زندگی کا بھی یہی مشن تھا، احیائے سنت کے لئے انہوں نے اپنے تن من دھن کی بازی لگا دی ------ سنت کے چراغ جلا کر دلوں کو منور کر دیا، فضاؤں کو روشن کر دیا ------ بیشک اتباع سنت میں عظمتیں ہیں شوکتیں ہیں ------ محبوبیت و مقبولیت ہے ------- وہ خود فرما رہا ہے:-

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۶)

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے پیروی کرو اللہ تم کو اپنا محبوب بنالے گا۔

اللہ اکبر آپ کی اطاعت و فرماں برداری، اللہ کا محبوب بنا رہی ہے وہ اگر چاہیں تو پھر کیا چاہئے؟ ہاں محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والا، اللہ کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے ------ محبوبوں کے نقش قدم کی شان تو ملاحظہ فرمائیں ------ یہ نقش قدم بیت اللہ کی زینت بنایا گیا اور حکم دیا گیا:-

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى (۷)

(ترجمہ) اور ابراھیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

یہی نہیں، اس نشان قدم کو اپنی نشانی بنایا:-

فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ (۸)

Marfat.com

(ترجمہ) اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراھیم کے کھڑے ہونے کی جگہ۔

ہاں، یہ امین نور مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان قدم ہے ------ تو پھر ان کے نشان قدم کا کیا عالم ہو گا ---- اسی لئے فرمایا ہمارے محبوب کے پیچھے پیچھے چلو ------ جس نے ان کی اطاعت کی اس نے ہماری اطاعت کی:-

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ (۹)

(ترجمہ) جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

اللہ اللہ! ان کا نقش قدم! -----

کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

اے اللہ ہم کو اس کف پا کی حرمت پہ مرمٹنے کی توفیق عطا فرما ------ جب تک زندہ رہیں، اسی کے ہو کر زندہ رہیں ------ جب دنیا سے جائیں، درود و سلام پڑھتے ہوئے جائیں ------ جب محشر میں اٹھیں، درود و سلام پڑھتے ہوئے اٹھیں، آمین ثم آمین! ------ ہاں

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں، "ہاں رضا"
"مصطفے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام!"

Marfat.com

حواشی باب ششم

۱۔ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی: مکتوبات امام ربانی، مطبوعہ دہلی، ۱۲۸۸ھ، مکتوب نمبر ۸
۱۰، ص ۱۷۱

۲۔ مکتوبات امام ربانی، مکتوب نمبر ۳۷، ج ۱، ص ۵۱

۳۔ مکتوبات امام ربانی، مکتوب نمبر ۴۱، ج ۱، ص ۵۴

۴۔ مکتوبات امام ربانی، مکتوب نمبر ۳۷، ج ۱، ص ۵۱

۵۔ مکتوبات امام ربانی، مکتوب نمبر ۲۳، ج ۲، ص ۳۸

۶۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۳۱

۷۔ قرآن حکیم، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۱۲۵

۸۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۹۷

۹۔ قرآن حکیم، سورۃ النساء، آیت نمبر ۸۰

Marfat.com